# نَضْرَةُ النُّوْر

فِي

# فَضْلِ الطُّهُوْر

## طہارت اور پاکیزگی کی فضیلت اور اَحکام

(احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

# نَضْرَةُ النُّوْرِ

# فِي

# فَضْلِ الطُّهُوْرِ

طہارت اور پاکیزگی کی فضیلت اور اَحکام

(احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

# نَضرَةُ النُّور
## فِي
# فَضلِ الطُّهُور

طہارت اور پاکیزگی کی فضیلت اور اَحکام
(احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : محمد علی قادری

نظرِ ثانی : ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ - Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : جون 2018ء [1,100 - پاکستان]

قیمت :

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

# فہرس


| | |
|---|---|
| پیش لفظ | ١١ |
| ١. بَابٌ فِي فَضْلِ الطَّهَارَةِ وَبَرَكَتِهَا | ١٤ |
| ﴿طہارت کی فضیلت و برکت کا بیان﴾ | |
| ٢. بَابٌ فِي طَهَارَةِ النَّفْسِ وَالْقَلْبِ | ٣٢ |
| ﴿طہارتِ نفس وقلب کا بیان﴾ | |
| ٣. بَابٌ فِي طَهَارَةِ النِّيَّةِ وَالْعَمَلِ | ٤٤ |
| ﴿نیت اور عمل کی طہارت کا بیان﴾ | |
| ٤. بَابٌ فِي طَهَارَةِ الْمَاءِ | ٥٤ |
| ﴿پانی کی طہارت کا بیان﴾ | |
| حُكْمُ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ | ٦٤ |
| ﴿مستعمل پانی کا حکم﴾ | |
| ٥. بَابٌ فِي إِزَالَةِ النَّجَاسَةِ | ٧٢ |
| ﴿نجاست دور کرنے کا بیان﴾ | |
| إِخْتِلَافُ الْأَئِمَّةِ فِي غَسْلِ بَوْلِ الرَّضِيعِ | ٧٨ |


www.MinhajBooks.com

﴿شیر خوار بچے کا پیشاب دھونے کے حوالے سے اِختلافِ ائمہ﴾

٦. بَابٌ فِي آدَابِ قَضَاءِ الْحَاجَةِ ٩٤

﴿رفعِ حاجت کے آداب کا بیان﴾

اَلْحَدِيْثُ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِالْبَوْلِ قِيَامًا وَإِزَالَةُ شُبْهَةٍ تَتَسَبَّبُ مِنْهُ ١٠٦

﴿کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے حوالے سے حدیث اور اس کے سبب پیدا ہونے والے شبہ کا ازالہ﴾

رَفْعُ التَّنَاقُضِ ١٠٦

﴿رفعِ تناقض﴾

٧. بَابٌ فِي التَّنَزُّهِ عَنْ قَطَرَاتِ الْبَوْلِ ١١٨

﴿پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا بیان﴾

٨. بَابٌ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَبَرَكَتِهٖ ١٢٦

﴿وضو کی فضیلت و برکت کا بیان﴾

٩. بَابٌ فِي كَوْنِ الْأُمَّةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ١٣٨

﴿روزِ قیامت اَفرادِ اُمت کے اعضاءِ وضو روشن و چمک دار ہونے کا بیان﴾

١٠. بَابٌ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِ ١٤٦

﴿اچھے طریقے سے وضو کرنے اور ہمہ وقت باوضو رہنے کا بیان﴾

١١. بَابٌ فِي فَرَائِضِ الْوُضُوْءِ وَسُنَنِهٖ وَآدَابِهٖ ١٦٢

﴿وضو کے فرائض وسنن اور مستحبات کا بیان﴾

١٢. بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّنِ فِيْهِ ١٩٢

﴿تسمیہ پڑھ کر دائیں طرف سے وضو شروع کرنے کا بیان﴾

١٣. بَابٌ فِي تَخْلِيْلِ الْأَصَابِعِ وَاللِّحْيَةِ ١٩٦

﴿انگلیوں اور داڑھی کے خلال کا بیان﴾

١٤. بَابٌ فِي فَضْلِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ٢٠٢

﴿بعد از وضو دو رکعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

١٥. بَابٌ فِي فَضْلِ الْكَلِمَاتِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ٢٠٤

﴿وضو کے بعد کے کلمات کی فضیلت کا بیان﴾

١٦. بَابٌ فِي مُوْجِبَاتِ الْوُضُوْءِ وَنَوَاقِضِهٖ ٢٠٨

﴿وضو کو واجب کرنے اور توڑنے والی چیزوں کا بیان﴾

١٧. بَابٌ فِي السِّوَاكِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهٖ ٢٢٤

﴿مسواک اور اس کی فضیلت کا بیان﴾

١٨. بَابٌ فِي الْغُسْلِ ٢٣٤

﴿غسل کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

| | |
|---|---|
| ۱۹. بَابٌ فِي التَّيَمُّمِ | ۲٤۲ |
| ﴿تیمّم کا بیان﴾ | |
| ۲۰. بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ | ۲٤۸ |
| ﴿موزوں پر مسح کا بیان﴾ | |
| ۲۱. بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَبِيْرَةِ | ۲٦٦ |
| ﴿پٹی پر مسح کرنے کا بیان﴾ | |
| المصادر والمراجع | ۲۷۱ |

# پیش لفظ

اسلام طہارت و پاکیزگی کا دین ہے۔ اس آفاقی نظامِ حیات کا کوئی بھی عقیدہ و عمل اس وصف سے خالی نہیں۔ اگر اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے کہ اللہ ﷻ انسان کو ظاہری و باطنی طور پر پیکرِ طہارت بنانا چاہتا ہے۔ یہ مقصد اتنا اہم ہے کہ رب ذوالجلال نے اسے اپنے حبیب مکرّم ﷺ کے فرائض نبوت میں شامل فرما دیا۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۱۵۱ میں ارشاد فرمایا ہے:

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيۡكُم.

اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہی میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے۔

اسلام نے مسلمانوں کو آدابِ طہارت کا ایک بہترین نظام دیا ہے۔ طہارت کے احکام و مسائل پر قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی نے اتنی تفصیلات فراہم کر دی ہیں کہ دیکھنے والا ورطۂ حیرت میں گم ہو جاتا ہے۔ اسلام نے طہارت کے حوالے سے جزئیات تک کو بیان فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو پاکیزگی کو اپنا شعار بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان بندوں کی اس خوبی کا ذکر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۲۲۲ میں اِس طرح فرمایا ہے:

اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ○

بے شک اللہ بہت توبہ کرنیوالوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے○



www.MinhajBooks.com

اللہ ﷻ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے سورۃ المدثر کی آیت نمبر ۴ میں ارشاد فرمایا ہے:

**وَ ثِيَابَکَ فَطَهِّرْ ○**

اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیں ○

حضور نبی اکرم ﷺ نے پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک ہم طہارت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف اپنی ذات کو پاکیزہ بنائے بلکہ اپنے گرد و پیش کو بھی طہارت و پاکیزگی کا عملی نمونہ بنائے۔

زیرِ نظر کتاب طہارت و پاکیزگی کے موضوع پر حجۃ المحدثین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظله العالي کی ایک گراں قدر تالیف ہے۔ انہوں نے اس کتابِ مستطاب میں طہارت کے فقہی موضوعات پر مستند احادیث مع تحقیق وتخریج مرتب کی ہیں۔ موضوع سے متعلقہ آیات کو فصل کے شروع میں ''القرآن'' کے ذیل میں ذکر کیا گیا ہے اور احادیث کو ''الحدیث'' کے ذیل میں ذکر کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر شروحاتِ حدیث کے ذریعے موضوع کی وضاحت اور اس سلسلہ میں وارد ہونے والے علمی اشکالات کا ازالہ بھی کیا گیا ہے۔ کتاب ھٰذا کے مشتملات سے اس کی اہمیت و افادیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام مدظله العالی چونکہ خود بھی انتہائی نفیس الطبع انسان ہیں اور ہر کام میں نفاست و پاکیزگی کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے ہیں، اس لیے یہ کتاب ان کے طبعی رجحان کی بھی غمازی کرتی ہے۔ راقم الحروف زیرِ نظر کتاب کی ترتیب وتخریج میں بطور معاون شریک ہے۔ اس کتاب کی ہر حسن و خوبی شیخ الاسلام مدظله العالی کی رعنائیِ فکر اور جودتِ علم وقلم کی بدولت ہے اور اگر ترجمہ وتخریج میں کوئی نقص و خامی ہے تو وہ احقر کی علمی کم مائیگی و بے بضاعتی کا نتیجہ ہے۔

امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب طہارت کے باب میں ایک مستند تصنیف کے طور پر منظر عام پر آئے گی اور ہر خاص و عام کے لیے علمی و تحقیقی استفادہ کا بہترین ذریعہ بنے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کتاب سے کما حقہ، علمی استفادہ کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں جسمانی و روحانی طور پر طہارت و پاکیزگی کا پیکر بنائے!

(محمد علی قادری)

سینئر ریسرچ اسکالر

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi)

۱٤ رمضان المبارک ۱٤۳۹ھ

# بَابٌ فِي فَضْلِ الطَّهَارَةِ وَبَرَكَتِهَا

## الْقُرْآن

(١) وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًی لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللهُ ط اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ○ (البقرة، ٢/٢٢٢)

(٢) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰـكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ (المائدة، ٥/٦)

(٣) اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ○ (الأنفال، ٨/١١)

# ﴿طہارت کی فضیلت و برکت کا بیان﴾

## اَلْقُرْآن

**(۱)** اور آپ سے حیض (ایامِ ماہواری) کی نسبت سوال کرتے ہیں، فرما دیں وہ نجاست ہے، سوتم حیض کے دنوں میں عورتوں سے کنارہ کش رہا کرو، اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جایا کرو، اور جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو جس راستے سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے ان کے پاس جایا کرو، بے شک اللہ بہت توبہ کرنیوالوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہےo

**(۲)** اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔ پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تا کہ تم شکر گزار بن جاؤo

**(۳)** جب اس نے اپنی طرف سے (تمہیں) راحت وسکون (فراہم کرنے) کے لیے تم پر غنودگی طاری فرما دی اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تا کہ اس کے ذریعے تمہیں (ظاہری و باطنی) طہارت عطا فرما دے اور تم سے شیطان (کے باطل وسوسوں) کی نجاست کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو (قوتِ یقین) سے مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم (خوب) جما دےo

(٤) لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ○

(التوبه، ٩/١٠٨)

(٥) وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ج وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا○ (الفرقان، ٢٥/٤٨)

(٦) اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ○لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ○

(الواقعة، ٥٦/٧٧-٧٩)

(٧) يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ○ قُمْ فَاَنْذِرْ○ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ○ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ○

(المدثر، ٧٤/١-٤)

## اَلْحَدِيْث

**١/١. عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ.**

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ١/٢٠٣، الرقم/٢٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٢، الرقم/٢٢٩٥٣، ٥/٣٤٤، الرقم/٢٢٩٦٠، والدارمي في السنن، ١/١٧٤، الرقم/٦٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٤، الرقم/٣٧، والطبراني في المعجم الكبير،٣/٢٨٤، الرقم/٣٤٢٤۔

(۴) (اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہےo

(۵) اور وہی ہے جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، اور ہم ہی آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارتے ہیںo

(۶) بے شک یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے (جو بڑی عظمت والے رسول ﷺ پر اتر رہا ہے)o (اس سے پہلے یہ) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہےo اس کو پاک (طہارت والے) لوگوں کے سوا کوئی نہیں چُھوئے گاo

(۷) اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)o اُٹھیں اور (لوگوں کو اللہ کا) ڈر سنائیںo اور اپنے رب کی بڑائی (اور عظمت) بیان فرمائیںo اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیںo

## اَلْحَدِيْث

۱/۱۔ **حضرت ابو مالک اشعری** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: طہارت (و پاکیزگی) نصف ایمان ہے۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

**وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبَرَانِيِّ عَنْهُ: اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الإِيْمَانِ.**[١]

**٢/٢. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَغَيْرُهُمْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا الْحَدِيْثُ أَصَحُّ شَيءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ، وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما.

**وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُهُ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ**[٢] **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ**

---

[١] أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٨٤، الرقم/٣٤٢٣۔

:٢ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٣، الرقم/١٠٠٦، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ١/١٦، الرقم/٦١، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب الإمام يحدث بعد ما يرفع رأسه من آخر الركعة، ١/١٦٧، الرقم/٦١٨، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء أن مفتاح الصلاة الطهور، ١/٩، الرقم/٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب مفتاح الصلاة الطهور، ١/١٠١، الرقم/٢٧٥، وأيضاً عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه الرقم/٢٧٦، والدارمي في السنن، ١/١٨٦، الرقم/٦٨٧۔

[٢] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصّلاة، باب ما جاء في تحريم الصّلاة وتحليلها، ٢/٣، الرقم/٢٣٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٠٨، الرقم/٢٣٨٠۔

اِسے امام مسلم، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

**طبرانی کی ایک روایت میں حضرت ابو مالک الأشعری ﷜** ہی سے **الطُّهُوْرُ نِصْفُ الإِيْمَانِ** (صفائی نصف ایمان ہے) کے الفاظ مذکور ہیں۔

**۲/۲۔ محمد بن الحنفیہ اپنے والدِ گرامی (حضرت علی** کرم اللہ وجہہ**) سے روایت کرتے ہیں:** انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: نماز کی کنجی 'طہارت (یعنی وضو)' ہے۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث اس باب میں صحیح ترین اور حسن ترین ہے اور اس باب میں حضرت جابر اور ابوسعید ﷠ سے بھی روایات مروی ہیں۔

**اس مضمون کی ایک اور حدیث حضرت ابوسعید خدری ﷜ سے مروی** ہے (جسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے)؛ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷜ سے بھی مروی ہے (جسے امام ابن ابی شیبہ اور

وَالطَّبَرَانِيُّ[١] وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ[٢].

٣/٣. **وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ: اِفْتِتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ.**

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

٤/٤. **عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَقَالَ: أَلَا تَدْعُو اللهَ لِي، يَا ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا الْحَدِيْثُ أَصَحُّ شَيءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ ﷺ.

---

[١] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢٠٨/١، الرقم/٢٣٨١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٦٣/١١، الرقم/١١٣٦٩۔

[٢] أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٦٧/٧، الرقم/٧١٧٥، والروياني في المسند، ١٨٢/٢، الرقم/١٠١١۔

٣: أخرجه الدارقطني في السنن، ٣٦١/١، الرقم/٥، وذكره الهيثمي في بُغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، ٢٨٣/١، الرقم/١٦٩، والعسقلاني في المطالب العالية، ٨٤٢/٣، الرقم/٤٥٠۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، ٢٠٤/١، الرقم/٢٢٤، والترمذي في السنن، كتاب أبواب الطهارة، باب ما جاء لا تقبل صلاة بغير طهور، ٥/١، الرقم/١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٣١/١٢، الرقم/١٣٢٦٦، وأبو عوانة في المسند، ١٩٩/١، الرقم/٦٣٩۔

طبرانی نے روایت کیا ہے) اور حضرت عبد اللہ بن زید ﷺ سے بھی مروی ہے (جسے امام طبرانی اور رویانی نے روایت کیا ہے)۔

**۳/۳۔ حضرت عبد اللہ بن زید ﷺ سے مروی روایت میں ہے:** نماز کا آغاز طہارت (سے ہوتا) ہے۔

اسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی اور عسقلانی نے ذکر کیا ہے۔

**۴/۴۔ مصعب بن سعد کہتے ہیں** جب ابن عامر بیمار ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ ان کی عیادت کے لیے گئے، ابن عامر نے کہا: اے ابن عمر! کیا آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ بغیر طہارت (پاکیزگی) کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور مال حرام سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

اِسے امام مسلم، ترمذی، طبرانی اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں یہ صحیح ترین اور حسن ترین حدیث ہے۔ اسی مضمون کی حدیث حضرت ابو الملیح کی اپنے والد سے، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس بن مالک ﷺ سے بھی مروی ہے۔

www.MinhajBooks.com

**٥/٥. عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللهُ ﷻ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَه والدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَرَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

**٦/٦. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ وَلَا صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، وَقَالَ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَفِيْهِ كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ الْأَسْلَمِيُّ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَعِيْنٍ فِي رِوَايَةٍ. وَقَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ: صَدُوْقٌ فِيْهِ لِيْنٌ. وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ: ثِقَةٌ.

---

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٥، الرقم/٢٠٧٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ١/١٦، الرقم/٥٩، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ١/٨٧، الرقم/١٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب لا يقبل الله الصلاة بغير طهور، ١/١٠٠، الرقم/٢٧١، والدارمي في السنن، ١/١٨٥، الرقم/٦٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٤/٦٠٤، الرقم/١٧٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١٩١، الرقم/٥٠٦، والعسقلاني في فتح الباري،٣/٢٧٨۔

٦: أخرجه ابن أبى شيبة في المصنف، ١/١٤،الرقم/٢٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٢٧۔

**۵/۵۔ ابو الملیح نے اپنے والد اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جو چوری کے مال سے ہو اور نہ اس نماز کو جو بغیر طہارت کے ہو۔

اس حدیث کو امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اسے حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے لیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

**۶/۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور طہارت (وضو) کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور ہیثمی نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے اوراس میں کثیر بن زید اسلمی کو ابن حبان اور ابن معین نے ایک روایت میں ثقہ قرار دیا ہے اور ابو زرعہ نے کہا کہ صدوق ہیں، اس اسناد میں لین ہیں۔ نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور محمد بن عبد بن عمار الموصلی نے اسے ثقہ کہا ہے۔

٧/٧. عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ؛ قَالَ: عَدَّهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ: اَلتَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ يَمْلَؤُهُ، وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُو سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ.

٨/٨. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ.

---

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٠/٤، الرقم/١٨٣١٣، وأيضًا، ٣٦٣/٥، الرقم/٢٣١٢٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، ٥٣٦/٥، الرقم/٣٥١٩، والدارمي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الطهور، ١٧٤/١، الرقم/٦٥٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٩٦/١١، الرقم/٢٠٥٨٢۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب من بات على الوضوء، ٩٧/١، الرقم/٢٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، ٢٠٨١/٤، الرقم/٢٧١٠، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم، ٣١١/٤، الرقم/٥٠٤٦، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في انتظار الفرج وغير ذلك، ٥٦٧/٥، الرقم/٣٥٧٤۔

**۷/۷۔** جُری (بن کلیب) النهدی نے **بنوسلیم کے ایک شخص سے روایت کیا ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ پر یا اپنے دستِ مبارک پر گنتے ہوئے بتایا کہ تسبیح (**سُبْحَانَ اللہ** پڑھنا) میزان کا نصف (حصہ بھرتی) ہے، تحمید (**اَلْحَمْدُ ِللہ** کہنا) اسے پورا بھر دیتی ہے اور تکبیر (**اَللهُ أَکْبَر** کہنا) زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتی ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔

اِسے امام احمد، ترمذی، دارمی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن ہے اور اسے شعبہ اور ابوسفیان الثوری نے اسحاق سے روایت کیا ہے۔

**۸/۸۔** **حضرت براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**٩/٩. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

**١٠/١٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهٖ مَلَكٌ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ فَإِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا.**

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَال رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: طَهِّرُوْا هٰذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللهُ، فَإِنَّهٗ لَيْسَ عَبْدٌ يَبِيْتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهٗ مَلَكٌ فِي شِعَارِهٖ، لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِعَبْدِكَ، فَإِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا.** [١]

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، ٥/٥٤٠، الرقم/٣٥٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٢٥، الرقم/٧٥٦٨ـ

١٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/٣٢٨، الرقم/١٠٥١، وابن المبارك في المسند/٣٧، الرقم/٦٤ـ

[١] أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٤٦، الرقم/١٣٦٢٠، ـــ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۹/۹۔ حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ** کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص با وضو ہوکر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں بھی اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی بھلائی کا سوال کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائے گا۔

اِسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور بواسطہ شہر بن حوشب، ابوظبیہ اور عمرو بن عبسہ حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔

**۱۰/۱۰۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے حالتِ طہارت میں رات گزاری تو اس کے بدن کے بالوں کے ساتھ متصل لباس میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے، وہ شخص جب بھی بیدار ہوتا ہے فرشتہ اس کے لیے دعا کرتا ہے کہ یااللہ! اپنے فلاں بندے کی بخشش فرما کہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے۔

اِسے امام ابن حبان اور (عبد اللہ) بن المبارک نے روایت کیا ہے۔

**ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم اپنے ابدان کو پاک رکھا کرو، (اِس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ تمہیں (قلبی و روحانی طور پر) پاک فرما دے۔ جو بندہ بھی طہارت کی حالت میں رات گزارتا ہے تو اس کے بدن کے

........ وأيضًا في المعجم الأوسط من رواية ابن عباس رضي الله عنهما، ٥/٢٠٤، الرقم/٥٠٨٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٦٠، الرقم/٣٩٦٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٢٦، ١٠/١٢٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب من رواية ابن عباس رضي الله عنهما، ١/٢٣١، الرقم/٨٧٩۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُ والدَّيْلَمِيُّ، وقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: أَرْجُو أَنَّهُ حَسَنُ الْإِسْنَادِ. وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ نَحْوَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ جَيِّدٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

**١١/١١. وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا، فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

**١٢/١٢. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ: ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللهُ يُحِبُّ**

---

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٤، الرقم/٢٢١٠١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في النوم على الطهارة، ٤/٣١٠، الرقم/٥٠٤٢، والبزار في المسند، ٧/١٢٠، الرقم/٢٦٧٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٧٣، الرقم/١٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١١٨، الرقم/٢٣٥

١٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الاستنجاء ـــــ

بالوں سے متصل لباس میں ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے۔ رات کو جب بھی وہ شخص کروٹ بدلتا ہے، فرشتہ اس کے لیے دعا کرتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو بخش دے، کہ اس نے طہارت اور پاکیزگی کی حالت میں رات بسر کی ہے۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور ہیثمی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ طبرانی نے اس کی مثل حدیث حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جس کی سند کو ہیثمی اور منذری نے عمدہ اور حسن قرار دیا ہے۔

۱۱/۱۱۔ **حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جو مسلمان رات کو ذکرِ الٰہی کر کے باوضو سوئے، پھر وہ رات کو (کسی وجہ سے) اچانک اٹھ جائے تو اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے گا اسے عطا فرما دی جائے گی۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ابو داود، بزار، عبد بن حمید اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲۔ **حضرت ابو ایوب انصاری، جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ** یہ آیت کریمہ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ

---

........ بالماء، ۱/۱۲۷، الرقم/۳۵۵، وابن الجارود في المنتقى، ۱/۲۲، الرقم/۴۰، والدارقطني في السنن، ۱/۴۴، الرقم/۱۷۱، والحاكم في المستدرك، ۱/۲۵۷، الرقم/۵۵۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۱۰۵، الرقم/۵۱۵، وأيضًا في شعب الإيمان، ۳/۱۸، الرقم/۲۷۴۷۔

**الْمُطَّهِّرِينَ﴾** [التوبة، ٩/١٠٨]، **قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، إِنَّ اللهَ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ، فَمَا طُهُورُكُمْ؟ قَالُوا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ، فَعَلَيْكُمُوْهُ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

الْمُطَّهِّرِينَ﴾۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے جماعتِ انصار! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کو سراہا ہے۔ تمہاری طہارت کیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم نماز کے لیے وضو اور جنابت کے لیے غسل کرتے ہیں اور استنجا پانی سے کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی طریقہ درست ہے، لہٰذا اسے اپنے اوپر لازم کر لو۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن جارود، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

# بَابٌ فِي طَهَارَةِ النَّفْسِ وَالْقَلْبِ

## اَلْقُرْآن

(۱) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُزَکِّيْهِمْ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُo (البقرة، ۲/ ۱۲۹)

(۲) کَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ يَتْلُوْا عَلَيْکُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَکِّيْکُمْ وَيُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَo

(البقرة، ۲/ ۱۵۱)

(۳) خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَکِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّهُمْ ط وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo (التوبة، ۹/ ۱۰۳)

(۴) لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَo

(التوبة، ۹/ ۱۰۸)

(۵) قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَo اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَo (الحجر، ۱۵/ ۳۹-۴۰)

# طہارتِ نفس و قلب کا بیان

## اَلْقُرْآن

(۱) اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہےo

(۲) اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہی میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھےo

(۳) آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجیے کہ آپ اس (صدقہ) کے باعث انہیں (گناہوں سے) پاک فرما دیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) برکت بخش دیں اور ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے (باعثِ) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہےo

(۴) (اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہےo

(۵) ابلیس نے کہا: اے پروردگار! اس سبب سے جو تو نے مجھے گمراہ کیا میں (بھی) یقیناً ان کے لیے زمین میں (گناہوں اور نافرمانیوں کو) خوب آراستہ وخوشنما بنا دوں گا اور ان سب کو ضرور گمراہ کر کے رہوں گاo سوائے تیرے ان برگزیدہ بندوں کے جو (میرے اور نفس کے فریبوں سے) خلاصی پا چکے ہیںo

(٦) إِلَّا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِيْنَ○ (الصافات، ٣٧/٤٠)

(٧) اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا○ (المزمل٧٣/٦)

(٨) وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی○ (النازعات، ٧٩/٤٠-٤١)

(٩) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى○ (الأعلٰی، ٨٧/١٤)

(١٠) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا○ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا○ (الشمس، ٩١/٩-١٠)

## الْحَدِيْث

١/١٣. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ﷺ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، يُوشِکُ أَنْ يُوَاقِعَهُ. أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الايمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ١/٢٨، الرقم/٥٢، كتاب البيوع، باب الحلال بين والحرام بين وبينهما مشبهات، ٢/٧٢٣، الرقم/١٩٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب أخذ الحلال وترك الشبهات، ـــــ

**(۶)** (ہاں) مگر اللہ کے وہ (برگزیدہ و منتخب) بندے جنہیں (نفس اور نفسانیت سے) رہائی مل چکی ہےo

**(۷)** بے شک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکالتا ہےo

**(۸)** اور جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اُس نے (اپنے) نفس کو (بری) خواہشات و شہوات سے باز رکھاo تو بے شک جنت ہی (اُس کا) ٹھکانا ہوگاo

**(۹)** بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیاo

**(۱۰)** بے شک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کو (رذائل سے) پاک کر لیا (اور اس میں نیکی کی نشو ونما کی)o اور بے شک وہ شخص نامراد ہوگیا جس نے اسے (گناہوں میں) ملوث کر لیا (اور نیکی کو دبا دیا)o

## اَلْحَدِیْث

**۱/۱۳۔ حضرت نعمان بن بشیر ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ** کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں۔ لہٰذا جو مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو ان میں پڑ گیا وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو کسی کھیت کے اردگرد جانور چراتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس کے اندر داخل ہوجائے (اور ناجائز طور پر جانوروں کو چرانے لگے)۔ آگاہ رہو کہ

---

........ ۱۲۲۱/۳، الرقم/۱۵۹۹، والترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في ترك الشبهات، ۵۱۱/۳، الرقم/۱۲۰۵، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الوقوف عند الشبهات، ۱۳۱۸/۲، الرقم/۳۹۸٤، والدارمي في السنن، ۳۱۹/۲، الرقم/۲۵۳۱۔

حِمَى اللهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٤. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِکَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ، اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم، ٥/٢٣٤١، الرقم/٦٠٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، ٤/٢٠٧٨، الرقم/٥٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبيح باليد، ٥/٥٢٥، الرقم/٣٤٩٥، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذه، باب الاستعاذه من شر فتنة القبر، ٨/٦٦٢، الرقم/٥٤٦٦، وابن ماجه في السن، كتاب الدعاء، باب ماتعوذ منه رسول اللّٰه ﷺ۔

www.MinhajBooks.com

ہر بادشاہ کی کوئی نہ کوئی حدود ہوتی ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی حدود اس کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں ہیں۔ آگاہ رہو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ آگاہ رہو کہ وہ دل ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲/۱۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں سستی، پیرانہ سالی، گناہ، قرض، فتنۂ قبر، عذابِ قبر، فتنۂ دوزخ، عذابِ دوزخ اور دولت مندی کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں غربت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا، نیز میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری رکھی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ ﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌO﴾ [المؤمنون، ٢٣/٥١] وَقَالَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ [البقرة، ٢/١٧٢] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ الْجَعْدِ.

١٦/٤. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ، كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللَّهُمَّ، آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، ٢/٧٠٣، الرقم/١٠١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٨، الرقم/٨٣٣٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/١٩، الرقم/٨٨٣٩، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩٦، الرقم/٢٠٠٩۔

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعا والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعلم، ٤/٢٠٨٨، ←

**۳/۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک چیز کے سوا اور کسی چیز کو قبول نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا تھا اور فرمایا: ﴿يٰـاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌo﴾ ’اے رُسُلِ (عظام!) تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھایا کرو (جیسا کہ تمہارا معمول ہے) اور نیک عمل کرتے رہو، بے شک جو عمل بھی تم کرتے ہو میں اس سے خوب واقف ہوںo‘؛ اور فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰـكُمْ﴾ ’اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں‘۔ پھر آپ ﷺ نے ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال غبار آلودہ ہیں وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر عرض کرتا ہے: یا رب! یا رب! جب کہ اس کا کھانا حرام ہو، اس کا پینا حرام ہو، اس کا لباس حرام ہو، اس کی غذا حرام ہو؛ تو اس کی دعا کہاں قبول ہو گی!

اِسے امام مسلم، احمد، عبد الرزاق اور ابن جعد نے روایت کیا ہے۔

**۴/۱۶۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ میں تم سے اسی طرح کہتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا

.........الرقم/٢٧٢٢، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات عن النبي ﷺ، ٥/٥١٩، الرقم/٣٤٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند،٢/٣٤٠، الرقم/٨٤٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذه، ٢/٩٢، رقم/١٥٤٨، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من العجز، ٨/٢٦٠، الرقم/٥٤٥٨۔

**خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

**١٧/٥. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ مَنِ الْمُسْلِمُ؟ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ الْبَزَّارِ ثِقَاتٌ وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

---

١٧: أخرجه أحمد في المسند، ٦/٢٢،الرقم/٢٤٠١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب حرمة مال دم المؤمن وماله، ٢/١٢٩٨، الرقم/٣٩٣٤، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢٠٤، الرقم/٤٨٦٢، والبزار في المسند، ٩/٢٠٦، الرقم/٣٧٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٩، الرقم/٧٩٦، والحاكم في المستدرك، ١/٥٤، الرقم/٢٤، وابن المبارك في المسند/١٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد،٣/٢٦٨، والكناني في مصباح الزجاجة،٤/١٦٤۔

فرما، اس کو پاکیزہ کر تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو اسی کا ولی اور مولیٰ ہے، اے اللہ! جو علم نفع نہ دے، جو دل ڈرتا نہ ہو، جو نفس سیر نہ ہو اور جو دعاء قبول نہ ہو اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابوداود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح کی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے امام احمد، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اسی طرح کی حدیث حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**۵/۱۷۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے مال و جان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو لغزشوں اور گناہوں کو چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہے جو اطاعت خداوندی میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔

اِسے امام احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، بزار، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ہیثمی نے کہا ہے کہ بزار کے رجال ثقہ ہیں اور کنانی نے کہا ہے کہ یہ اسناد صحیح ہے۔

**١٨/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ، كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿كَلَّا بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَo﴾** [المطففين، ٨٣/١٤].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

**١٩/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيْحُ الْقَلْبَ وَالْجَسَدَ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

---

١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة ويل للمطففين، ٥/٤٣٤، الرقم/٣٣٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، ٢/١٤١٨، الرقم/٤٢٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥٠٩، الرقم/١١٦٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٧، الرقم/٢٧٨٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٦٢، الرقم/٣٩٠٨۔

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٧٧، الرقم/٦١٢٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٤٧، الرقم/١٠٥٣٦۔

**۶/۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے (لیکن) اگر وہ گناہوں میں بڑھتا چلا جائے تو یہ نشان بھی بڑھتا چلا جاتا ہے (یہاں تک کہ اس کے پورے دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے) اور یہی وہ زنگ (رَانَ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○﴾ '(ایسا) ہرگز نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کمایا کرتے تھے (اس لیے آیتیں ان کے دل پر اثر نہیں کرتیں)○'۔

اِسے امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے؛ جب کہ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

**۷/۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: دنیا سے بے رغبتی دل اور جسم (دونوں) کو سکون بخشتی ہے۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے قابلِ اعتبار سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

# بَابٌ فِي طَهَارَةِ النِّيَّةِ وَالْعَمَلِ

## الْقُرْآن

(١) وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَّشَآءُ ط وَاللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (البقرة، ٢/٢٨٤)

(٢) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللهُ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (آل عمران، ٣/٢٩)

(٣) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(الأنعام، ٦/١٦٢)

(٤) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ○ (الكهف، ١٨/٣)

(٥) فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ○

(القصص، ٢٨/٦٧)

(٦) مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ○ (فاطر، ٣٥/١٠)

# ﴿نیت اور عمل کی طہارت کا بیان﴾

## اَلْقُرْآن

(۱) وہ باتیں جو تمہارے دلوں میں ہیں خواہ انہیں ظاہر کرو یا انہیں چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے وہ چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہےo

(۲) آپ فرما دیں کہ جو تمہارے سینوں میں ہے خواہ تم اسے چھپاؤ یا اسے ظاہر کر دو اللہ اسے جانتا ہے، اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خوب جانتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہےo

(۳) فرما دیجیے کہ بے شک میری نماز اور میرا حج اور قربانی (سمیت سب بندگی) اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہےo

(۴) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یقیناً ہم اس شخص کا اجر ضائع نہیں کرتے جو نیک عمل کرتا ہےo

(۵) لیکن جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یقیناً وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوگاo

(٦) جو شخص عزّت چاہتا ہے تو اللہ ہی کے لیے ساری عزّت ہے، پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل (کے مدارج) کو بلند فرماتا ہے، اور جو لوگ بُری چالوں میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر و فریب نیست و نابود ہو جائے گاo

## الْحَدِيْث

**٢٠/١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اْلأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلٰى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

**٢١/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:**

---

**٢٠:** أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة ولكل امرىء ما نوى، ٣٠/١، الرقم/٥٤، وأيضًا في كتاب العتق، باب الخطاء والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه ولا عتاقة إلا لوجه اللّٰه، ٨٩٤/٢، الرقم/٢٣٩٢، وأيضًا في كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ٣/١، الرقم/١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله: إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ١٥١٥/٣، الرقم ١٩٠٧، وأبو داود في السنن، كتاب الطلاق، باب فيها عني به الطلاق والنيات، ٣٦٢/٢، الرقم/٢٢٠١، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ١٧٩/٤، الرقم/١٦٤٧، والنسائي في السنن، كتاب الأيمان والنذور، باب النية في اليمين، ١٣/٧، الرقم/٣٧٩٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب النية، ١٤١٣/٢، الرقم/٤٢٢٧ـ

**٢١:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم ـــــ

## الْحَدِيْث

**۱/۲۰۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے لیے ہی شمار ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲/۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

---

......... ظلم المسلم خذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ١٩٨٦/٤، الرقم/٢٥٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٤/٢، الرقم/٧٨١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب القناعة، ١٣٨٨/٢، الرقم/٤١٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥٠٨/٧، الرقم/١١١٥١، والديلمي في مسند الفردوس، ١٦٦/١، الرقم/٦١٤، وابن المبارك في كتاب الزهد، ٥٤٠/١، الرقم/١٥٤٤۔

إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ.
**وَفِي رِوَايَةٍ بِلَفْظٍ:** إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

**٣/٢٢. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ، وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهٖ، وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى نِيَّتِهٖ، فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِي قَلْبِهٖ نُوْرٌ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ: رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

**٤/٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ كَمَا قَالَ الْعِرَاقِيُّ.

---

**٢٢:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٨٥، الرقم/٥٩٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤٣، الرقم/٦٨٦٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٨٥، الرقم/٦٨٤٢، والربيع عن عبد الله بن عباس في المسند، ١/٢٣، الرقم/١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١١٩، الرقم/١٤٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٦١۔

**٢٣:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٢، الرقم/٩٠٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب النية، ٢/١٤١٤، الرقم/٤٢٢٩، ــــ

بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو، بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے اَموال کونہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اَعمال کو دیکھتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد بن حنبل اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**۳/۲۲۔ حضرت سہل بن سعد الساعدی ﷺ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے، اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ جب مومن کوئی (نیک) عمل کرتا ہے تو اس (نیک عمل کی برکت کے باعث اس) کے دل میں نور پھوٹ پڑتا ہے۔

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

**۴/۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا بیان ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی اسناد حسن ہے جیسا کہ ابوالفضل عراقی کا بیان ہے۔

---

........ وأبو يعلى في المسند، ١/١٢١، الرقم/٦٢٤٧، وذكره العراقي في المغني عن حمل الأسفار، ٢/٧٢٦، الرقم/٢٦٦١۔

**٢٤/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**٢٥/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ.

**وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ[١] وزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ[٢] وَأَنَسٍ[٣] وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ[٤].**

---

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ، ٦/٢٧٢٥، الرقم/٧٠٦٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ٤/٢٠٦٧، الرقم/٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٥، الرقم/٩٧٤٨، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حسن الظن بالله، ٤/٥٩٦، الرقم/٢٣٨٨۔

٢٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٨، والشافعي في المسند، ١/٢٤٠، والحميدي في المسند، ١/٤٧، الرقم/٨٨۔

[١] أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب الخطبة يوم ←

**۲۴/۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲۵/۶۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: تین باتیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا (وہ تین چیزیں یہ ہیں): خالص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا، مسلمان قیادت کی بھلائی چاہنا، اور تیسرا: مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا، کیونکہ جو جماعت کے ساتھ رہتا ہے لوگوں کی دعائیں اسے گھیرے رہتی ہیں۔

اِسے امام ترمذی، شافعی اور حمیدی نے روایت کیا ہے۔

**مذکورہ بالا حدیث کی مثل** حضرت جبیر بن مطعم، حضرت زید بن ثابت، حضرت انس اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

---

........ النحر، ١٠١٥/٢، الرقم/٣٠٥٦، والدارمي في السنن، ٨٦/١، الرقم/٢٢٨، والبزار في المسند، ٣٤٣/٨، الرقم/٣٤١٧، وأبو يعلى في المسند، ٤٠٨/١٣، الرقم/٧٤١٣، والحاكم في المستدرك، ١٦٢/١، الرقم/٢٩٤۔

[٢] أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المقدمة، باب من بلغ علما، ٨٤/١، الرقم/٢٣٠۔

[٣] أخرجه أحمد في المسند ٢٢٥/٣، الرقم/١٣٣٧٤۔

[٤] أخرجه الدارمي في السنن، ٨٧/١، الرقم/٢٣٠۔

www.MinhajBooks.com

**٧/٢٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** ﷺ، **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الإِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيْکَ لَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّکَاةِ، مَاتَ وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ.**

**رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ،وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.**

**٨/٢٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ** ﷺ **أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْصِنِي. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **أَخْلِصْ دِيْنَکَ، يَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ.**

**رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.**

---

**٢٦:** أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ١/٢٧، الرقم/٧٠، والحاکم في المستدرك، ٢/٣٦٢، الرقم/٣٢٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤١، الرقم/٦٨٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٢٦، الرقم/٢١٢٢، واللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٣٥، الرقم/١٥٤٩، وذکره المنذری في الترغيب والترهيب، ١/٢٢، الرقم/١، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ١/١٥٢، الرقم/٧۔

**٢٧:** أخرجه الحاکم في المستدرك، ٤/٣٤١، الرقم/٧٨٤٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤٢، الرقم/٦٨٥٩، وذکره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢، والحسيني في البيان والتعريف ١٠/٣٩، الرقم/٧٩۔

**۲۶/۷۔ حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص اللہ وحدہ لا شریک کے لیے کامل اخلاص پر اور بلا شرک اس کی عبادت پر اور نماز قائم کرنے پر، زکوٰۃ دینے پر ہمیشہ عمل پیرا ہو کر دنیا سے رخصت ہو گا اس کی موت اس حال میں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گا۔

اِسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

**۲۷/۸۔ حضرت معاذ بن جبل ﷛** کو جب رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا تو انہوں نے بارگاہِ رسالتِ مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خصوصی نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دین میں اخلاص پیدا کرو، تمھیں تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

# بَابٌ فِي طَهَارَةِ الْمَاءِ

## الْقُرْآن

(١) اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ○ (الأنفال، ٨/ ١١)

(٢) وَهُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا○ (الفرقان، ٢٥/ ٤٨)

## الْحَدِيْث

١/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب البول في الماء الدائم، ١/ ٩٤، الرقم/ ٢٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/ ٢٣٥، الرقم/ ٢٨٢، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب البول في الماء الراكد، ١/ ١٨، الرقم/ ٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في ←

# ﴿پانی کی طہارت کا بیان﴾

## اَلْقُرْآن

**(۱)** جب اس نے اپنی طرف سے (تمہیں) راحت وسکون (فراہم کرنے) کے لیے تم پر غنودگی طاری فرما دی اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ذریعے تمہیں (ظاہری و باطنی) طہارت عطا فرما دے اور تم سے شیطان (کے باطل وسوسوں) کی نجاست کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو (قوتِ یقین) سے مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم (خوب) جما دےo

**(۲)** اور وہی ہے جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، اور ہم ہی آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارتے ہیںo

## اَلْحَدِيْث

**۱/۲۸۔** **حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چلتا نہ ہو کہ پھر اسی سے غسل کرے۔**

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

......... كراهية البول في الماء الراكد، ١/ ١٠٠، الرقم/٦٨، والنسائي في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب ذكر نهي الجنب من الاغتسال في الماء الدائم، ١/١٩٧، الرقم/٤٠٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٣١، الرقم/١٥٠٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/١٤، الرقم/١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٣٩، الرقم/١٠٧١۔

**٢٩/٢. عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.**

**٣٠/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَقَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.**

**قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: وَهُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَاءٍ دَائِمٍ يَكُوْنُ أَقَلَّ مِنْ قُلَّتَيْنِ فَإِذَا اغْتَسَلَ فِيْهِ صَارَ مُسْتَعْمَلاً فَلَا يُمْكِنُ غَيْرُهُ أَنْ يَّتَطَهَّرَ فَأَمَرَ بِأَنْ يَّتَنَاوَلَهُ تَنَاوُلاً لِئَلَّا يَصِيْرَ مَا يَبْقٰى فِيْهِ مُسْتَعْمَلاً.**

---

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/٢٣٥، الرقم/٢٨١، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/٣٤، الرقم/٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها باب النهي عن البول في الماء الراكد ١/١٢٤، الرقم/٣٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/٦٠، الرقم/١٢٥٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١٨٣، الرقم/٥٧٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٣٠، الرقم/١٥٠٠، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/١٤، الرقم/٢٠۔

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد، ١/٢٣٦، الرقم/٢٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الجنب ينغمس في الماء الدائم أيجزئه، ١/١٩٨، ـــــ

**۲/۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع شدہ ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

اِسے امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**۳/۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے کوئی شخص حالتِ جنابت میں (جس پر غسل فرض ہو) جمع شدہ پانی کے اندر غسل نہ کرے۔ کسی شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: پھر وہ شخص کس طرح غسل کرے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ کسی چیز سے پانی لے اور باہر بیٹھ کر غسل کرے۔

اسے امام مسلم، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کو اس حکم پر محمول کیا جائے گا کہ اگر وہ جمع شدہ پانی 'قلتین' کی مقدار سے کم ہو، اگر اس نے اس قلیل پانی میں غسلِ جنابت کر لیا تو وہ پانی مستعمل ہو گیا، بایں طور کسی دوسرے شخص کے لیے ممکن نہیں ہوگا کہ وہ اس پانی سے طہارت حاصل کرے۔ سو حکم دیا کہ وہ شخص اس میں سے پانی لے کر استعمال کرے تا کہ باقی پانی مستعمل نہ ہو۔

---

......... الرقم/٦٠٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٤٩، الرقم/٩٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/٦٢، الرقم/١٢٥٢، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١/٢٣٧، الرقم/١٠٦٣۔

**٤/٣١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهٖ وَطَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: إِنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ إِلَّا أَنْ تَغَيَّرَ رِيْحُهُ أَوْ طَعْمُهُ أَوْ لَوْنُهُ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِيْهِ.**[١]

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

**٥/٣٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا،**

---

:٣١ أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الحياض، ١/١٧٤، الرقم/٥٢١، وعبد الرزاق عن ابن سعد في المصنف، ١/٨٠، الرقم/٢٦٤، والدارقطني عن ثوبان ﷺ في السنن، ١/٢٨، الرقم/١، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٠٤، الرقم/٧٥٠٣، والعيني في عمدة القاري، ٣/١٥٨، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ١/١٥۔

[١] أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٥٩، الرقم/١١٥٩، وذكره العسقلاني في تلخيص الحبير، ١/١٥، والزيلعي في نصب الراية، ١/٩٤۔

:٣٢ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦١، الرقم/٨٧٢٠، وأيضًا عن جابر بن عبد اللّٰه، ٣/٣٧٣، الرقم/١٥٠٥٤، وأيضا عن عبد اللّٰه بن المغيرة، ٥/٣٦٥، الرقم/٢٣١٤٥، وأبو داود في السنن، كتاب ←

**۴/۳۱۔ حضرت ابو امامہ باہلی** رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کوئی شے پانی کو ناپاک نہیں کرتی جب تک کہ وہ شے اس کی بو، اس کے ذائقے اور اس کے رنگ پر غالب نہ آ جائے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق، دارقطنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**ایک روایت میں حضرت ابو امامہ باہلی** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: پانی اس وقت تک پاک ہوتا ہے جب تک کہ اس کی بو یا اس کا ذائقہ یا اس کا رنگ اس میں واقع ہونے والی نجاست کی وجہ سے متغیر نہ ہو جائے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۵/۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے،** آپ فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جاتے ہیں،

---

......... الطهارة، باب الوضوء بماء البحر، ۲۱/۱، الرقم/۸۳، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في ماء البحر أنه طهور، ۱۰۰/۱-۱۰۱، الرقم/۶۹، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب ماء البحر، ۵۰/۱، الرقم/۵۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بماء البحر، ۱۳۶/۱، الرقم/۳۸۶، ومالك في الموطأ، كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، ۲۲/۱، الرقم/۴۱، والشافعي في المسند، ۷/۱، والدارمي في السنن، ۲۰۱/۱، الرقم/۷۲۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۵۹/۱، الرقم/۱۱۱، والحاكم في المستدرك، ۲۳۷/۱-۲۴۰، الرقم/۴۹۰-۵۰۱، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۵/۱۔

أَفَنَتَوَضَّأُ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِكٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالشَّافِعِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفِرَاسِيِّ، وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ: أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِمَاءِ الْبَحْرِ.

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ ﷺ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَشَوَاهِدُهُ كَثِيْرَةٌ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

**٦/٣٣. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ، وَمَاؤُهُ طَهُوْرٌ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

**٧/٣٤. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ،**

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٢٤٠، الرقم/٥٠١، والدارقطني في السنن، ١/٢٧، الرقم/٧١.

٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨٠، الرقم/١٨٥، وأيضًا في كتاب الصلاة في الثياب، باب الصلاة في الثوب الأحمر، ١/١٤٧، الرقم/٣٦٩، ـــ

تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس کا پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مالک اور شافعی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام مالک کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: اس باب میں حضرت جابر اور فراسی ﷺ سے بھی مرویات ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر فقہاء صحابہ، جن میں حضرت ابو بکر، عمر فاروق اور (عبد اللہ) بن عباس ﷺ بھی ہیں، کا مسلک یہی ہے کہ دریا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام حاکم نے اسے حضرت علی بن ابی طالب، حضرت (عبد اللہ) بن عباس اور حضرت جابر ﷺ سے بھی روایت کیا ہے۔ نیز فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور اس روایت کے کثیر شواہد ہیں۔

امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

**٣٣/٦۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ** ﷺ نے فرمایا ہے: سمندر کا مردار (مچھلی) حلال اور پانی پاک ہے۔

اِسے امام حاکم اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**٣٤/٧۔ حضرت ابو جُحَیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ** رسول اللہ ﷺ دوپہر کے **وقت** ہمارے پاس

---

......... وأيضًا في كتاب الأذان، باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة والإقامة وكذالك بعرفة وجمعٍ، ١/٢٢٧، الرقم/٦٠٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم/٣٣٧٣، وأيضًا في كتاب اللباس، باب التشمير في الثياب، ٥/٢١٨٢، الرقم/٥٤٤٩، وأيضًا في كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في ـــــ

فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَل النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلّٰى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهٖ.**[١]

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

المخضب والقدح والخشب والحجارة، ١/٨٣، الرقم/١٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين ﷺ عنهما، ٤/١٩٤٣، الرقم/٢٤٩٧۔

[١] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب السترة بمكة وغيرها ١/١٨٨، الرقم/٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٣٥، الرقم/١٠٥٢۔

تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ ﷺ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پھر اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی۔ پھر اُن دونوں حضرات (یعنی حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما) سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اسے اپنے چہروں اور سینوں پر بھی ڈال لو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**ایک اور روایت میں حضرت ابو جُحیفہ** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بطحاء میں ظہر وعصر کی دو دو رکعات پڑھیں اور آپ ﷺ کے سامنے برچھی نصب کی گئی۔ آپ ﷺ نے وضو کیا تو لوگ آپ ﷺ کے وضو کا پانی اپنے اوپر ملنے لگے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**٨/٣٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُوْنَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

## حُكْمُ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

**ثَبَتَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْمَذْكُوْرَةِ سَابِقًا بِأَنَّ الْمَاءَ الْمُسْتَعْمَلَ طَاهِرٌ وَإِلَّا فَلَمْ يَكُنْ يُسْتَعْمَلُ لِلتَّبَرُّكِ وَالتَّمَسُّحِ مِنَ الصَّحَابَةِ ﷺ، فَهٰكَذَا قَالَتِ الْحَنَفِيَّةُ.**

**قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ**: وَقَوْلُهُ: يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ كَأَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمَاءَ الَّذِى فَضَلَ عَنْهُ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونُوا تَنَاوَلُوا مَا سَالَ مِنْ أَعْضَاءِ وُضُوئِهِ ﷺ وَفِيهِ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ[١].

---

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، ٥/٢٢٠٠، كتاب اللباس، باب القبة الحمراء من أدم، الرقم/٥٥٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي، ١/٣٦٠، الرقم/٥٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٨، الرقم/١٨٧٨٢، وأبوعوانة في المسند، ١/٣٨٧، الرقم/١٤٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٢٠، الرقم/٣٠٧ـ

[١] العسقلاني في فتح الباري، ١/٢٩٥ـ

۸/۳۵۔ **حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے:** میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ چمڑے کے سرخ قبے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے تو لوگ وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے جس کو کچھ مل جاتا وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا اور جس کو اس میں سے نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے اپنے ہاتھ تر کر لیتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

## ﴿مستعمل پانی کا حکم﴾

احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ مستعمل پانی پاک ہے، ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے یہ پانی حصول برکت کے لیے استعمال نہ کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں فتویٰ مستعمل پانی کے پاک ہونے کا ہے۔

**حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:** اور حدیث مبارک کے الفاظ کہ وہ آپ ﷺ کے وضو کے بقیہ پانی کو حاصل کرتے گویا وہ اس پانی کو باہم تقسیم کر لیتے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ وہ اس پانی کو بھی لے لیتے ہوں جو آپ ﷺ کے اعضاء مبارکہ سے دورانِ وضو بہہ رہا ہوتا تھا۔ اور اس میں مستعمل پانی کے پاک ہونے کی واضح دلیل ہے۔

وَقَالَ الْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: فِيْهِ الدَّلَالَةُ الظَّاهِرَةُ عَلٰى طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ إِذَا كَانَ الْمُرَادُ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْخُذُونَ مَا سَالَ مِنْ أَعْضَائِهِ ﷺ، وَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْخُذُونَ مَا فَضَلَ مِنْ وُضُوئِهِ ﷺ فِي الْإِنَاءِ فَيَكُوْنُ الْمُرَادُ مِنْهُ التَّبَرُّكَ بِذٰلِكَ، وَالْمَاءُ طَاهِرٌ فَازْدَادَ طَهَارَةً بِبَرَكَةِ وَضْعِ النَّبِيِّ ﷺ، يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ فِيهِ[١].

**٩/٣٦. عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ، وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ.**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

---

[١] العيني في عمدة القاري، ٣/٧٥۔

**٣٦:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس ١/٨١، الرقم/١٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب وجوب قراء ة الفاتحة في كل ركعة وإنه إذا لم يحسن الفاتحة ولا أمكنه تعلمها قرأ ما تيسر له من غيرها، ١/٢٩٥، الرقم/٣٩٤، وأبو عوانة في المسند، ٢/١٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٧٤، الرقم/٣٧٦٦۔

www.MinhajBooks.com

**علامہ بدر الدین عینی اِس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:**

اس حدیث میں مستعمل پانی کی طہارت پر واضح طور پر دلالت ہے جب یہاں مراد یہ ہو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے اعضاءِ وضو سے بہنے والا پانی لے رہے تھے اوراگر یہ معنٰی ہو کہ وہ برتن سے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی حاصل کر رہے تھے تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ وہ اس سے برکت حاصل کر رہے تھے۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں یہ پانی پاک ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس کی برکت سے اس کی طہارت میں مزید اضافہ ہوگیا۔

**۹/۳۶۔ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** اور یہ وہ صحابی ہیں کہ جب یہ کم سن تھے تو ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کنوئیں کے پانی سے ان کے چہرے پر کلی مبارک فرمائی تھی، عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی روایت کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب ہوتا کہ لوگ آپ ﷺ کے وضو کا گرنے والا پانی لینے کے لیے آپس میں جھگڑ پڑتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٣٧/ ١٠. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

**٣٨/ ١١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: مَرِضْتُ، فَجَاءَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**قَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: قَوْلُهُ: ''فَأُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ) الْوَضُوءُ هُنَا بِفَتْحِ الْوَاوِ الْمَاءُ الَّذِي يُتَوَضَّأُ بِهِ وَفِيهِ التَّبَرُّكُ بِآثَارِ الصَّالِحِينَ وَفَضْلُ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ وَنَحْوِهِمَا وَفَضْلُ**

---

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفرائض، باب ميراث الأخوات والإخوة، ٢٤٧٩/٦، الرقم/٦٣٦٢.

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ماكان النبي يسأل مما لم ينزل عليه الوحي، ٢٦٦٦/٦، الرقم/٦٨٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفرائض، باب ميراث الكلالة، ١٢٣٥/٣، الرقم/١٦١٦، وأبو داود في السنن، كتاب الفرائض، باب في الكلالة، ١١٩/٣، الرقم/٢٨٨٦، والترمذي في السنن، كتاب الفرائض عن رسول الله ﷺ، باب ميراث الأخوات، ٤١٧/٤، الرقم/٢٠٩٧، وأبو عوانة في المسند، ٤٣٧/٣، الرقم/٥٦٠١.

**۳۷/۱۰۔ حضرت جابر ﷛ سے روایت ہے کہ میرے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف** لائے جبکہ میں بیمار تھا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**۳۸/۱۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ** ﷠ سے روایت ہے کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق ﷛ دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے، (اس وقت) مجھ پر بیہوشی طاری تھی، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

شارح ’صحیح مسلم‘ امام نووی اس حدیث کی شرح میں بیان کرتے ہیں: راوی کا بیان کہ مجھ پر بیہوشی طاری تھی، آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اس کا بچا ہوا پانی میرے اوپر ڈال دیا، پس مجھے ہوش آ گیا، وضو یہاں واوٗ کے فتحہ کے ساتھ اس پانی کو کہتے جس سے وضو کیا جائے اور اس میں بزرگوں کے آثار سے برکت حاصل کرنے، ان کے کھانے اور پانی کی فضیلت ان

مُؤَاكَلَتِهِمْ وَمُشَارَبَتِهِمْ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَفِيهِ ظُهُورُ آثَارِ بَرَكَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاسْتَدَلَّ أَصْحَابُنَا وَغَيْرُهُمْ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَلٰى طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ[١].

١٢/٣٩. **عَنِ الْجَعْدِ** قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

---

[١] النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١١/٥٥۔

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨١، الرقم/١٨٧، ومسلم، في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات خاتم النبوة وصفة ومحله من جسده، ٤/١٨٢٣، الرقم/٢٣٤٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله، باب في خاتم النبوة، ٥/٦٠٢، الرقم/٣٦٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٦١، الرقم/٧٥١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٥٧، الرقم/٦٦٨٢۔

کے ایک دوسرے کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی فضیلت کا بیان ہے اور اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی برکت کے آثار کا ظہور بھی ہے، اور ہمارے اصحاب (شوافع) اور دوسروں نے اس حدیث سے وضو اور غسل کے مستعمل پانی کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

**۱۲/۳۹۔ حضرت جعد سے روایت ہے** کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو کیا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي إِزَالَةِ النَّجَاسَةِ

## الْقُرْآن

(١) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ○ (البقرة، ٢/٢٢٢)

(٢) يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ○ قُمْ فَاَنْذِرْ○ وَ رَبَّکَ فَکَبِّرْ○ وَ ثِيَابَکَ فَطَهِّرْ○
(المدثر، ٧٤/١-٤)

## الْحَدِيْث

٤٠/١. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ: كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّکُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.

---

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ٥/٢٣٣٨، الرقم/٥٩٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ١/٢٣٧، الرقم/٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢١٢، الرقم/٢٥٨١٢، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٠٨، الرقم/١٣٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٨/٨٨، الرقم/٤٦٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤١٤، الرقم/٣٩٥٦۔

# ﴿نجاست دور کرنے کا بیان﴿

## اَلْقُرْآن

**(۱)** بے شک اللہ بہت توبہ کرنیوالوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہےo

**(۲)** اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)o اُٹھیں اور (لوگوں کو اللہ کا) ڈر سنائیںo اور اپنے رب کی بڑائی (اور عظمت) بیان فرمائیںo اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیںo

## اَلْحَدِيْث

**۱/۴۰۔** **حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا **فرماتی ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بچوں کو لایا جاتا تھا۔ آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بچے کو لایا گیا جس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اس پر بہا دیا اور اسے دھویا نہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: آپ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے اور انہیں گھٹی دیتے۔

**وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْهَا رضي الله عنها قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِصَبِيٍّ يَرْضَعُ فَبَالَ فِي حَجْرِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.**[١]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

**٢/٤١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ مَرَّةً فَبَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

**٣/٤٢. وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضي الله عنها: أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ – لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ – إِلٰى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حَجْرِهٖ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

[١] أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ١/٢٣٧، الرقم/٢٨٦.

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٦، الرقم/٢٤٢٣٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٩٣.

٤٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب بول الصبيان، ١/٩٠، الرقم/٢٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ١/٢٣٨، الرقم/٢٨٧، وأبو ـــ

**مسلم کی ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی** ہے، آپ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شیر خوار بچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، اس نے آپ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر بہا دیا۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

**۲/۴۱۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی طحاوی کی روایت میں ہے** کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بچوں کو لایا جاتا تھا، آپ ﷺ ان کے حق میں دعائے برکت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شیر خوار بچہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لایا گیا۔ اس نے آپ ﷺ کی آغوش مبارک میں پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس جگہ پر اچھی طرح پانی بہا دو۔

اِسے امام احمد اور طحاوی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

**۳/۴۲۔ حضرت اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے** کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو۔ جس نے ٹھوس غذا کھانی شروع نہیں کی تھی - لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی آغوش مبارک میں بٹھا لیا تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

--------

......... داود في السنن، كتاب الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب، ١٠٢/١، الرقم/٣٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب بول الصبي الذى لم يَأْكُل الطعام، ١٥٧/١، الرقم/٣٠٢، ومالك في الموطأ، ٦٤/١، الرقم/١٤١، والدارمي في السنن، ٢٠٦/١، الرقم/٧٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤١٤/٢، الرقم/٣٩٥٤، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١٢٠/١، الرقم/٥٧٠۔

**٤/٤٣. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي لَيْلٰى ﷺ: أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلٰى بَطْنِهِ الْحَسَنُ – أَوِ الْحُسَيْنُ، شَكَّ زُهَيْرٌ – قَالَ: فَبَالَ حَتّٰى رَأَيْتُ بَوْلَهُ عَلٰى بَطْنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَسَارِيْعَ قَالَ: فَوَثَبْنَا إِلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ ﷺ: دَعُوْا ابْنِي أَوْ لَا تُفْزِعُوْا ابْنِي. قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

**٥/٤٤. عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ: أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ ﷺ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ، فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ، وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: سَنَدُهُ صَحِيْحٌ

**٦/٤٥. عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ أَخِيْهِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:**

---

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٨/٤، الرقم/١٩٠٨٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٧٧/٧، الرقم/٦٤٢٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٩٤/١۔

٤٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب، ١٠٣/١، الرقم/٣٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤١٦/٢، الرقم/٣٩٦٥، وابن المنذر في الأوسط، ١٤٣/٢، الرقم/٧٠٠، وذكره العسقلاني في تلخيص الحبير، ٣٨/١۔

٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٧/٤، الرقم/١٩٠٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٧٨/٧، الرقم/٦٤٢٤۔

**۴/۴۳۔ حضرت ابو لیلیٰ ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں** حاضر تھے اور آپ ﷺ کے بطن مبارک پر امام حسن ؓ - یا امام حسین ؓ، راوی زہیر کو شک ہے - لیٹے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے پیشاب کر دیا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بطن مبارک پر تیزی سے پیشاب بہتے ہوئے دیکھا، ہم انہیں پکڑنے کے لیے لپکے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔ یا فرمایا: میرے بیٹے کو مت ڈراؤ۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

اِسے امام احمد، طبرانی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

**۵/۴۴۔ حضرت حسن (بصری) اپنی والدہ (حضرت خیرہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی** والدہ نے فرمایا: میں نے حضرت اُمِ سلمہ ؓ کو دیکھا کہ وہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا کرتی تھیں جب تک وہ کھانا نہ کھاتا اور جب کھانا کھانے لگتا تو اُسے دھویا کرتی تھیں اور آپ لڑکی کے پیشاب کو (شروع سے ہی) دھوتی تھیں۔

اِسے امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۶/۴۵۔ حضرت ابو لیلیٰ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں** کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه يَحْبُوْ حَتّٰى صَعِدَ عَلٰى صَدْرِهٖ، فَبَالَ عَلَيْهِ. قَالَ: فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ابْنِي ابْنِي، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

**٧/٤٦. عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ:** بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ ثَوْبًا غَيْرَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

## إِخْتِلَافُ الْأَئِمَّةِ فِي غَسْلِ بَوْلِ الرَّضِيْعِ

**قَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ:** إِنَّ الشَّافِعِيَّةَ احْتَجُّوْا بِهٰذَا عَلٰى أَنَّ بَوْلَ الصَّبِيِّ يُكْتَفٰى فِيْهِ بِاتِّبَاعِ الْمَاءِ إِيَّاهُ وَلَا يُحْتَاجُ إِلَى الْغَسْلِ لِظَاهِرِ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ "وَلَمْ يَغْسِلْهُ" وَعَنْ هٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ بِطَهَارَةِ بَوْلِهٖ وَقَالَ النَّوَوِيُّ: الْخِلَافُ فِي كَيْفِيَّةِ تَطْهِيْرِ الشَّيْءِ الَّذِي بَالَ عَلَيْهِ الصَّبِيُّ وَلَا خِلَافَ فِي نَجَاسَتِهٖ. وَقَدْ نَقَلَ بَعْضُ

---

٤٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة، باب في بول الصبي الذي لم يطعم، ١/١٧٤، الرقم/٥٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١٣، الرقم/١٢٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٢٦، الرقم/٤٠ـ

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ امام حسن بن علی علیہما السلام گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آئے اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر چڑھ گئے اور آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، ہم ان کو پکڑنے کے لیے فوراً لپکے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو، میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**۴۶/۷۔ حضرت لبابہ بنت الحارث نے بیان کیا** کہ حسین بن علی علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی آغوش مبارک میں پیشاب کر دیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنا کپڑا مجھے دے دیجئے اور دوسرا کپڑا پہن لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

اِسے ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

## شیر خوار بچے کا پیشاب دھونے کے حوالے سے اِختلافِ ائمہ

**علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں:** شوافع اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ بچے کے پیشاب پر فقط پانی بہا دینا ہی کافی ہے اور اسے دھونے کی ضرورت نہیں جس طرح کہ مسلم کی روایت سے ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے اسے دھویا نہیں اور اس سے بعض ائمہ نے بچے کے پیشاب کی طہارت کا قول کیا ہے۔ امام نووی کہتے ہیں کہ جس شے پر بچے نے پیشاب کیا ہو اس کے پاک کرنے کی کیفیت کے بارے میں اختلاف ہے، پیشاب کی نجاست کے بارے میں اختلاف نہیں۔ ہمارے بعض

www.MinhajBooks.com

أَصْحَابِنَا إِجْمَاعَ الْعُلَمَاءِ عَلٰى نَجَاسَةِ بَوْلِ الصَّبِيِّ وَأَنَّهُ لَمْ يُخَالِفْ فِيْهِ إِلَّا دَاوُدُ وَأَمَّا مَا حَكَاهُ أَبُوْ الْحَسَنِ بْنُ بَطَّالٍ ثُمَّ الْقَاضِي عِيَاضٌ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ أَنَّهُمْ قَالُوْا: بَوْلُ الصَّبِيِّ طَاهِرٌ وَيُنْضَحُ فَحِكَايَتُهُ بَاطِلَةٌ قَطْعًا. قُلْتُ: هٰذَا إِنْكَارٌ مِنْ غَيْرِ بُرْهَانٍ وَلَمْ يُنْقَلْ هٰذَا عَنِ الشَّافِعِيِّ وَحْدَهُ بَلْ نُقِلَ عَنْ مَالِكٍ أَيْضًا أَنَّ بَوْلَ الصَّغِيْرِ الَّذِي لَا يَطْعَمُ طَاهِرٌ وَكَذَا نُقِلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَدَاوُدَ الظَّاهِرِيِّ ثُمَّ قَالَ النَّوَوِيُّ: وَكَيْفِيَّةُ طَهَارَةِ بَوْلِ الصَّبِيِّ وَالْجَارِيَةِ عَلٰى ثَلاثَةِ مَذَاهِبَ وَفِيْهَا ثَلاثَةُ أَوْجُهٍ لِأَصْحَابِنَا الصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ الْمُخْتَارُ أَنَّهُ يَكْفِي النَّضْحُ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ وَلَا يَكْفِي فِي بَوْلِ الْجَارِيَةِ بَلْ لَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهِ كَغَيْرِهِ مِنَ النَّجَاسَاتِ. وَالثَّانِي: أَنَّهُ يَكْفِي النَّضْحُ فِيْهِمَا. وَالثَّالِثُ: لَا يَكْفِي النَّضْحُ فِيْهِمَا. وَهُمَا شَاذَّانِ ضَعِيْفَانِ وَمِمَّنْ قَالَ بِالْفَرْقِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَابْنُ وَهْبٍ مِنْ أَصْحَابِ مَالِكٍ ﷺ أَجْمَعِيْنَ، وَرُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قُلْتُ: عُلِمَ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الصَّحِيْحَ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ هُوَ التَّفْرِيْقُ بَيْنَ حُكْمِ بَوْلِ الصَّبِيِّ وَبَوْلِ الصَّبِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ[١].

[١] العيني في عمدة القاري، كتاب الوضوء، باب بول الصبيان، ٣/١٢٩-١٣٠.

احناف نے بچے کے پیشاب کے نجس ہونے پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے اور اس کی داؤد کے علاوہ کسی نے مخالفت نہیں کی اور جو ابو الحسن بن بطال نے روایت کیا ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی وغیرہ سے بیان کیا ہے کہ بچے کا پیشاب پاک ہے اور اس پر فقط پانی چھڑکا جائے گا، ان کا یہ بیان قطعی طور پر باطل ہے۔ میرے خیال میں یہ انکار بغیر کسی واضح دلیل کے ہے کیونکہ یہ فقط امام شافعی ہی سے منقول نہیں بلکہ امام مالک سے بھی منقول ہے کہ وہ چھوٹا بچہ جو ابھی تک کھانا نہیں کھاتا اس کا پیشاب پاک ہے اور اسی طرح امام اوزاعی اور داود ظاہری سے بھی منقول ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ بچے اور بچی کے پیشاب کی طہارت کے حوالے سے تین مذاہب ہیں اور ان میں تین وجوہ ہیں زیادہ صحیح اور مشہور و مختار وجہ یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھڑکاؤ کرنا ہی کافی ہے اور بچی کے پیشاب میں یہ کافی نہیں بلکہ اسے دوسری نجاستوں کی طرح لازمی طور پر دھویا جائے گا۔اور دوسرا موقف یہ ہے کہ دونوں کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے اور تیسرا موقف یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں پانی چھڑک دینا کافی نہیں اور یہ دونوں موقف شاذ اور ضعیف ہیں اور جن لوگوں نے فرق کیا ہے ان میں حضرت علی کرم اللہ وجھہ، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور مالکیہ میں سے ابن وہب شامل ہیں اور یہ امام ابوحنیفہ سے مروی ہے۔ میرے خیال میں اس سے معلوم ہوا کہ شافعی مذہب میں صحیح یہ ہے کہ بچے اور بچی کے پیشاب کے حکم میں فرق اس سے قبل کیا جاتا ہے کہ وہ کھانا کھاتا ہو۔

**قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ مُوَضِّحًا مَوْقِفَهُ:** قَالَ أَبُو عُمَرَ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ بَوْلَ كُلِّ آدَمِيٍّ يَأْكُلُ الطَّعَامَ نَجِسٌ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ إِذَا كَانَا مُرْضَعَيْنِ لَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ فَقَالَ مَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُمَا: بَوْلُ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ كَبَوْلِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالْحَسَنِ بْنِ حَيٍّ، وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: لَا بَأْسَ بِبَوْلِ الصَّبِيِّ مَا دَامَ يَشْرَبُ اللَّبَنَ وَلَا يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ صَاحِبِ مَالِكٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ بَوْلُ الصَّبِيِّ لَيْسَ بِنَجِسٍ حَتّٰى يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَلَا يُبَيِّنُ فَرْقُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّبِيَّةِ وَلَوْ غُسِلَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ. وَقَالَ الطَّبَرِيُّ: بَوْلُ الصَّبِيِّ يُتْبَعُ مَاءً وَبَوْلُ الصَّبِيَّةِ يُغْسَلُ غَسْلًا وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: الرَّشُّ بِالرَّشِّ وَالصَّبُّ بِالصَّبِّ مِنَ الْأَبْوَالِ كُلِّهَا. قَالَ أَبُو عُمَرَ احْتَجَّ مَنْ ذَهَبَ مَذْهَبَ الْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا حُجَّةَ فِيهِ لِأَنَّ النَّضْحَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ صَبَّ الْمَاءِ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ الرَّشَّ وَهُوَ الظَّاهِرُ مِنْ مَعْنَى الْحَدِيثِ لِأَنَّ الرَّشَّ لَا يَزِيدُ النَّجَاسَةَ إِلَّا شَرًّا وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ النَّضْحَ قَدْ يَكُونُ صَبَّ الْمَاءِ وَالْغَسْلَ مِنْ غَيْرِ عَرْكٍ كَقَوْلِ الْعَرَبِ: غَسَلَتْنِي السَّمَاءُ[١].

[١] ابن عبد البر في التمهيد، ٩/١٠٩۔

**امام ابن عبد البر اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:** ابو عمر کہتے ہیں: مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ہر کھانا کھانے والے آدمی کا پیشاب ناپاک ہے اور شیر خوار کھانا نہ کھانے والے بچے اور بچی کے حکم میں اختلاف ہے۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ اور ان کے صاحبین فرماتے ہیں کہ بچے کا پیشاب آدمی کے پیشاب کی مانند ہے۔ یہ امام ثوری اور حسن بن یحییٰ کا بھی قول ہے۔امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ بچہ جب تک دودھ پیتا ہے اور کھانا نہیں کھاتا اس وقت تک اس کا پیشاب ناپاک نہیں۔ یہ عبداللہ بن وھب صاحبِ امام مالک کا قول ہے۔اور امام شافعی فرماتے ہیں بچے کا پیشاب اس وقت تک ناپاک نہیں جب تک وہ کھانا نہیں کھاتا اور وہ بچے اور بچی کے فرق کو بیان نہیں کرتے اور اگر دھو لیا جائے تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور امام طبری فرماتے ہیں: بچے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے گا اور بچی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے گا اور امام حسن بصری کا بھی یہی قول ہے اور حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ ہر قسم کے پیشاب کے چھینٹوں کو پانی کے چھینٹوں سے اور پیشاب کے بہنے کو پانی کے بہنے سے پاک کیا جائے گا۔ ابو عمر کہتے ہیں: امام اوزاعی اور امام شافعی کا موقف اختیار کرنے والے اس حدیث کو دلیل بناتے ہیں، حالانکہ اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ پانی چھڑکنے میں یہ احتمال ہوتا ہے کہ اس سے ارادہ پانی ڈالنے کا اور دھونے کا ہو اور اس سے چھڑکنا مراد نہ ہو۔ یہ حدیث کے معنٰی سے ظاہر ہے کیونکہ چھڑکنا نجاست کو مزید پھیلا دیتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ چھڑکنے سے مراد کبھی دھونا لیا جاتا ہے۔ اور دھونا بغیر نچوڑنے کے ہے جس طرح عربوں کا مقولہ ہے کہ مجھے آسمان نے دھو دیا۔

**٤٧/ ٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.** [١]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

---

**٤٧:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب الإستجمار وترا، ١/٧٢، الرقم/١٦٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده المشكوك في نجاستها في الإناء قبل غسلها ثلاثا، ١/٢٣٣، الرقم/٢٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤١، الرقم/٧٢٨٠، ومالك في الموطأ، كتاب الطهارة، باب وضوء النائم إذا قام إلى الصلاة، ١/٢١، الرقم/٣٧، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب في الرجل يدخل يده في الإناء قبل أن يغسلها، ١/٢٥، الرقم/١٠٣-١٠٥، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء إذا استيقظ أحدكم من منامه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسلها، ١/٣٦، الرقم/٢٤، وقال: وهذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب تأويل قوله عز وجل: اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَيْدِيَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ، ١/٦، ٧، الرقم/١، وأيضا في باب الوضوء من النوم، ١/٩٩، ـــــ

۸/۴۷۔ **حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک اپنے ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک اپنے ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

الرقم/١٦١، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الرجل يستيقظ من منامه هل يدخل يده في الإناء قبل أن يغسلها، ١/١٣٨، الرقم/٣٩٣۔

[١] أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده المشكوك في نجاستها في الإناء قبل غسلها ثلاثا، ١/٢٣٣ (٨٧)، الرقم/٢٧٨، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب تأويل قوله عز وجل: اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ، ١/٦، الرقم/١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤١، الرقم/٧٢٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٤٥، الرقم/٢٠٣۔

**٩/٤٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيَاشِيمِهٖ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

**١٠/٤٩. وَعَنْهُ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا وَطِيءَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ.**

**رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَرَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.**

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ: إِذَا وَطِئَ الْأَذٰى بِخُفَّيْهِ فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ.[١]**

**رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

---

٤٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب في الأذى يصيب النعل، ١/١٠٥، الرقم/٣٨٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٦٤، الرقم/٢٧٩، وابن حبان في الصحيح ٤/٢٤٩، الرقم/١٤٠٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٤٨، الرقم/٢٩٢، والحاكم في المستدرك، ١/٢٧٢، الرقم/٥٩١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٠، الرقم/٤٠٤٥۔

[١] أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهاره، باب في الأذى يصيب النعل، ١/١٠٥، الرقم ٣٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٥٠، الرقم/١٤٠٤، والبيهقي في معرفة السنن والآثار، ٢/٢٥٢، الرقم/١٢٨٠۔

**۹/۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو تین بار ناک میں پانی ڈالے کیونکہ شیطانی رطوبت اس کے نتھنوں میں رات گزارتی ہے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

**۱۰/۴۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کسی کے جوتے سے گندگی لگ جائے تو مٹی اُسے پاک کرنے والی ہے (یعنی مٹی پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جاتا ہے)۔

اِسے امام ابو داود نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسے امام طحاوی، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے، جب کہ امام حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معناً روایت کیا ہے**
کہ جب موزوں کو گندگی لگ جائے تو مٹی انہیں پاک کر دینے والی ہے
(یعنی موزوں کو پاک مٹی پر رگڑ لیا جائے تو حکماً وہ پاک شمار ہوں گے)۔

اِسے امام ابو داود، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

**٥٠ / ١١. عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنْ رَجُلٍ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَطِئَ عَلٰى عَذِرَةٍ. قَالَ: إِنْ كَانَتْ رَطْبَةً غَسَلَ مَا أَصَابَهُ وَإِنْ كَانَتْ يَابِسَةً لَمْ تَضُرَّهُ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَة وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

**٥١ / ١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم. إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَهْ مَهْ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ. فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ؛ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ عزوجل، وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ. أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم. قَالَ: فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

---

٥٠: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ١/٥٨، الرقم/٦٠٨ـ

٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الرفق في الأمر كلّه، ٥/٢٢٤٢، الرقم/٥٦٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات، ١/٢٣٦، الرقم/٢٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩١، الرقم/١٣٠٠٧، والنسائي في السنن، كتاب المياه، باب التوقيت في الماء، ١/١٧٥، الرقم/٣٢٩، وأيضا في السنن الكبرى، ١/٧٤، ـــ

**۵۰/۱۱۔ یحییٰ بن وثاب سے روایت ہے** کہ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو نماز کے لیے نکلے اور اس کا پاؤں گندگی پر پڑ جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو وہ گندگی تر ہے تو وہ آدمی متاثرہ مقام کو دھو کر پاک کرے گا اور اگر خشک ہے تو اس سے اس شخص کی طہارت پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

اسے امام ابن اَبی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام رجال حدیث صحیح کے ہیں۔

**۵۱/۱۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:** ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے (اسے) کہا: ٹھہرو، ٹھہرو! راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے مت روکو، اسے پیشاب کرنے دو۔ لہٰذا صحابہ کرام نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور اس سے فرمایا: مساجد کو پیشاب اور دیگر نجاستوں سے آلودہ کرنا جائز نہیں۔ یہ تو ذِکرِ الٰہی اور نماز اور قرآن پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یا جو بھی الفاظ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائے۔ راوی نے بیان کیا: پھر آپ ﷺ نے صحابہ میں سے ایک آدمی کو پانی کا ڈول لانے کا حکم دیا، وہ شخص پانی کے ڈول بھر لایا اور اس نے اس (پیشاب) پر پانی بہا دیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، جبکہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

---

........ الرقم/۵۱، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الأرض يصيبها البول كيف يغسل، ۱/۱۷٦، الرقم/۵۲۸۔

www.MinhajBooks.com

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيْقَ عَلَيْهِ.**[١]

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**١٣/٥٢. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْـلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

---

[١] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب يهريق الماء على البول، ٨٩/١، الرقم/٢١٩، وأيضا في باب ترك النبي ﷺ والناس الأعرابي حتى فرغ من بوله في المسجد، ٨٩/١، الرقم/٢١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات، ٢٣٦/١، الرقم/٢٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦٧/٣، الرقم/١٢٧٣٢، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب ترك التوقيت في الماء، ٤٧/١، الرقم/٥٣-٥٤.

٥٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد، ٨٩/١، الرقم/٢١٧، وأيضا في كتاب الأدب، باب قول النبي ﷺ: يسروا ولا تعسروا وكان يحب التخفيف واليسر على الناس، ٢٢٧٠/٥، الرقم/٥٧٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٢/٢، الرقم/٧٧٨٦، وأبو داود مطولا في السنن، كتاب الطهارة، ←

**ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں:** ایک دیہاتی شخص آ کر مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے ڈانٹ ڈپٹ کی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع فرمایا۔ جب وہ (شخص) پیشاب سے فارغ ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈول پانی (لانے) کا حکم فرمایا جو اس (پیشاب) پر بہا دیا گیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۱۳/۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے بیان فرمایا:** ایک اعرابی (دیہاتی شخص) نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کر دیا، لوگ اسے پکڑنے لگے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جانے دو اور اس کے پیشاب پر ایک (دو) ڈول پانی بہا دو۔ بے شک تمہیں (لوگوں کے لیے) آسانی مہیا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ (اُن کے لیے) تنگی کرنے والا۔

اسے امام بخاری، احمد، ابو داود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

......... باب الأرض يصيبها البول، ١/١٠٣، الرقم/٣٨٠، والترمذي مطولا في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في البول يصيب الأرض، ١/٢٧٥، الرقم/١٤٧، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب ترك التوقيت في الماء، ١/٤٨، الرقم/٥٦، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٥٠، الرقم/٢٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٤٤-٢٤٥، الرقم/١٣٩٩، ١٤٠٠، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٢٣، الرقم/١٦٥٨، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٢٧٨، الرقم/٥٨٧٦۔

**٥٣/١٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﷺ: قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَلِمُحَمَّدٍ وَلَا تَغْفِرْ لِأَحَدٍ مَعَنَا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: لَقَدْ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ وَلّٰى، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَشَجَ يَبُوْلُ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ أَنْ فَقِهَ: فَقَامَ إِلَيَّ بِأَبِي وَأُمِّي، فَلَمْ يُؤَنِّبْ، وَلَمْ يَسُبَّ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يُبَالُ فِيْهِ، وَإِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللهِ وَلِلصَّلَاةِ، ثُمَّ أَمَرَ بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُفْرِغَ عَلٰى بَوْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَزَادَ أَحْمَدُ: وَلَمْ يَضْرِبْ.

---

٥٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٣، الرقم/١٠٥٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الأرض يصيبها البول كيف يغسل، ١/١٧٦، الرقم/٥٢٩، ونحوه، ٥٣٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٦٥، الرقم/٩٨٥،وأيضا، ٤/٢٤٨، الرقم/١٤٠٢، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ١/٣٢٥، وأيضا في الإصابة، ٢/٤١١، الرقم/٢٤٥٣۔

**۱۴/۵۳۔ ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے،** انہوں نے بیان فرمایا: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور محمد (ﷺ) کی مغفرت فرما اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے کی مغفرت نہ کر۔ تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: تو نے ایک کشادہ شے کو محدود کر دیا ہے۔ پھر وہ واپس چلا اور مسجد کے ایک گوشہ میں اپنی ٹانگیں چوڑی کر کے پیشاب کرنے لگا۔ بعد ازاں جب اس اعرابی کو اپنی غلطی کا ادراک ہوگیا تو کہنے لگا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! نہ تو آپ نے مجھے ڈانٹا نہ برا بلا کہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مسجد ہے۔ اِس میں پیشاب کرنا جائز نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا جو اس کے پیشاب پر بہا دیا گیا۔

اِسے امام احمد، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

امام احمد نے روایت میں اضافہ کیا ہے: آپ ﷺ نے اسے مارا نہیں۔

# بَابٌ فِي آدَابِ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

## الْقُرْآن

(١) وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط (المائدة، ٥/٦)

(٢) لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ○
(التوبة، ٩/١٠٨)

## الْحَدِيْث

٥٤/١. عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا، يَعْنِي قُبَاءً، قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ خَيْرًا، أَفَلَا تُخْبِرُوْنِي؟ قَالَ: يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ [التوبة، ٩/١٠٨]. قَالَ: فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَاةِ: اَلِاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ.

---

٥٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦، ٢٣٨٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٠٥، الرقم/٦٩٠۔

# ﴿رفعِ حاجت کے آداب کا بیان﴾

## اَلْقُرْآن

**(۱)** اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔ پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔

**(۲)** (اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے○

## اَلْحَدِيْث

**۱/۵۴۔** **شہر بن حوشب محمد بن عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں**، انہوں نے بیان کیا ہے: جب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس قبا تشریف لائے تو آپ ﷺ نے (ہمیں مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کی تعریف فرمائی ہے۔ کیا تم مجھے اپنی طہارت کے بارے میں آگاہ کرو گے کہ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے یہ سوال ارشاد باری تعالیٰ: ﴿**فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ**﴾ ’اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔‘ کی نسبت فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تورات میں پانی کے ساتھ استنجا کا بیان لکھا ہوا دیکھتے ہیں (اور اسی پر عمل کرتے ہیں)۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِغَيْرِهٖ.

**٢/٥٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**٣/٥٦. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، قَالَ: غُفْرَانَکَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

---

٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء، ١/٦٦، الرقم/١٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب ما يقول إذا أراد دخول الخلاء، ١/٢٨٣، الرقم/٣٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٩، الرقم/١١٩٦٥، والترمذي في السنن، أبواب الطهارة، باب ما يقول إذا دخل الخلاء، ١/١١، الرقم/٦، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب القول عند دخول الخلاء، ١/٢٠، الرقم/١٩۔

٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥٥، الرقم/٢٥٢٦١، وأبوداود في السنن، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا خرج من الخلاء، ١/٨، الرقم/٣٠، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ١/١٢، الرقم/٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ←

اِسے امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

**۲/۵۵۔ حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو فرماتے: اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاکوں سے (بچنے کے لیے) تیری پناہ حاصل کرتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۳/۵۶۔ ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ** حضور نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے باہر آتے وقت فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

......... ۱/۱۱۰، الرقم/۳۰۰، والدارمي في السنن، ۱/۱۸۳، الرقم/۶۸۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۱۱۴، الرقم/۲۹۹۰۴، وابن حبان في الصحيح، ۴/۲۹۱، الرقم/۱۴۴۴، والحاكم في المستدرك، ۱/۲۶۱، الرقم/۵۶۳۔

**٤/٥٧. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّيَ الْأَذٰى وَعَافَانِي.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَة.

**٥/٥٨. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**٦/٥٩. عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ: وَاللهِ، مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيسِ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

---

**٥٧:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ١/١١٠، الرقم/٣٠١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٢، الرقم/١٠۔

**٥٨:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق، ١/١٥٤، الرقم/٣٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، ١/٢٢٤، الرقم/٢٦٤، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب النهي عن استدبار القبلة عند الحاجة، ١/٢٢، الرقم/٢١۔

**٥٩:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤١٤، الرقم/٢٣٥٦١، ـــ

**۴/۵۷۔ ایک روایت میں حضرت انس بن مالک** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم** ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت بخشی۔

اِسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۵/۵۸۔ حضرت ابو ایوب انصاری** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم** ﷺ **نے فرمایا ہے:** جب تم قضاے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پیٹھ بلکہ مشرق یا مغرب کی سمت منہ کیا کرو (یعنی جس سمت میں قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ ہو کیونکہ خانہ کعبہ مدینہ منورہ سے جنوب کی جانب ہے اس لیے حدیث میں مشرق و مغرب کا ذکر آیا ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۶/۵۹۔ رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں** کہ انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا جب آپ مصر میں قیام پذیر تھے (اور مصر کے بیت الخلا کے رخ قبلہ کی طرف بنائے گئے) فرماتے: بخدا، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان بیت الخلاؤں کے ساتھ کیا کروں کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا ارشادگرامی ہے: جب تم میں سے کوئی پیشاب اور پاخانے کے لیے جائے تو وہ قبلہ رُو نہ ہو اور نہ اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے۔

اِسے امام احمد، مالک، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

.........

ومالك في الموطأ، ١/١٩٣، الرقم/٤٥٤، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب النهي عن استقبال القبلة عند الحاجة، ١/٢١، والرقم/٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٤١، الرقم/٣٩٣١، والشافعي في السنن المأثورة، ١/١٨٩، الرقم/١١٢، وابن المنذر في الأوسط، ١/٣٢٥، الرقم/٢٦٠، وذكره ابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٤٢، الرقم/٤٢٤۔

٧/٦٠. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

٨/٦١. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ أَبُوْ دَاوُدَ: وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ.** [١]

**وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ.** [٢]

قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

---

٦٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، ١/٢٢٤، الرقم/٢٦٥ وأبو عوانة في المسند، ١/١٧٠، الرقم/٥٠٩۔

٦١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب البول في الماء الدائم، ١/٩٤، الرقم/٢٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/٢٣٥، الرقم/٢٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/١٢٤، الرقم/٣٤٤، وابن حبان في الصحيح، ٤/٦٤، الرقم/١٢٥٤۔

[١] أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب البول في الماء ←

**۶۰/۷۔** حضرت **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ۔

اِسے امام مسلم اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

**۸/۶۱۔ حضرت ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں - جو بہتا ہوا نہ ہو - ہرگز پیشاب نہ کرے، اور پھر اس میں غسل کرے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**امام ابو داود نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:** اور وہ اس (پانی) میں جنابت کا غسل نہ کرے۔

**امام ترمذی اور نسائی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:** اور پھر اس (پانی) سے وضو بھی نہ کرے۔

نیز امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

........ الراكد، ۱/۱۸، الرقم/۷۰۔

[۲] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في كراهية البول في الماء الراكد، ۱/۱۰۰، الرقم/۶۸، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الماء الدائم، ۱/۴۹، الرقم/۵۷, وأيضا في كتاب الغسل والتيمم، باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم، ۱/۱۹۷، الرقم/۳۹۷۔

**٩/٦٢. وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

**١٠/٦٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ. قَالُوْا: وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.**

---

٦٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/٢٣٥،الرقم/٢٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٠، الرقم/١٤٨١٩، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/٣٤، الرقم/٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/١٢٤، الرقم/٣٤٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٨٣، ١٨٤، الرقم/٥٧٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٣٠، الرقم/١٥٠٠، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/١٤، الرقم/٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٤/٦٠، الرقم/١٢٥٠ـ

٦٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن التخلي في الطرق والظلال، ١/٢٢٦، الرقم/٢٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٢، الرقم/٨٨٤٠، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى النبي ﷺ عن البول فيها، ١/٧، الرقم/٢٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٧، الرقم/٦٧، وابن حبان في الصحيح، ولفظه: الذي يتخلى في طرق الناس وأفنيتهم، ٤/٢٦٢، الرقم/١٤١٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٦٩، الرقم/٦٤٨٣ـ

**۹/۶۲۔ ایک روایت میں حضرت جابر ﷜ بیان کرتے ہیں:** رسول اللہ ﷺ نے رُکے ہوئے (یعنی ٹھہرے ہوئے) پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابوعوانہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۰/۶۳۔ حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بہت زیادہ لعنت والے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہت زیادہ لعنت والے دو کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے راستوں میں اور ان کے سائے (کے مقامات) میں قضاء حاجت کرنا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦٤/١١. وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّـلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَالظِّلِّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٦٥/١٢. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا، فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ إِلَّا قَاعِدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ عَائِشَةَ ﷺ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ.

---

٦٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٩، الرقم/٢٧١٥، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى النبي ﷺ عن البول فيها، ١/٧، الرقم/٢٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن الخلاء على قارعة الطريق، ١/١١٩، الرقم/٣٢٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٧٣، الرقم/٥٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢٣، الرقم/٢٤٧ـ

٦٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في النهي عن البول قائما، ١/١٧، الرقم/١٢، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب البول في البيت جالسا، ١/٢٦، الرقم/٢٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب في البول قاعدا، ١/١١٢، الرقم/٣٠٧، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٧٨، الرقم/١٤٣٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢٢٣-٢٢٤، الرقم/٤٧٩٠ـ

**۱۱/۶۴۔ ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل** رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: لعنت کے تین کاموں سے بچو؛ یعنی گھاٹ، راستوں کے درمیان اور سائے میں قضائے حاجت کرنے سے۔

اِسے امام احمد نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس سے روایت کیا اور امام ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

**۱۲/۶۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا **سے روایت ہے:** جو شخص تم سے کہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کرتے تھے تو اس کی تصدیق مت کرو، آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔

اِسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن جید ہے۔ امام ترمذی کے نزدیک اس باب میں روایتِ عائشہ صدیقہ اَحسن اور اَصح (صحیح ترین) ہے۔

## اَلْحَدِيْثُ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِالْبَوْلِ قِيَامًا وَإِزَالَةُ شُبْهَةٍ تَتَسَبَّبُ مِنْهُ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبُوْلُ عَادَةً قَاعِدًا كَمَا ثَبَتَ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ أَعْلَاهُ، وَلٰكِنْ ذِكْرُ بَوْلِهِ ﷺ قِيَامًا مَوْجُوْدٌ أَيْضًا فِي الْحَدِيْثِ الْآتِي:

٦٦/١٣. عَنْ حُذَيْفَةَ ﵁ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

## رَفْعُ التَّنَاقُضِ

فِي الظَّاهِرِ يُوْجَدُ التَّنَاقُضُ وَالتَّضَادُ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ وَلٰكِنَّهُ يَرْتَفِعُ بِالْحَدِيْثِ الْآتِي:

---

٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم والغصب، باب الوقوف والبول عند سباطة قوم، ٢/٨٧٤، الرقم/٢٣٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ١/٢٢٨، الرقم/٢٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٢، الرقم/٢٣٢٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب البول قائماً، ١/٦، الرقم/٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الرخصة في البول في الصحراء قائماً، ١/٢٥، الرقم/٢٦، وأبو حنيفة في المسند، ١/٢٢٢، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٧٦، ←

## ﴿کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے حوالے سے حدیث اور اس کے سبب پیدا ہونے والے شبہ کا ازالہ﴾

حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک بیٹھ کر پیشاب فرمانا تھا جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے، مگر آپ ﷺ کا کھڑے ہو کر پیشاب فرمانے کا ذکر بھی درج ذیل حدیث میں موجود ہے:

**۱۳/۶۶۔ حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یا کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک کوڑا کرکٹ ڈالنے والی جگہ کے قریب تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

## ﴿رفعِ تناقض﴾

بادی النظر میں ان احادیث کے درمیان تناقض اور تضاد دکھائی دیتا ہے جو درج ذیل حدیث مبارک سے ختم ہو جاتا ہے۔

........ الرقم/۱۴۲۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۶۶/۵، الرقم/۴۹۶۱۔

٦٧/١٤. عَنْ عَائِشَةَ ﵂، مَا بَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَائِمًا مُنْذُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْفُرْقَانُ. هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى إِخْرَاجِ حَدِيْث الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ﵁، قَالَ: أَتٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنَ عُمَرَ ﵄ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ﵁: مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ. وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﵁ قَالَ: مِنَ الْجفَاءِ أَنْ تبُوْلَ وَأَنْتَ قَائِمٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ الْعُذْرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَوْلِهِ قَائِمًا.

٦٨/١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَالَ قَائِمًا مِنْ جُرْحٍ كَانَ بِمَأْبِضِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ غَسَّانَ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، ورَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: وَقَدْ قِيْلَ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَسْتَشْفِي لِوَجْعِ الصُّلْبِ بِالْبَوْلِ قَائِمًا، فَلَعَلَّهُ كَانَ بِهِ إِذْ ذَاكَ وَجْعُ الصُّلْبِ، وَقَدْ ذَكَرَهُ الشَّافِعِيُّ بِمَعْنَاهُ، وَقِيْلَ: إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَجِدْ لِلْقُعُوْدِ مَكَانًا أَوْ مَوْضِعًا. وَاللهُ أَعْلَمُ.

---

٦٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٢٩٠، الرقم/٦٤٤۔

٦٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٢٩٠، الرقم/٦٤٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ١٠١، الرقم/٤٩٢۔

**۶۷/۱۴۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ پر جب سے حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا قرآن نازل ہوا ہے، آپ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں فرمایا، اعمش اور ابو وائل کے طریق سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دونوں (امام بخاری و مسلم) نے متفقہ طور پر حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبیلے کے کوڑے کے ڈھیر کے پاس تشریف لائے اور (اس وجہ سے وہاں) آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ عبید اللہ بن عمر اور نافع کے طریق سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ ابراہیم و علقمہ کے طریق سے حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا قول مروی ہے کہ تیرا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کھڑے ہو کر پیشاب فرمانے کا عذر بیان کیا گیا ہے۔

**۶۸/۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے گھٹنے میں زخم کے باعث کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ (کیونکہ بیٹھنا مشکل تھا۔)

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے جسے حماد بن غسان نے مفردا روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، اور اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا اور فرمایا ہے: یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہلِ عرب کمر درد کا علاج کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے کرتے تھے اور شاید اس وقت آپ ﷺ کی کمر میں درد ہو اور اسی مفہوم کا قول امام شافعی نے بھی بیان کیا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایسا اس لیے فرمایا کیونکہ وہاں آپ ﷺ نے بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

www.MinhajBooks.com

**وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ**: وَقِيلَ السَّبَبُ فِي ذٰلِکَ مَا رُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ أَنَّ الْعَرَبَ کَانَتْ تَسْتَشْفِي لِوَجَعِ الصُّلْبِ بِذٰلِکَ فَلَعَلَّهُ کَانَ بِهٖ وَرَوَی الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: إِنَّمَا بَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمًا لِجُرْحٍ کَانَ فِي مَأْبِضِهٖ وَالْمَأْبِضُ بِهَمْزَةٍ سَاکِنَةٍ بَعْدَهَا مُوَحَّدَةٌ ثُمَّ مُعْجَمَةٌ بَاطِنُ الرُّکْبَةِ فَکَأَنَّهٗ لَمْ يَتَمَکَّنْ لِأَجْلِهٖ مِنَ الْقُعُودِ وَلَوْ صَحَّ هٰذَا الْحَدِيثُ لَکَانَ فِيهِ غِنًی عَنْ جَمِيعِ مَا تَقَدَّمَ لٰکِنْ ضَعَّفَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْأَظْهَرُ أَنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِکَ لِبَيَانِ الْجَوَازِ وَکَانَ أَکْثَرُ أَحْوَالِهِ الْبَوْلَ عَنْ قُعُودٍ. وَاللهُ أَعْلَمُ. وَسَلَکَ أَبُو عَوَانَةَ فِي صَحِيْحِهٖ وَابْنُ شَاهِيْنَ فِيهِ مَسْلَکًا آخَرَ فَزَعَمَا أَنَّ الْبَوْلَ عَنْ قِيَامٍ مَنْسُوخٌ وَاسْتَدَلَّا عَلَيْهِ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ الَّذِي قَدَّمْنَاهُ مَا بَالَ قَائِمًا مُنْذُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِحَدِيثِهَا أَيْضًا مَنْ حَدَّثَکُمْ أَنَّهٗ کَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا کَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا وَالصَّوَابُ أَنَّهٗ غَيْرُ مَنْسُوخٍ وَالْجَوَابُ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّهٗ مُسْتَنَدٌ إِلٰی عِلْمِهَا فَيُحْمَلُ عَلٰی مَا وَقَعَ مِنْهُ فِي الْبُيُوتِ وَأَمَّا فِي غَيْرِ الْبُيُوتِ فَلَمْ تَطَّلِعْ هِيَ عَلَيْهِ وَقَدْ حَفِظَهٗ حُذَيْفَةُ وَهُوَ مِنْ کِبَارِ الصَّحَابَةِ وَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ ذٰلِکَ کَانَ بِالْمَدِينَةِ فَتَضَمَّنَ الرَّدَّ عَلٰی مَا نَفَتْهُ مِنْ أَنَّ ذٰلِکَ لَمْ يَقَعْ بَعْدَ نُزُولِ الْقُرْآنِ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

**حافظ عسقلانی اس ضمن میں مزید فرماتے ہیں:** امام شافعی اور احمد سے یہ قول بھی منقول ہے کہ اس کا سبب یہ بھی تھا کہ اہل عرب کمر درد کا علاج اس طریقے سے کیا کرتے تھے، شاید اس وقت آپ ﷺ کو دردِ کمر کا عارضہ بھی لاحق تھا۔ امام حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھٹنے میں زخم کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کیونکہ اس کے باعث آپ ﷺ کے لیے بیٹھنا ممکن نہ تھا۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو ہمیں مذکورہ اسباب میں سے کسی دوسرے سبب کی ضرورت نہیں رہتی، مگر اسے امام دارقطنی اور بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور سب سے واضح سبب یہی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ عمل تکلیف میں بیانِ جواز کے لیے فرمایا۔ آپ ﷺ کا اکثر معمول بیٹھ کر پیشاب کرنے کا ہی تھا۔ واللہ اعلم۔ اور امام ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اور ابن شاھین نے اس میں ایک دوسرا موقف اختیار کیا ہے، ان دونوں کا خیال ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور انہوں نے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو دلیل بنایا ہے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں کہ آپ ﷺ نے جب سے قرآن نازل ہوا ہے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا اور ان کی اس حدیث سے بھی کہ جو تم سے یہ حدیث بیان کرے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے اس کی تصدیق نہ کرو، اور درست رائے یہی ہے کہ یہ حدیث منسوخ نہیں ہوئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ اس کی نسبت ان کے علم کی طرف کی جائے گی اور اسے آپ ﷺ کے اس عمل پر محمول کیا جائے گا جو (اَزواجِ مطہرات کے) گھروں میں واقع ہوتا تھا۔ جہاں تک گھروں سے باہر کا عمل تھا آپ رضی اللہ عنہا اس سے واقف نہ تھیں، اسے حضرت

وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ بَالُوْا قِيَامًا وَهُوَ دَالٌّ عَلَى الْجَوَازِ مِنْ غَيْرِ كَرَاهَةٍ إِذَا أَمِنَ الرَّشَاشَ. وَاللهُ أَعْلَمُ. وَلَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّهْيِ عَنْهُ شَيْءٌ كَمَا بَيَّنْتُهُ فِي أَوَائِلِ شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ. وَاللهُ أَعْلَمُ[١].

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِأَنَّهُ ﷺ لَمْ يَجِدْ مَكَانًا لِلْقُعُوْدِ فَاضْطَرَّ إِلَى الْقِيَامِ لِكَوْنِ الطَّرَفِ الَّذِي يَلِيْهِ السُّبَاطَةُ عَلَيْهَا مُرْتَفِعًا[٢].

قَالَ أَبُوْ الْحَسَنِ السِّنْدِيُّ: وَقَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّ عَادَتَهُ ﷺ فِي حَالَةِ الْبَوْلِ الْقُعُوْدُ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُوْنَ الْقِيَامُ فِي هٰذَا الْوَقْتِ لِسَبَبٍ دَعَا إِلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ عَيَّنُوْا بَعْضَ الْأَسْبَابِ بِالتَّخْمِيْنِ. وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ بِالتَّحْقِيْقِ[٣].

١٦/٦٩. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا

---

[١] العسقلاني في فتح الباري، ١/٣٣٠،الرقم/٢٢٤، نقله المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١/٦٠۔

[٢] العيني في عمدة القاري، ٣/١٣٦۔

[٣] حاشية السندى، ١/١٩۔

٦٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، ١/٦٩، الرقم/١٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب ـــــ

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے محفوظ کیا اور وہ کبار صحابہ میں سے ہیں، ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ یہ واقعہ مدینہ کا ہے تو یہ جواب اس کو بھی شامل ہوا جو آپ رضی اللہ عنہا نے نزولِ قرآن کے بعد اس کے واقع ہونے کی نفی فرمائی اور حضرت عمر، علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم وغیرھم سے ثابت ہے کہ انہوں نے (کسی عذر کے باعث) کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور یہ (تکلیف کی صورت میں) بلا کراہت جواز پر دلیل ہے، بشرطیکہ انسان پیشاب کے چھینٹوں سے محفوظ رہے۔

**بعض شارحین نے کہا ہے:** چونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہاں بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی اس لیے مجبورا کھڑے ہوئے۔ یہ قیام کوڑی کی سطح کے تھوڑا بلند ہونے کی وجہ سے تھا (تاکہ چھینٹوں سے بچ سکیں)۔

**علامہ ابوالحسن السندی لکھتے ہیں:** اس بات پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا معمولِ مبارک بیٹھ کر پیشاب فرمانے کا تھا، جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث دلالت کرتی ہے۔لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اس وقت حالت قیام کا کوئی سبب ہو۔ اَئمہ نے تخمینے سے کچھ اسباب بیان کیے ہیں اور حقیقی بات تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔

**۱۶/۶۹۔** حضرت **ابو قتادہ** رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے

---

......... الطهارة، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، ١/٢٢٥، الرقم/٢٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٣، الرقم/١٩٤٣٨، وأبوداود في السنن، كتاب الطهارة، باب كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء، ١/٨، الرقم/٣١، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، ١/٤٣، الرقم/٤٧، والدارمي في السنن، ٢/١٦١، الرقم/٢١٢٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٤٣، الرقم/٧٨۔

www.MinhajBooks.com

يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ.**[١]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

**٧٠/١٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبُوْلُ، فَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، وَقَالَ: إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللهَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ أَوْ قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ.**[٢]

---

[١] أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، ١/٢٢٥، الرقم/٢٦٧ـ

٧٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب التيمم، ١/٢٨١، ←

کوئی (پانی وغیرہ) پیئے تو برتن میں سانس نہ لے (اور نہ ہی پھونک مارے) اور جب بیت الخلاء جائے تو دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو نہ پکڑے اور نہ ہی داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**ایک روایت میں حضرت ابو قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے کوئی شخص پیشاب کے دوران اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لے (یا پھونک مارے)۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

**۱۷/۷۰۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے روایت ہے** کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ ﷺ پیشاب فرما رہے تھے۔ اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا مگر آپ ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا۔

اِسے امام مسلم، ابن خزیمہ اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

**ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ بیان فرماتے ہیں** کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب سے گزار جبکہ آپ ﷺ پیشاب فرما رہے تھے۔ اس شخص نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جب تک وضو نہ فرما لیا اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے اسے سلام نہ کرنے کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا: مجھے پسند نہیں تھا کہ میں طہارت کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔

---

........ الرقم ۳۷۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۴۰، الرقم/۷۳، وأبو عوانة في المسند، ۱/۱۸۳، الرقم/۵۷۲۔

[۲] أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/۲۷۲، الرقم/۵۹۲۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

**١٨/٧١. وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتَنِي عَلٰى مِثْلِ هٰذِهِ الْحَالَةِ فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَمْ أَرُدَّ عَلَيْكَ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٧١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الرجل يسلم عليه وهو يبول، ١/١٢٦، الرقم/٣٥٢ـ

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا ہے: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

**۱۷/۱۸۔ ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:** ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب سے گزرا، آپ پیشاب فرما رہے تھے۔ اس نے سلام کیا تو (بعد اَز فراغت) رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو سلام نہ کیا کرو کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمہیں جواب نہ دوں گا۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي التَّنَزُّهِ عَنْ قَطَرَاتِ الْبَوْلِ

١/٧٢. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهُ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ.**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

---

٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغيبة والبول، ٨٨/١، الرقم/٢١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الذليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ٢٤٠/١، الرقم/٢٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢٥/١، الرقم/١٩٨٠، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الاستبراء من البول، ٦/١،الرقم/٢٠، والنسائي في السنن كتاب الجنائز، باب وضع الجريدة على القبر، ١٠٦/٤، الرقم/٢٠٦٩، والدارمي في السنن، ٢٠٥/١، الرقم/٧٣٩، وعبد بن حميد في المسند، ٢١٠/١، الرقم/٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٢/٣، الرقم/١٢٠٤٥، وأبو عوانة في المسند، ١٦٧/١، الرقم/٤٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣٢/١، الرقم/٥٥، وابن الجارود في المنتقى، ٤٢/١، الرقم/١٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠٤/١، الرقم/٥١٠

## ﴿پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا بیان﴾

**۱/۷۲۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/٧٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﷺ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ. ثُمَّ قَالَ: بَلٰى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا أَوْ إِلَي أَنْ يَيْبَسَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

**٣/٧٤. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ** ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: مَنْ يَأْتِينِي بِجَرِيدَةِ نَخْلٍ؟ قَالَ: فَاسْتَبَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ آخَرُ فَجِئْنَا بِعَسِيبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدَةً وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدَةً، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا كَانَ فِيهِمَا مِنْ بُلُولَتِهِمَا شَيْءٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ فِي الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ.

---

٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح كتاب الوضوء، باب من الكبائر أن لا يستتر من بوله، ٨٨/١، الرقم/٢١٣۔

٧٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٩/٥، الرقم/٢٠٤٢٧، والطيالسي في المسند، ١١٧/١، الرقم/٨٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٢/٣، الرقم/١٢٠٤٣، والبزار في المسند، ١٠١/٩، الرقم/٣٦٣٦۔

**۲۳/۷۔ ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ** حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظّمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنیں جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی منگوائی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ان میں سے ایک حصہ رکھ دیا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوتیں ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**۲۴/۷۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ ﷺ کا گزر دو قبروں پر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: کون میرے پاس کھجور کی ٹہنی لے کر آئے گا، راوی فرماتے ہیں کہ میں اور ایک دوسرا شخص تیزی سے گئے اور ٹہنی لے آئے، آپ ﷺ نے اس کے دو حصے کیے اور ایک حصہ اس پر اور ایک حصہ اس پر رکھ دیا، پھر فرمایا: ان سے عذاب میں اس وقت تک تخفیف ہوتی رہے گی جب تک ان میں تازگی باقی رہے گی، پھر فرمایا: انہیں غیبت اور پیشاب (سے اجتناب نہ کرنے) کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔

اسے امام احمد، ابن ابی شیبہ، طیالسی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

**٤/٧٥. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَتٰى عَلٰى قَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ: الْغِيْبَةِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قِطْعَةً وَقَالَ: أَرْجُوْ أَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا.**

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

**٥/٧٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ الْبَوْلِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

**٦/٧٧. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ، فَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ.**

---

٧٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٤٦، الرقم/٢٠٥٥ـ

٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨٩، الرقم/٩٠٤٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب التشديد في البول، ١/١٢٥، الرقم/٣٤٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٩٣، الرقم/٦٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١٥، الرقم/١٣٠٦، والدارقطني في السنن، ١/١٢٨، الرقم/٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤١٢، الرقم/٣٩٤٤ـ

٧٧: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١/٢١٥، الرقم/٦٤٢، والطبراني ـــــ

**۴/۷۵۔ حضرت جابر ﷺ سے** روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ دو ایسی قبروں کے پاس تشریف لے گئے جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں کسی دوسرے کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا سوائے غیبت اور پیشاب (سے نہ بچنے) کے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ٹہنی منگوائی اور اسے توڑ کر دونوں میں سے ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ خشک نہیں ہوتیں ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

**۵/۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: عذاب قبر زیادہ تر پیشاب سے پرہیز یا طہارت نہ کرنے کے باعث ہو گا۔

اِسے احمد بن حنبل نے، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، دارقطنی، بیہقی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث شیخین (امام بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح ہے۔

**۶/۷۷۔ ایک روایت میں حضرت ابن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: قبر کا زیادہ تر عذاب پیشاب کے (چھینٹوں سے نہ بچنے کے) باعث ہوگا، سو تم پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچا کرو۔

---

........ في المعجم الكبير، ١١/٧٩، ١١١٠٤، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٢٩٣، الرقم/٦٥٤، وذكره العسقلاني في تلخيص الحبير، ١/١٠٨، الرقم/١٣٦۔

رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

**٧/٧٨. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَنَزَّهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ.**

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

**٨/٧٩. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اتَّقُوْا الْبَوْلَ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ فِي الْقَبْرِ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ: رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

---

٧٨: أخرجه الدار قطني في السنن، ١/٨٩، الرقم/٤٥٢ـ

٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٣٣، الرقم/٢٦٧٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٠٩ـ

اِسے امام عبد بن حمید، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حافظ عسقلانی نے اس کی اسناد کو حسن قرار دیا ہے۔

**۷/۷۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: **قبر کا زیادہ تر عذاب پیشاب کے (چھینٹوں سے نہ بچنے کے) باعث ہوگا، سو تم پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچا کرو۔**

اِسے امام دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

**۸/۷۹۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں** کہ پیشاب سے بچو، بے شک قبر میں سب سے پہلے اسی کا محاسبہ کیا جائے گا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور ہیثمی نے ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

# بَابٌ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَبَرَكَتِهٖ

## الْقُرْآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.

(المائدة، ٥/ ٦)

## الْحَدِيْث

٨٠/ ١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ، قَالَ:أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِطَهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَغْتَرُّوا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول اللّٰه تعالىٰ: يا أيها الناس إن وعد اللّٰه حق۔۔، ٥/ ٢٣٦٣، الرقم/ ٦٠٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وكماله، ١/ ٢٠٤، الرقم/ ٢٢٦۔

# وضو کی فضیلت و برکت کا بیان

## اَلْقُرْآن

اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)۔

## اَلْحَدِيْث

**۱/۸۰۔ معاذ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے** کہ ابن ابان نے انہیں بتایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ چبوترے پر تشریف فرما تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی جگہ بیٹھ کر بہت اچھی طرح وضو کیا تھا، پھر فرمایا جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے، پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اُن کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا (یعنی اس نیت سے زیادہ گناہ نہ کرنے لگ جانا کہ نماز کے وسیلہ سے معاف ہو جائیں گے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/٨١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**٣/٨٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

---

٨١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، ١/٢١٦، الرقم/٢٤٥ (٣٣)، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٦٦، الرقم/٤٧٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٥، الرقم/٤٩، وأبو عوانة في المسند، ١/١٩٤، الرقم/٦١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٢، الرقم/٢٧٣١۔

٨٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، ١/٢١٥، الرقم/٢٤٤، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم/٦١، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في فضل الطهور، ١/٦، ٧ الرقم/٢، والدارمي في السنن، ١/١٩٧، الرقم/٧١٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٥، الرقم/٤۔

**۲/۸۱۔ حضرت عثمان بن عفان** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اس کے تمام جسم کے حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

اِسے امام مسلم، اَحمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، ابو عوانہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۳/۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب کوئی مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے، جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو جیسے ہی چہرے سے پانی گرتا ہے یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے اسکی وہ تمام خطائیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کی تھیں جھڑ جاتی ہیں۔ جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو جیسے ہی ہاتھوں سے لگ کر پانی گرتا ہے یا پانی کے آخری قطرے گرتے ہیں تو اس کے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کیے تھے، اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو جیسے ہی اس کے پاؤں سے پانی گرتا ہے یا پانی کے آخری قطرے گرتے ہیں تو اس کے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنے پاؤں سے کیے تھے، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

اِسے امام مسلم، ترمذی، دارمی، مالک اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٨٣. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَالْوُضُوْءُ؟ حَدِّثْنِي عَنْهُ. قَالَ: مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ، وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ، وَفِيْهِ، وَخَيَاشِيْمِهِ. ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وابْنُ مَاجَه، وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْعَوَانَةَ.

٥/٨٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ،

---

٨٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين، باب إسلام عمرو بن عبسة، ١/٥٧٠، الرقم/٨٣٢ (٢٩٤)، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ثواب الطهور، ١/١٠٤، الرقم/٢٨٣، والدارقطني في السنن، ١/٧٦، الرقم/٣٧٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٥٤، الرقم/٤١٧٨، و أبو عوانة فى المسند، ١/٢٠٦، الرقم/٦٦٨، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ٢/٤٢٥، الرقم/١٨٧٧ـ

٨٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٤٨، الرقم/١٩٠٨٧،

**۴/۸۳۔ حضرت عمرو بن عبسہ سُلَمی رضی اللہ عنہ (ایک طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ میں نے** عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتلائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی ثواب کی نیت سے وضو کرتا ہے، کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، ناک صاف کرتا ہے، تو اس کے چہرے، منہ اور نتھنوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو داڑھی کے اطراف سے اس کے چہرہ کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو انگلیوں کے پوروں سے ہی اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو یہ پانی کے ساتھ بالوں کے سِروں سے اس کے سر کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پوروں سے لے کر ٹانگوں تک اس کے گناہ پانی سے جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء اور تعظیم کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور خالی الذہن ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ رہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

اِسے امام مسلم، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

**۵/۸۴۔ حضرت عبد اللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

---

......... ٣٤٩/٤، الرقم/١٩٠٩١، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب مسح الأذنين مع الرأس وما يستدل به على أنهما من الرأس، ٧٤/١، الرقم/١٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة، باب ثواب الطهور، ١٠٣/١، الرقم/٢٨٢، والمالك في الموطأ، ٣١/١، الرقم/٦٠، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢٢٠/١، الرقم/٤٤٦۔

www.MinhajBooks.com

وَاسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فِيهِ وَأَنْفِهِ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَمَالِكٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

٨٥/٦. **عَن أَبِي أُمَامَةَ** ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلٰى وُضُوْئِهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا مَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ لِّسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيْئَةٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، قَالَ: فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللهُ بِهَا دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفي إِسْنَادِ أَحْمَدَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرٍ، وَاخْتُلِفَ فِي الْاِحْتِجَاجِ

٨٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٣، الرقم/٢٢٣٢١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٩٤، الرقم/٢٩٥، والسيوطي في الدرالمنثور، ٣/٣٢.

جوشخص وضو کرتا ہے، پس (جب) وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے منہ اور ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ پلکوں کے نیچے سے بھی۔ جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، حتیٰ کہ کانوں سے بھی۔ جب پیر دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے حتیٰ کہ پاؤں کے ناخنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں، اور اس کے نماز پڑھنے اور مسجد کی طرف چلنے کا ثواب اضافی ہے۔

اِسے امام احمد، نسائی، ابن ماجہ، مالک اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

**۶/۸۵۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جوشخص نماز کے ارادے سے وضو کرنے کے لیے تیاری کرے اور پھر اپنی ہتھیلیوں کو دھوئے تو پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی ہتھیلیوں کے تمام گناہ ساقط ہوجاتے ہیں۔ پس پھر جب وہ کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی ڈھل جاتے ہیں۔ پس جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو چہرے کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کے کان اور آنکھ سے جھڑ جاتے ہیں۔ اور جب اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ اپنے ہر گناہ اور ہر خطا سے اس دن کی حالت کی طرح محفوظ ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اگر وہ بیٹھ جائے تو گناہوں سے (پاک ہوکر) سلامتی کی حالت میں بیٹھتا ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ ہیثمی نے ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے احمد نے روایت کیا ہے جب کہ طبرانی نے 'الکبیر' اور 'الاوسط' میں روایت کیا ہے۔ امام احمد کی اسناد میں عبد الحمید بن بہرام نے شہر سے روایت کیا ہے۔ ان دونوں کی روایت کی حجیت کے

بِهِمَا، وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُمَا ثِقَتَانِ، وَلَا يَقْدَحُ الْكَلَامُ فِيْهِمَا. وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَقَالَ: قَدْ حَسَّنَهَا التِّرْمِذِيُّ لِغَيْرِ هٰذَا الْمَتْنِ وَهُوَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ فِي الْمُتَابِعَاتِ لَا بَأْسَ بِهٖ.

**٧/٨٦. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ: غَسَلَ يَدَيْهِ، وَوَجْهَهٗ، وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوْضَةِ، غَفَرَ اللهُ لَهٗ فِي ذٰلِکَ الْيَوْمِ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلُهٗ، وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ، وسَمِعَتْ إِلَيْهِ أُذُنَاهُ، وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ، وَحَدَّثَ بِهٖ نَفْسَهٗ مِنْ سُوْءٍ. قَالَ: وَاللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ مَا لَا أُحْصِيْهِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي مُسْلِمٍ الثَّعْلَبِيِّ عَنْهُ وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهٗ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ مُوَثَّقُوْنَ.

**٨/٨٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ، وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِغَيْرِهٖ.

---

٨٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٣، الرقم/٢٢٣٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٦٦، الرقم /٨٠٣٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٢٢، ٣٠٠۔

٨٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤، الرقم/١٤٧٠٣، و الترمذي في السنن، كتاب أبواب الطهارت، باب ما جاء أن مفتاح

بارے میں اختلاف ہے مگر درست بات یہ ہے کہ یہ دونوں ثقہ ہیں۔ ان کے حوالے سے جو تنقید کی گئی ہے وہ ان کی ثقاہت پر اثر انداز نہیں ہوتی اور اسے امام منذری نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے اس کے علاوہ ایک متن کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے اور متابعات میں اس کی اسناد حسن ہے جس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

**۸۶/۷۔ دوسری روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے مکمل وضو کیا، اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا پھر فرض نماز ادا کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اس کے پاؤں نے چل کر، ہاتھوں نے پکڑ کر، کانوں نے سن کر، آنکھوں نے دیکھ کر کیے تھے اور اس نے اپنے آپ سے کسی قسم کی برائی کے لیے بات کی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ ارشاد گرامی اتنی دفعہ سنا ہے کہ اسے شمار نہیں کر سکتا۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، جب کہ منذری نے بھی بیان کیا ہے۔ ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ابو مسلم الثعلبی کے واسطے سے روایت کیا ہے اور میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے نہیں دیکھا، اس کے علاوہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

**۸۷/۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ترمذی، طیالسی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

---

الصلوة الطهور، ١/ ١٠، الرقم/٤، والطيالسي في المسند، ١/ ٢٤٧، الرقم/ ١٧٩٠، والطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٣٥٦، الرقم/ ٥٩٥ وأيضًا في المعجم الأوسط، ٤/ ٣٣٦، الرقم/ ٤٣٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤، الرقم/ ٢٧١١۔

**٩/٨٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

**٨٨:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩، الرقم/١٠٧٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٢٢٣، الرقم٤٥٧ـ

**۹/۸۸۔ محمد بن حنفیہ کی حضرت علی** رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: نماز کی کنجی وضو ہے اور اس میں باقی امور کو حرام قرار دینے والی چیز تکبیر ہے اور ان کو حلال قرار دینے والی چیز سلام ہے۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے ایک دوسرے طریق سے حضرت ابوسعید سے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث **مسلم** کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

# بَابٌ فِي كَوْنِ الْأُمَّةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

**١/٨٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ، فَلْيَفْعَلْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**٢/٩٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا. قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ. فَقَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ

٨٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، ١/٦٣، الرقم/١٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ١/٢١٦، الرقم/٢٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٠، الرقم/٩١٨٤، وأبو عوانة في المسند، ١/١٩٠، الرقم/٦٠٣.

٩٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ١/٢١٨، الرقم/٢٤٩، وأحمد بن ــــ

## ﴿روزِ قیامت اَفرادِ اُمت کے اعضاءِ وضو روشن و چمک دار ہونے کا بیان﴾

**۱/۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک روزِ قیامت میری اُمت (کے اَفراد) کو وضو کے نشانات کی بدولت پنج کلیان (سفید و روشن چہرے اور چمک دار ہاتھ پاؤں والے) کہہ کر بلایا جائے گا۔ لہٰذا تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھا سکتا ہے وہ ایسا ضرور کرے (یعنی کثرت کے ساتھ وضو کا اہتمام کیا کرے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲/۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے** کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لائے اور فرمایا: السّلام علیکم! اے مومنو! ہم بھی اِن شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا) میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے (یعنی بعد کے زمانوں میں آئیں گے)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے اِن لوگوں کو جو ابھی تک نہیں آئے کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی شخص کے پنج کلیان (سفید چہرے اور

......... حنبل في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم/٩٢٨١، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الحوض، ٢/١٤٣٩، الرقم/٤٣٠٦، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦، الرقم/٦، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٨٧، الرقم/٦٥٠٢۔

ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَ لَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

٣/٩١. عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ رَآى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ، فَلْيَفْعَلْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وابْنُ حِبَّانَ.

٤/٩٢. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَن يَّرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلٰى بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِيْنِي مِثْلُ ذٰلِكَ، وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ

---

٩١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ١/٢١٦، الرقم/٢٤٦ (٣٥)، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣٢٤، الرقم/١٠٤٩۔

٩٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٩، الرقم/٢١٧٨٥، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٢٠، الرقم/٣٧٨٤۔

سفید ٹانگوں والے) گھوڑے، کالے سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے شناخت نہیں کر سکے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب میری اُمت کے یہ لوگ جب آئیں گے تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کی بدولت سفید اور چمک دار ہوں گے اور میں ان کے استقبال کے لیے پہلے سے حوض پر موجود ہوں گا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

**۳/۹۱۔ نعیم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں** کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور لگتا تھا کہ وہ اپنے کندھوں تک دھو ڈالیں گے، پھر انہوں نے اپنے پاؤں کو دھویا حتیٰ کہ پنڈلیوں کو بھی دھو ڈالا، پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: روزِ قیامت میری امت کے لوگ اس طرح آئیں گے کہ وضو کے نشانات کی بدولت ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید و چمکدار ہوں گے، لہٰذا تم میں سے جو کوئی اس چمک کو بڑھا سکتا ہے ضرور بڑھائے۔

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے

**۴/۹۲۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: روز قیامت سب سے پہلے سجدے کی اجازت مجھے ملے گی اور سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت بھی مجھے دی جائے گی۔ میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور تمام اُمتوں میں سے اپنی اُمت کو پہچان لوں گا اور اسی طرح اپنے پیچھے، دائیں اور بائیں بھی اسے پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ، آپ نوح علیہ السلام کی اُمت سے لے کر اپنی اُمت تک کے لوگوں میں اپنی اُمت کو

أُمَّتَکَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلٰی أُمَّتِکَ؟ قَالَ: هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ أَحَدٌ کَذٰلِکَ غَيْرَهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ کُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعٰی بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِيَّتُهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

**قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي التَّمْهِيْدِ:** وَأَمَّا قَوْلُهُ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، فَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰی أَنَّ الْأُمَمَ أَتْبَاعُ الْأَنْبِيَآءِ لَا يَتَوَضَّؤُوْنَ مِثْلَ وُضُوْئِنَا عَلَی الْوَجْهِ فَالْيَدَيْنِ فَالرِّجْلَيْنِ، لِأَنَّ الْغُرَّةَ فِي الْوَجْهِ، وَالتَّحْجِيْلَ فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ، هٰذَا مَا لاَ مَدْفَعَ فِيْهِ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ، إِلَّا أَنْ يَّتَأَوَّلَ مُتَأَوِّلُ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ وُضُوْءَ سَائِرِ الْأُمَمِ لاَ يَکْسِبُهَا غُرَّةً وَّلَا تَحْجِيْلاً، وَأَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بُوْرِکَ لَهَا فِي وُضُوْئِهَا، بِمَا أُعْطِيَتْ مِنْ ذٰلِکَ شَرَفًا دَائِمًا، وَلِنَبِيِّهَا ﷺ کَسَائِرِ فَضَائِلِهَا عَلٰی سَائِرِ الْأُمَمِ،کَمَا فُضِّلَ نَبِيُّهَا بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَغَيْرِهٖ عَلٰی سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ، وَاللهُ أَعْلَمُ. وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّکُوْنَ الْأَنبِيَاءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ، فَيَکْسِبُوْنَ بِذٰلِکَ الْغُرَّةَ وَالتَّحْجِيْلَ، وَلَا يَتَوَضَّأُ أَتْبَاعُهُمْ ذٰلِکَ الْوُضُوْءَ، کَمَا خُصَّ نَبِيُّنَا ﷺ بِأَشْيَاءَ دُوْنَ أُمَّتِهٖ، مِنْهَا نِکَاحُ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ، وَالْوِصَالُ وَغَيْرُ ذٰلِکَ. فَيَکُوْنُ

کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے اعضاء وضو کے نشانات کی بدولت کہ ایسے چمک رہے ہوں گے کہ ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس طرح نہیں ہوگا اور میں انہیں اس لیے بھی پہچان لوں گا کہ ان کے اَعمال نامے انہیں دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے، اس لیے بھی کہ ان کی اولادیں ان کے آگے آگے دوڑ رہی ہوں گی۔

اِسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

**امام ابن عبد البر 'التمهيد' میں فرماتے ہیں:** حضور نبی اکرم ﷺ کا (اپنی امت کے بارے میں) یہ فرمان: وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گے کہ وضو کے سبب ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں سفید اور چمکدار ہوں گے۔ یہ فرمان اس بات پر دلیل ہے کہ انبیاء سابقین کی پیرو کار امتیں ہماری طرح چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کا وضو نہیں کرتی تھیں کیونکہ پیشانی کی سفیدی بھی چہرے میں شامل ہے اور سفیدی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے اس حدیث کے وہ معنٰی ہیں جن کی کوئی دوسری تاویل نہیں سوائے اس کے کہ ساری امتوں کا وضو ان کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں کو سفید و چمکدار کرنے کا سبب نہیں بنے گا۔ یہ دائمی فضیلت، برکت اور شرف صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی امت ﷺ کو اور خود آپ ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ ان دیگر خصائص کی طرح جو اس امت کو دیگر امتوں کے مقابلے میں عطا ہوئے ہیں جیسا کہ اس امت کے نبی (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کو تمام انبیاء علیہم السلام پر مقامِ محمود کی فضیلت اور اس کے علاوہ دیگر بے شمار فضیلتیں عطا ہوئیں۔ البتہ خود انبیاء علیہم السلام کے لیے یہ کہنا درست ہے کہ وہ اس طرح کا وضو کرتے ہوں کہ جس کی بدولت ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید و چمکدار ہوں گے مگر ان

ذٰلِکَ مِنْ فَضَائِلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَنْ تُشْبِهَ كُلُّهَا الْأَنْبِيَاءَ، كَمَا جَاءَ عَنْ مُوْسٰى ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَجِدُ أُمَّتَهُ كُلَّهُمْ كَالْأَنْبِيَاءِ، فَاجْعَلْهَا أُمَّتِيْ. قَالَ: تِلْکَ أُمَّةُ أَحْمَدَ[١].

[١] ابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٢٥٨۔

کے پیرو کار اس طرح کا وضو نہ کرتے ہوں (یعنی یہ ان انبیاء علیہم السلام کے خصائص میں سے ہو) جیسا کہ ہمارے نبی مکرم ﷺ کو امت کے مقابلے کچھ خصائص عطا کیے گئے ہیں، جیسے چار سے زائد شادیاں کرنا اور صیامِ وصال اور اس طرح کے دیگر خصائص۔ یہ اس امت کی فضیلت ہے کہ اسے انبیاء سے تشبیہ دی گئی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام نے عرض کیا: کہ میں کسی نبی کی امت کو انبیاء کی مثل دیکھتا ہوں۔ (مولا!) اسے میری امت بنا دے تو انہیں جواب دیا گیا: یہ احمدِ (مجتبیٰ) ﷺ کی امت ہے۔

# بَابٌ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِ

## الْقُرْآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط.

(المائدة، ٥/٦)

## الْحَدِيْث

١/٩٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

---

٩٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، ١/٢١٩، الرقم/٢٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٣، الرقم/٨٠٠٨، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في إسباغ الوضوء، ١/٧٢، الرقم/٥١، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الفضل في ذلك، ١/٨٩، الرقم/١٤٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في إسباغ الوضوء، ١/١٤٨، الرقم/٤٢٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦، ←

www.MinhajBooks.com

## ﴿اچھے طریقے سے وضو کرنے اور ہمہ وقت باوضو رہنے کا بیان﴾

## اَلْقُرْآن

اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)۔

## اَلْحَدِيْث

**۱/۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! ضرور بتائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: تکلیف کے وقت اچھی طرح وضو کرنا (جیسے انتہائی سردیوں میں)، زیادہ قدم چل کر مساجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، اور تمہارے لیے یہی رباط ہے۔ (یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لیے پابند کر لینا)۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

......... الرقم/٥، وابن حبان في الصحيح ٣/٣١٣، الرقم/١٠٣٨، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٨٩، الرقم/٦٥٠٣۔

**٢/٩٤. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ فَيُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ يَجْلِسُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الْأُخْرٰى إِلَّا وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ.**

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى والْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

**٣/٩٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: أَحْسَبُهٗ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فِي الْكَفَّارَاتِ. وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ**

---

٩٤: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ١/١٨٥، الرقم/٣٥٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٢٧، الرقم/٤٠٢، وأبو يعلىٰ في المسند، ٢/٥٠٧، الرقم/١٣٥٥، والحاكم في المستدرك، ١/٣٠٥، الرقم/٦٨٩ـ

٩٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم/٣٤٨٤، وأيضاً، ٥/٢٤٣، الرقم/٢٢١٦٢، والترمذي في السنن، كتاب تفسير ←

**۲/۹۴۔ اور حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کیا میں تمہاری ایسے عمل کی طرف رہنمائی نہ کروں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ فرما دیتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں! ضرور رہنمائی فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ناگواری کی حالت میں بھی اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز (ادا کر لینے) کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا۔ تم میں سے جو شخص بھی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے پھر اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے، فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس کی بخشش فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما۔

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ، ابن حبان، ابویعلی اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

**۳/۹۵۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: آج رات میرا پروردگار میرے پاس نہایت اچھی صورت میں جلوہ افروز ہوا۔ راوی فرماتے ہیں: میرا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خواب میں آیا اور فرمایا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں (اَز خود) نہیں جانتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی یا فرمایا: اپنے گلے میں، اور میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں، بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں! باری تعالیٰ جانتا ہوں، کفارات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، مساجد

---

القرآن، باب ومن سورة ص، ٥/٣٦٦، الرقم/٣٢٣٣، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٧٥، الرقم/٢٦٠٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٤٢، الرقم/٥٤٩٦، وأيضا في مسند الشاميين، ١/٣٤٠، الرقم/٥٩٧۔

بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ، عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ:

٤/٩٦. **وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ** ﷺ قَالَ: احْتُبِسَ عَنَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَائٰى عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ، فَقَالَ لَنَا: عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ، ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ أَنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي، فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي، فَاسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْکَ رَبِّ. قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي رَبِّ، قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: فَرَأَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ. قُلْتُ: لَبَّيْکَ رَبِّ. قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ. فِي الْكَفَّارَاتِ، قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

---

**٩٦:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، ٥/٣٦٨، الرقم/٣٢٣٥ـ

کی طرف پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئی اور وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک صاف ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

**۹۶/۴۔ حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں:** ایک دن نمازِ فجر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج دیکھ لیتے۔ اتنے میں آپ ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد ہمیں بآواز بلند فرمایا: اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا۔ میں رات کو اٹھا، وضو کیا اور جس قدر نماز میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب! حاضر ہوں۔ فرمایا: مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں (اپنے آپ) نہیں جانتا، تین مرتبہ کہا۔ فرمایا: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی، پس میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے اس سے (ہر چیز کو) پہچان لیا۔ پھر فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: حاضر ہوں، اے رب! فرمایا: مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفارات میں۔ فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: نیک اعمال کی طرف چلنا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**٩٧/٥. عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُورٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا، وَخُشُوعَهَا، وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْعَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

**٩٨/٦. عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتّٰى تَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا هٰذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ: يَا بَنِي فَرُّوخَ، أَنْتُمْ هٰهُنَا؟ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوءَ، سَمِعْتُ خَلِيلِي ﷺ يَقُولُ: تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوءُ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.**

---

**٩٧:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، ١/٢٠٦، الرقم/٢٢٨ (٧)، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣١٩، الرقم/١٠٤٤، والبزار في المسند، ٢/٢٨، الرقم/٤١١، وأبو عوانة في المسند ١/٣٦٣، الرقم/١٣١٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٩، الرقم/٥٧، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٤٩٥، الرقم/٨٧٧۔

**٩٨:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء، ١/٢١٩، الرقم/٢٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧١، الرقم/٨٨٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٩٥، الرقم/١٤٢، وأبو عوانة في المسند، ١/٢٠٥، الرقم/٦٦٦۔

**۵/۹۷۔ عمرو بن سعید بن العاص بیان کرتے ہیں کہ** میں حضرت عثمان ﷺ کے پاس تھا، آپ ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پایا، اور اس کے وضو، خشوع اور رکوع کو اچھی طرح ادا کیا تو یہ اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گے بشرطیکہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کیا ہو، اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

اِسے امام مسلم، ابن حبان، بزار، ابوعوانہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۶/۹۸۔ ابو حازم بیان کرتے ہیں** کہ وہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے جب کہ وہ نماز پڑھنے کے لیے وضو کر رہے تھے۔ وہ اپنے بازو کو اتنا آگے تک دھوتے کہ بغل تک پہنچ جاتے۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ کیسا وضو ہے؟ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: اے عجمی کے بچے! تم یہاں ہو اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں کھڑے ہو تو میں اس قسم کا وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کے اَعضاء میں وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچے گا۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

**٧/٩٩. عَنْ جَابِرٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ. فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلّٰى.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**٨/١٠٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلٰى قَدَمِهٖ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُوْدَاوُدَ واللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَأَبُوْعَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ كَمَا قَالَ الْمَقْدِسِيُّ.

---

٩٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب استيعاب جميع أجزاء محل الطهارة، ١/٢١٥، الرقم/٢٤٣(٣١)، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢١، الرقم/١٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٧٠، الرقم/٣٣٢، وأبو عوانة في المسند، ١/٢١٢، الرقم/٦٩١، والبزار في المسند، ١/٣٥٠، الرقم/٢٣٢.

١٠٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٦، الرقم/١٢٥٠٩، أبو داود في السنن، كتاب الطهاره، باب تفريق الوضوء، ١/٤٤، الرقم/١٧٣ وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب من توضأ فترك موضعا لم يصبه الماء ١/٢١٨، الرقم/٦٦٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٨٤، الرقم/١٦٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٢٢، الرقم/٢٩٤٤، وأبو عوانة في المسند، ١/٢١٢، الرقم/٦٩٢، ـــ

**۹۹/۷۔ حضرت عمر بن خطاب ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پیر میں ناخن جتنی جگہ چھوڑ دی، حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: جاؤ اور دوبارہ اچھی طرح وضو کرو۔ وہ واپس گیا دوبارہ وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔

اِسے امام مسلم، احمد، بزار، ابوعوانہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۱۰۰/۸۔ حضرت انس ﷺ سے روایت ہے** کہ ایک آدمی وضو کر کے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے اپنے پیر میں ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ رکھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابوداود، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابو یعلی، ابوعوانہ، مقدسی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔ مقدسی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

---

......... والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/۳۱،الرقم/۲۴۱۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۸۳، الرقم/۳۹۷۔

**١٠١/ ٩. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وابْنُ مَاجه واللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

**١٠٢/ ١٠. وَمِثْلُهُ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ وَفِيْهِ: وَلَنْ يُّوَاظِبَ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

**١٠٣/ ١١. وَمِثْلُهُ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ**[١].

**١٠٤/ ١٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ**

١٠١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٢، الرقم/٢٢٤٨٩، ومالك في الموطأ، ١/٣٤، الرقم/٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب المحافظة على الوضوء، ١/١٠١، الرقم/٢٧٧، والدارمي في السنن، ٤/١٧٤، الرقم/٦٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣١١، الرقم/١٠٧٣، والحاكم في المستدرك، ١/٢٢١ الرقم/٤٤٩، والطيالسى في المسند، ١/١٣٤، الرقم/٩٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠١، الرقم/١٤٤٤، والروياني في المسند، ١/٤٠٤، الرقم/٦١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٨٢، الرقم/٣٨٩۔

١٠٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٢٢٢، الرقم/٤٥٠۔

١٠٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة، باب المحافظة على الوضوء ١/١٠٢، الرقم/٧٧٨، والبزار في المسند، ٦/٣٥٨، ←

**۹/۱۰۱۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دین پر قائم رہو اور تم اس کا احاطہ نہیں کر سکو گے اور جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں سب سے **افضل عمل نماز** ہے اور مومن ہی وضو کی پابندی کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ماجہ، دارمی، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔
امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

**۱۰/۱۰۲۔ اور اسی حدیث کی مثل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** جس میں یہ الفاظ ہیں: مومن ہی وضو کی دائمی پابندی کرتا ہے۔

اسے امام حاکم نے رروایت کیا ہے۔

**۱۱/۱۰۳۔ اسی حدیث کی مثل** حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے۔**

**۱۲/۱۰۴۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جس

---

........ الرقم/٢٣٦٧۔

[١] أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة، باب المحافظة على الوضوء، ١/١٠٢، الرقم/٢٧٩۔

**١٠٤:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الرجل يجدد الوضوء من غير حدث، ١/١٦، الرقم/٦٢، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء لكل صلاة، ١/٨٧، الرقم/٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٦، الرقم/٥٣، وابن حميد في المسند، ١/٢٧١، الرقم/٨٥٩۔

www.MinhajBooks.com

كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ. وقَالَ التِّرْمِذِيُّ إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

**١٠٥/١٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ** رضي الله عنه **قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **يَقُوْلُ: مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ، سَأَلَ اللهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.**

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوٰى أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ مِثْلَهُ عَنْ مُعَاذٍ.

**١٠٦/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ: قَالَ يَا بُنَيَّ، أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ يَزِدْ فِي عُمُرِكَ وَيُحِبَّكَ حَافِظَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيِّ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَّا تَبِيْتَ إِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ فَافْعَلْ فَإِنَّهُ مَنْ أَتَاهُ الْمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ**

---

**١٠٥:** أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب الأدب، باب في النوم على الطهارة، ٣١٠/٤، الرقم/٥٠٤٢، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه، ٥٤٠/٥، الرقم/٣٥٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٠١/٦، الرقم/١٠٦٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢٥/٨، الرقم/٧٥٦٨ـ

**١٠٦:** أخرجه الطبراني في المعجم الصغير،١٠١/٢، الرقم/٨٥٦ـ

نے وضو (ہونے) کے باوجود وضو کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداود، ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ (از روئے سند) مسدد کی یہ حدیث زیادہ مکمل ہے۔امام ترمذی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

**۱۳/۱۰۵۔ حضرت ابو اُمامہ باہلی ﷺ سے روایت ہے کہ** انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص حالت طہارت میں (وضو کے ساتھ) اپنے بستر پر دراز ہوا اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہا، وہ رات کی جس گھڑی میں بھی کروٹ بدلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے جو کچھ بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے؛ جب کہ امام ابو داود اور نسائی نے اس کی مثل حدیث حضرت معاذ ﷺ سے روایت کی ہے۔

**۱۴/۱۰۶۔ حضرت انس بن مالک ﷺ سے ایک طویل روایت میں ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے صاحبزادے! اچھی طرح وضو کرو کہ اس سے تیری عمر میں اضافہ ہو گا اور تیرے دونوں محافظ فرشتے تجھ سے محبت کریں گے، پھر فرمایا: ہو سکے تو سوتے وقت ضرور وضو کر لو، یہ

**أُعْطِيَ الشَّهَادَةَ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَنَسُ، أَحْسِنِ الْوُضُوْءَ يَزِدْ فِي عُمُرِكَ.**[١]

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

[١] أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٦٣، الرقم/٢٨٠٨، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٧٣، الرقم/٤٢٩٣.

www.MinhajBooks.com

عمل ضرور کرو کیونکہ جس شخص کو حالت وضو میں موت آ گئی اسے شہادت کا مرتبہ عطا کر دیا گیا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**ایک روایت میں حضرت انس ﷺ سے یہ الفاظ مروی ہیں:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس! وضو اچھی طرح کرو کہ اس سے تیری عمر میں اضافہ ہو گا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي فَرَائِضِ الْوُضُوْءِ وَسُنَنِهٖ وَآدَابِهٖ

## الْقُرْآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط.

(المائدة، ٥/٦)

## الْحَدِيْث

**١٠٧/ ١. عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: أَنَّهٗ رَأٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ:**

---

١٠٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، ١/٧١، الرقم/١٥٨، وأيضاً في كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم، ٢/٦٨٢، الرقم/١٨٣٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وكماله، ١/٢٠٥، الرقم/٢٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٩، الرقم/٤١٨، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي ﷺ، ١/٢٦، الرقم/١٠٦، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب المضمضة والاستنشاق، ١/٦٤، الرقم/٨٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٤، الرقم/١٣٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٤، الرقم/٣، وابن حبان ــــ

# ﴿وضو کے فرائض وسنن اور مستحبات کا بیان﴾

## اَلْقُرْآن

اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)۔

## اَلْحَدِیْث

**۱۰۷/۱۔ حضرت عثمان ﷜ کے آزاد کردہ غلام حمران سے مروی ہے کہ** انہوں نے حضرت عثمان بن عفان ﷜ کو دیکھا کہ انہوں نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا اور انہیں دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا تو کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ کہنیوں تک دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

.........

في الصحيح، ۳/ ۳٤۰، الرقم/۱۰۵۸، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/ ۱۸٦، الرقم/۳۰۷۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/ ٤۸، الرقم/۲۱۸۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ: أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.[١]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢/١٠٨. عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَكْفَأَ عَلٰى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

[١] أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، ١/٢٠٧، الرقم/٢٣٠(٩)، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٧، الرقم/٦٢، وأبوعوانة في المسند، ١/٢٠٣، الرقم/٦٥٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٧٨، الرقم/٣٧٦۔

١٠٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب غسل الرجلين ـــ

جو میرے وضو جیسا وضو کرے، پھر دو رکعتیں (اس حال میں) پڑھے جن میں نفسانی خیالات (و وساوس) نہ آنے دے تو اس کے سابقہ سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**ابو انس بیان کرتے ہیں** کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زینہ کے قریب وضو کیا، پھر فرمایا: کیا میں تم کو نہ دکھلاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔

اِسے امام مسلم، ابن ابی شیبہ، ابوعوانہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۲/۱۰۸۔ عمرو اپنے والد (یحییٰ بن عمرہ) سے روایت کرتے ہیں** کہ وہ عمرو بن ابی حسن کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے وضو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کے وضو کی طرح وضو کیا۔ اس طرح کہ برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور پانی کے تین چلوؤں سے اسے صاف کیا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے تین دفعہ چہرے کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا۔ پھر اس برتن میں اپنے ہاتھ کو ڈال کر اپنے سر کا مسح کیا؛ اور ایک مرتبہ اپنے ہاتھوں کو سر پر سامنے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے سامنے لائے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

......... إلى الكعبين، ١/٨٠، الرقم/١٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب في وضوء النبي ﷺ، ١/٢١٠، الرقم/٢٣٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩، الرقم/١٦٤٩٢۔

**١٠٩/ ٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قِيلَ لَهُ: تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهَا عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**١١٠/ ٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلٰى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ والتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَعَائِشَةَ ﷺ. وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ، وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

---

**١٠٩:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب في وضوء النبي، ١/ ٢١٠، الرقم/ ٢٣٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٩، الرقم/ ١٦٤٩٢، والدارقطني في السنن، ١/ ٨٢، الرقم/ ١٣، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/ ٨٥، الرقم/ ٩٢۔

**١١٠:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٩، الرقم/ ١٦٤٨٥، ــــ

**۳/۱۰۹۔ حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم انصاری** رضی اللہ عنہ جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا سے کہا گیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے وضو جیسا وضو کر کے دکھلایئے تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا، برتن ٹیڑھا کر کے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو تین بار دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ عمل تین بار کیا، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور تین بار چہرہ دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور دونوں کلائیاں کہنیوں سمیت دو دو بار دھوئیں، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر اسے باہر نکالا اور اس سے اپنے سر کا مسح کیا، پس دونوں ہاتھوں کو سامنے سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے سامنے کی جانب پھیرا، پھر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، اس کے بعد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ یہی ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۴/۱۱۰۔ حضرت عبد اللہ بن زید** رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح فرمایا، اس کو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے کی طرف لائے، پیشانی کی طرف سے شروع فرمایا، پھر اس کو پیچھے کی طرف لے گئے پھر لوٹا کر اس مقام پر لے آئے جہاں سے شروع فرمایا تھا، پھر پاؤں مبارک دھوئے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی، ابن خزیمہ، عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔اور امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت معاویہ، مقدام بن معدی کرب اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں۔ عبد اللہ بن زید سے مروی حدیث اس باب میں صحیح ترین اورحسن ترین ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق کا بھی یہی مسلک ہے۔

........ والترمذي في السنن، كتاب الطهارة عن رسول الله، باب ما جاء في مسح الرأس أنه يبدأ بمقدم الرأس إلى مؤخره، ١/٤٧، الرقم/٣٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٨٠، الرقم/١٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٦، الرقم/٥۔

**١١١/٥. عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ:** بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ، وَعَلَى الْخُفَّيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالشَّافِعِيُّ.

**١١٢/٦. عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:** أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ؓ وَقَدْ صَلّٰى، فَدَعَا بِطَهُوْرٍ. فَقُلْنَا: مَا يَصْنَعُ بِهٖ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيْدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ، فَأَفْرَغَ مِنَ الإِنَاءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا ثَـلَاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَـلَاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَـلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَـلَاثًا وَيَدَهُ الشِّمَالَ ثَـلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَـلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَـلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهُوَ هٰذَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

---

١١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة، ١/٢٣١، الرقم/٢٧٤(٨٣) وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٣٠، الرقم/٢٤٠، والشافعي في المسند، ١/١٤۔

١١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٤، الرقم/١٣٢٣، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي ﷺ، ١/٢٧، الرقم/١١١، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب غسل الوجه، ١/٦٨، الرقم/٩٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٧٩، الرقم/٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٦٨، الرقم/٣٢٤۔

**۱۱۱/۵۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وضوفرمایا اور پیشانی کی مقدار سر پرمسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

اِسےامام مسلم،ابن ابی شیبہ اور شافعی نے روایت کیا ہے۔

**۱۱۲/۶۔ حضرت عبد خیر سے مروی ہے**، وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے پاس آئے، آپ ؓ نماز ادا فرما چکے تھے۔ آپ ؓ نے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ ہم نے (آپس میں) کہا کہ آپ پانی کو کیا کریں گے؟ نماز تو پڑھ چکے ہیں یقیناً ہمیں سکھانے کے لیے ہی پانی منگوایا ہوگا۔ پس آپ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں پانی اور ایک طشت تھا۔ آپ نے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہیں تین بار دھویا۔ پھر کلی فرمائی اور ناک میں تین دفعہ اسی ہاتھ سے پانی چڑھایا جس سے پانی لیتے تھے۔ پھر آپ نے منہ کو تین بار دھویا، پھر دایاں اور بایاں بازو تین تین مرتبہ دھویا۔ پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا اور بعد ازاں بائیں پاؤں کو تین دفعہ دھویا؛ اور پھر فرمایا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو (کا طریقہ) معلوم کرنا چاہے تو وہ یہ ہے۔

اِسے امام احمد، ابو داود، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

**١١٣/ ٧. عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ. وَرَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: وَرَأَيْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه تَوَضَّأَ فَذَكَرَ وُضُوْءَهُ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُوْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.[١]**

١١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٧، الرقم/١٠٤٦، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي ﷺ كيف كان، ١/٦٧، الرقم/٤٨، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب عدد غسل اليدين، ١/٧٠، الرقم/٩٦، وأيضًا فى السنن الكبرى، ١/٨٥، الرقم/١٠١، وابن أبى شيبة في المصنف، ١/١٦، الرقم/٥٤، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٨٥، الرقم/٤٩٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٧٥، الرقم/٣٥٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٤٠٩، الرقم/٧٩٥۔

[١] أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي ﷺ، ١/٢٨، الرقم/١١٦۔

**۱۱۳/ ۷۔ ابو حیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:** میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے ہاتھوں کو دھویا، یہاں تک کہ وہ پاک و صاف ہو گئے، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ منہ اور تین ہی دفعہ بازوؤں کو دھویا، ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور قدموں کو ٹخنوں سمیت دھویا، پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا: میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے اور مقدسی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

**ابو حیہ ایک روایت میں بیان کرتے ہیں** کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر ان کا سارا وضو بیان کیا کہ وہ تین تین مرتبہ تھا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے یہ پسند کیا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کرنا دکھا دوں۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

١١٤/٨. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:** مَنْ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيْفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّأَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُ كِفْلَانِ، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِي وَوُضُوْءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

١١٥/٩. **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ:** أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ الطُّهُورُ؟ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلٰى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيْدِهِمُ الصَّحِيْحَةِ. وَقَالَ تَقِيُّ الدِّيْنِ فِي الإِلْمَامِ: أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ إِلٰى عَمْرٍو.

---

١١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٨، الرقم/٥٧٣٥، والدارقطني في السنن، ١/٥٧، الرقم/٢٥٨۔

١١٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، ١/٣٣، الرقم/١٣٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٧٩، الرقم/٣٧٩، وذكره النووي في شرح النووي على صحيح مسلم، ٣/١٢٩، وتقي الدين في الإلمام، ١/٦٦۔

اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

**۸/۱۱۴۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے ایک مرتبہ وضو کیا (یعنی ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھویا، اس نے وہ وضو کیا جو نہایت ضروری ہے اور جس نے دو دو مرتبہ اعضاء کو دھویا، اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جس نے تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا تو اس نے وہ وضو کیا جو میرا اور مجھ سے پہلے تمام رسولوں کا وضو ہے۔

اِسے امام احمد اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**۹/۱۱۵۔ عمرو بن شعیب اپنے والد (شعیب بن عبد اللہ) سے اور وہ اپنے والد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں** کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! وضو کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے برتن میں پانی منگوایا اور دونوں ہاتھ تین بار دھوئے۔ پھر تین مرتبہ اپنا مبارک چہرہ دھویا۔ پھر تین تین دفعہ اپنی کلائیاں دھوئیں۔ پھر اپنے سر انور کا مسح کیا اور اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں داخل کیا اور دونوں انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے بیرونی حصے کا اور شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا کہ وضو کا طریقہ اسی طرح ہے، جس نے اس پر کچھ اضافہ کیا یا کچھ کمی کی تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا (فرمایا:) ظلم کیا اور برا کیا۔

اِسے امام ابوداود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، ابوداود اور دیگر ائمہ نے اسے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ صحیح قرار دیا ہے۔ تقی الدین نے **الإلمام** میں کہا ہے کہ اس حدیث کو ابوداود نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد عمرو تک صحیح ہے۔

**١١٦/ ١٠. عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ، قَالَتْ: مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.**

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدِّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَحَدِيثُ الرُّبَيِّعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً، وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَبِهِ يَقُولُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ رَأَوْا مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّأْسِ أَيُجْزِئُ مَرَّةً فَقَالَ: إِي وَاللهِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ واللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

**١١٧/ ١١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.**

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

---

١١٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي، ١/ ٣٢، الرقم/ ١٢٩، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء أن مسح الرأس مرة، ١/ ٤٩، الرقم/ ٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٢٧٢، الرقم/ ٦٨٩ـ

١١٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي ﷺ، ١/ ٣٣، الرقم/ ١٣٤، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء أن الأذنين من الرأس، ١/ ٥٣، الرقم/ ٣٧، وابن ماجه في ←

**۱۰/۱۱٦۔ حضرت رُبَیِّع بنت معوّذ بن عفراء سے روایت ہے کہ** انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا، فرماتی ہیں: آپ نے مسح فرمایا، سر کے سامنے سے اور پیچھے سے، دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

اس باب میں حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ربیع کی حدیث حسن صحیح ہے، کئی طرق کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ سر کا مسح فرمایا، اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کا اسی پر عمل تھا۔(امام) جعفر بن محمد (الصادق)، سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق نے ایک ہی مرتبہ مسح کا قول کیا ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: میں نے جعفر بن محمد (الصادق) سے سر کے مسح کے بارے میں پوچھا کہ آیا ایک مرتبہ کفایت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اللہ کی قسم۔

اِسے امام ابو داود، ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**۱۱/۱۱۷۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا، تین مرتبہ منہ دھویا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح فرمایا اور فرمایا کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

---

......... السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الأذنان من الرأس، ١/١٥٢، الرقم/٤٤٤، والروياني في المسند، ٢/٣٠١، الرقم/١٢٤٧، والطحاوي في شرح معانى الآثار، ١/٣٩، الرقم/١٣٥، والدارقطني في السنن، ١/٧٣، الرقم/٣٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٦٦، الرقم/٣١٨۔

**١٢/١١٨. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: إِسْنَادُهُ صَالِحٌ.

**١٣/١١٩. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَهِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنٰى قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، زَادَ هِشَامٌ وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ

**١٤/١٢٠. عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ.**

---

**١١٨:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٢، الرقم/١٧٢٢٧، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة باب صفة وضوء النبي، ١/٣٠، الرقم/١٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٧٦، الرقم/٦٥٤، وذكره الشوكاني في نيل الأوطار، ١/١٧٨۔

**١١٩:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي ﷺ، ١/٣١، الرقم/١٢٣، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١/٦٥، الرقم/٣١٠۔

**١٢٠:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبيﷺ، ـــ

**۱۲/۱۱۸۔ حضرت مقدام بن معدی کرب الکندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ وضو کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ اپنا چہرہ مبارک دھویا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنی دونوں کلائیاں دھوئیں۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا اور کانوں کا بھی ان کے باہر اور اندر سے۔

اِسے امام ابوداود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ شوکانی نے کہا ہے: اس حدیث کی سند درست ہے۔

**۱۳/۱۱۹۔ محمود بن خالد اور ہشام بن خالد نے اسی سند کے ساتھ ولید** سے اس کی معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں کانوں کا ان کے باہر اور اندر کی جانب سے مسح فرمایا، ہشام نے یہ بھی کہا ہے کہ اپنی انگلیاں کانوں کے سوراخ میں داخل کیں۔

اِسے امام ابو داؤد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۱۴/۱۲۰۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا تو اپنے کانوں کے دونوں سوراخوں میں انگلیاں داخل فرمائیں۔

---

......... ۱/۳۲، الرقم/۱۳۱، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاءِ في مسح الأذنين، ۱/۱۵۱، الرقم/۱٤۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/٦٥، الرقم/۳۱۱، وذكره الألباني في تحقيقه على السنن لأبي داود، ۱/۲۱۷، الرقم/۱۲۲۔

www.MinhajBooks.com

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ كَمَا قَالَ الْأَلْبَانِيُّ.

**١٥/١٢١. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ وَهُوَ أَوَّلُ الْقَفَا.**

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

**١٦/١٢٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

---

١٢١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي ﷺ، ١/٣٢، الرقم/١٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٦٠، الرقم/٢٨١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٣٥، الرقم/١٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٨٠، الرقم/٤٠٧، وذكره العسقلاني في تلخيص الحبير، ١/٩٢۔

١٢٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب المسح على العمامة ١/٣٦، الرقم/١٤٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في المسح على العمامة، ١/١٨٧، الرقم/٥٦٤، والحاكم في المستدرك، ١/٢٧٥، الرقم/٦٠٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٦٠، الرقم/٢٧٤، وذكره العسقلاني في تلخيص الحبير، ١/٥٨، والزيلعي في نصب الراية، كتاب الطهارات، ١/١۔

اس حدیث کو امام ابوداود، ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور البانی نے کہا ہے: اس کی اسناد حسن ہے۔

**۱۲۱/ ۱۵۔ طلحہ بن مصرّف اپنے والدگرامی (مصرّف بن عمرو) سے، وہ اپنے دادا (حضرت عمرو بن کعب ) سے روایت کرتے ہیں کہ** میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر انور کا مسح ایک دفعہ کرتے دیکھا ہے، یہاں تک کہ گردن کی ابتداء تک پہنچ جاتے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد، بیہقی، طحاوی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور حافظ عسقلانی نے کہا ہے اس کی اسناد ضعیف ہے۔

**۱۲۲/ ۱۶۔ حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا** کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے اوپر سرخ دھاری دار قطری اونی کپڑے کا عمامہ تھا پس آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک عمامے کے نیچے داخل کر کے سر اقدس کے اگلے حصے کا مسح کیا اور عمامے کی بندش کو نہ توڑا۔

اِسے امام ابو داود، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٢٣. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا.**

**قَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْأُذُنَيْنِ ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

١٨/١٢٤. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهٗ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى.**

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ. إِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

---

١٢٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة عن رسول الله، باب ما جاء في مسح الأذنين ظاهرهما وباطنهما، ١/٥٢، الرقم/٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في مسح الأذنين، ١/١٥١، الرقم/٤٣٩.

١٢٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب مسح الأذنين مع الرأس ما يستدل به على أنهما من الرأس، ١/٧٤، الرقم/١٠٢، وأيضاً في السنن الكبرى، ١/٨٦، الرقم/١٠٥، وأبويعلى في المسند، ←

**۱۲۳/ ۱۷۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے سر مبارک اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت رُبیّع سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۲۴/ ۱۸۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تو ایک چلو لے کر کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا، اور پھر ایک چلو لے کر منہ دھویا، پھر ایک چلو لیا اور دایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک چلو لیا اور بایاں ہاتھ دھویا، پھر آپ ﷺ نے سر اور دونوں کانوں کا مسح فرمایا اور ونوں انگشتان شہادت سے کانوں کے باطن کا مسح فرمایا اور باہر کا دونوں انگوٹھوں سے مسح فرمایا۔ پھر ایک چلو لے کر دایاں پاؤں دھویا پھر دوسرے چلو کے ساتھ بایاں پاؤں دھویا۔

اِسے امام نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

---

........ ٤/٣٦٧، الرقم/٢٤٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٧، الرقم/٦٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣٦٠، الرقم/١٠٧٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٧٧، الرقم/١٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٥٥، الرقم/٢٥٦۔

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﵁: رَآى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، قَالَ: وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً.[١]

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

**١٢٥/١٩. عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا، قَالَ: نَعَمْ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

**١٢٦/٢٠. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ﵄ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: اَلسُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ، فَقَالَ: أَمِسَّ الشَّعَرَ الْمَاءَ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

---

[١] أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي ﷺ، ١/٣٢، الرقم/١٣٣.

١٢٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء مرة ومرتين وثلاثا، ١/٦٥، الرقم/٤٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، ١/١٤٣، الرقم/٤١٠، والدارقطني في السنن، ١/٥٧، الرقم/٢٦١.

١٢٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في المسح ـــــ

**حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ انہوں نے** رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر ساری حدیث میں تین تین بار کا ذکر کیا اور کہا کہ سر اور کانوں کا مسح صرف ایک بار ہی فرمایا تھا۔

اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

**۱۹/۱۲۵۔ حضرت ثابت بن ابی صفیہ سے روایت ہے** وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر (محمد بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ) سے پوچھا کیا: حضرت جابر (بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ) نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کبھی ایک ایک بار، کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا، انہوں نے فرمایا: جی ہاں (بیان کی ہے)۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**۲۰/۱۲۶۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے، ابو عبیدہ بن محمد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ** میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! یہ سنت ہے، پگڑی پر مسح کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا: بالوں کو بھی پانی سے مَس کرو۔

اِسے امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

......... على العمامة، ۱/۱۷۲، الرقم/۱۰۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۶۱، الرقم/۲۸۷۔

١٢٧/ ٢١. عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: دَعَانِي أَبِي عَلِيٌّ بِوَضُوءٍ، فَقَرَّبْتُهُ لَهُ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوئِهٖ،ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: نَاوِلْنِي فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهٖ قَائِمًا، فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: لَا تَعْجَبْ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ ﷺ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ، يَقُولُ لِوُضُوئِهٖ هٰذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوئِهٖ قَائِمًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْمَقْدِسِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

١٢٨/ ٢٢. عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

---

١٢٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء، ١/ ٦٩، الرقم/ ٩٥ وأيضًا في السنن الكبرىٰ، ١/ ٨٤، الرقم/ ١٠٠، وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٤٠، الرقم/ ١٢٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ٥١، الرقم/ ٤٣١۔

١٢٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في مسح الرأس، ١/ ١٥٠، الرقم/ ٤٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٢٢، الرقم/ ١٣٣۔

**۱۲۷/۲۱۔ سیدنا حسین بن علی ؓ سے مروی ہے** کہ میرے والد گرامی حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے مجھ سے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں نے وضو کا پانی لاکر حاضر خدمت کیا۔ پس آپ ؓ نے وضو فرمانا شروع کیا۔ آپ ؓ نے ہتھیلیوں کو وضو کے برتن میں ڈالنے سے قبل دونوں ہتھیلیوں کو تین دفعہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین دفعہ ناک مبارک میں پانی ڈالا، پھر چہرے کو تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا۔ پھر اپنے سر مبارک پر ایک دفعہ مسح کیا۔ پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا پھر ایسے ہی بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر کھڑے ہو کر فرمایا: برتن مجھے دو، میں نے وہ برتن جس میں آپ ؓ کے وضو کا بچا ہوا پانی تھا آپ ؓ کو پکڑا دیا، آپ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پی لیا، میں متعجب ہوا پھر جب مجھے دیکھا تو فرمایا: حیران نہ ہوں کیونکہ میں نے آپ کے نانا جان حضور نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے یعنی اس طرح وضو کرتے اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیتے ہوئے۔

اِسے امام نسائی، عبد الرزاق اور مقدسی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

**۱۲۸/۲۲۔ حضرت عثمان ؓ سے روایت ہے** کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا، آپ ﷺ نے ایک مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔

اِسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٢٩/ ٢٣. عَنْ عَلِيٍّ:** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا إِلَّا الْمَسْحَ مَرَّةً مَرَّةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

**١٣٠/ ٢٤. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ:** أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، يَأْخُذُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مَاءً جَدِيْدًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، فَلَمَّا مَسَحَ رَأْسَهُ قَالَ: هٰكَذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مِنْ مُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتّٰى بَلَغَ بِهِمَا إِلٰى أَسْفَلِ عُنُقِهِ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ:** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.[١]

رَوَاهُ الرُّوْيَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**قَالَ ابْنُ رُشْدٍ الْقُرْطَبِيُّ:** اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مِنْ فُرُوْضِ الْوُضُوْءِ. وَاخْتَلَفُوْا فِي الْقَدْرِ الْمُجْزِىءِ مِنْهُ. فَذَهَبَ مَالِكٌ إِلٰى أَنَّ الْوَاجِبَ مَسْحُهُ كُلُّهُ، وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ وَبَعْضُ أَصْحَابِ مَالِكٍ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ إِلٰى أَنَّ مَسْحَ بَعْضِهِ هُوَ

---

**١٢٩:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٢٢، الرقم/ ١٣٥۔

**١٣٠:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ١٨٠، الرقم/ ٤٠٩۔

[١] أخرجه الروياني في المسند، ١/ ٦٥، الرقم/ ٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٢٧١، الرقم/ ١٢٠٣۔

**۱۲۹/۲۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ وضو میں تین تین مرتبہ اعضاء کو دھوتے اور ایک مرتبہ مسح کرتے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۳۰/۲۴۔ حضرت مصرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا، پس آپ ﷺ نے تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی لیا اور ہر ایک مرتبہ نیا پانی لیا اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا۔ پس جب آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا تو فرماتے ہیں کہ اس طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا سر کی ابتدا سے شروع کیا اور گدی سے پیچھے گردن کے نچلے حصہ تک لے گئے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ایک بار وضو کرتے (یعنی ہر عضو ایک ایک مرتبہ دھوتے)۔

اِسے امام رویانی اور بیہقی نے بیان کیا ہے۔

**ابن رشد قرطبی کہتے ہیں:** علماء کا اتفاق ہے کہ سر کا مسح وضو کے فرائض میں سے ہے اور ان کا اختلاف اس کی مقدار کے جواز میں ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک پورے سر کا مسح واجب ہے، امام شافعی اور کچھ مالکیہ، اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سر کے کچھ حصے کا مسح فرض ہے۔

الْفَرْضُ. وَمِنْ أَصْحَابِ مَالِكٍ مَنْ حَدَّ هٰذَا الْبَعْضَ بِالثُّلُثِ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَدَّهُ بِالثُّلُثَيْنِ. وَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ فَحَدَّهُ بِالرُّبُعِ، وَحَدَّ مَعَ هٰذَا الْقَدْرِ مِنَ الْيَدِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِهِ الْمَسْحُ، فَقَالَ: إِنَّ مَسْحَهُ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصَابِعَ لَمْ يُجزْهُ. وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ فَلَمْ يَحُدَّ فِي الْمَاسِحِ وَلَا فِي الْمَمْسُوْحِ حَدًّا[١].

١٣١/ ٢٥. **عَنْ مَالِكٍ**: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ، فَقَالَ: لَا حَتّٰى يُمْسَحَ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخِمَارِ**، فَقَالَ: لَا يَنْبَغِي أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ وَلَا الْمَرْأَةُ عَلٰى عِمَامَةٍ وَلَا خِمَارٍ، وَلْيَمْسَحَا عَلٰى رُؤُوْسِهِمَا، وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَنَسِيَ أَنْ يَمْسَحَ عَلٰى رَأْسِهٖ حَتّٰى جَفَّ وَضُوْؤُهُ، قَالَ: أَرٰى أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهٖ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلّٰى أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ[٢].

رَوَاهُ مَالِكٌ.

---

[١] ابن رشد في بداية المجتهد، ١/ ٨۔

١٣١: أخرجه مالك في الموطأ، ١/ ٣٥، الرقم/ ٦٨، والبيهقي في معرفة السنن والآثار، ١/ ١٦١، الرقم/ ٦٠۔

[٢] أخرجه مالك في الموطأ، ١/ ٣٥، الرقم/ ٧٠۔

مالکیہ میں سے کچھ نے بعض کی مقدار ایک تہائی مقرر کی ہے، کچھ نے دو تہائی مقرر کی ہے، جبکہ امام ابو حنیفہ نے ایک چوتھائی کی مقدار کا تعین کیا ہے، اور انہوں نے یہ مقدار اس ہاتھ کی مقرر کی ہے جس سے مسح کیا جاتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: تین انگشت سے کم مقدار میں مسح جائز نہیں اور امام شافعی نے ماسح اور ممسوح (ہاتھ اور سر) کی مقدار کا تعین نہیں فرمایا۔

**۱۳۱/۲۵۔ امام مالک بیان کرتے ہیں** کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے عمامہ پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ بالوں کا پانی کے ساتھ مسح نہ کیا جائے۔

اسے امام مالک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**امام مالک سے عمامہ اور دوپٹہ پر مسح کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ** نے فرمایا: مرد کو عمامہ اور عورت کو دوپٹے پر مسح نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ وہ اپنے سروں پر مسح کریں اور امام مالک سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا کہ جس نے وضو کیا اور سر کا مسح کرنا بھول گیا یہاں تک کہ اعضائے وضو سے پانی خشک ہوگیا تو آپ نے فرمایا: میری رائے کے مطابق وہ سر کا مسح کرے اور اگر اس نے اسی حالت میں نماز پڑھی تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔

اِسے امام مالک نے روایت کیا ہے۔

**١٣٢/٢٦. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

**١٣٣/٢٧. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوْفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَظِيْم آبَادِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

---

**١٣٢:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في التمندل بعد الوضوء، ١/٧٤، الرقم/٥٣، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٢٥٦، الرقم/٥٥٠۔

**١٣٣:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة، باب المنديل بعد الوضوء وبعد الغسل، ١/١٥٨، الرقم/٤٦٨، ٢/١١٨٠، الرقم/٣٥٦٤، وذكره الكناني في مصباح الزجاجة، ١/٦٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١/٢٨٧۔

www.MinhajBooks.com

**۱۳۲/۲۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا جس کے ساتھ آپ ﷺ وضو کے بعد اعضائے وضو پونچھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

اِسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

**۱۳۳/۲۷۔ حضرت سلمان فارسی نے فرمایا** کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے زیب تن کیے ہوئے جبے کو پلٹ کر اپنا چہرۂ اقدس پونچھا۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور کنانی نے کہا ہے: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور رجال ثقہ ہیں اور عظیم آبادی نے کہا ہے: اس کی سند حسن ہے

# بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّنِ فِيْهِ

**١٣٤/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

**١٣٥/٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ فِي طُهُوْرِهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ.**

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

---

١٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤١٨/٢، الرقم/٩٤٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب في التسمية على الوضوء، ٢٥/١، الرقم/١٠١، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في التسمية على الوضوء، ١٣٩/١، الرقم/٣٩٩، وأبو يعلى في المسند، ٢٩٣/١١، الرقم/٦٤٠٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤١/١، الرقم/١٨٣، والحاكم في المستدرك، ٢٤٦/١، الرقم/٥١٩۔

١٣٥: أخرجه الدارقطني في السنن ٥١/١، الرقم/٢٢٨، والبيهقي في السنن، ٤٤/١، الرقم/١٩٩، والصيداوي في معجم الشيوخ، ٢٩٢/١۔

## ﴿تسمیہ پڑھ کر دائیں طرف سے وضو شروع کرنے کا بیان﴾

**۱۳۴/۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز نہیں ہوگی جس کا وضو نہیں ہے اور اس کا وضو (کامل) نہیں ہے جو اس پر اللہ کا نام نہ لے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابوداود، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

**۱۳۵/۲۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کوئی طہارت (یعنی وضو) کرنے لگے تو بسم اللہ پڑھے، یہ اس کے سارے جسم کو پاک کر دے گی اور جو بسم اللہ نہیں پڑھے گا تو اس کا صرف وہی حصہ پاک ہو گا جس پر سے پانی گزرے گا اور جب وضو سے فارغ ہو تو **أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله** پڑھے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

اِسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣/١٣٦. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ تَطَهَّرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ إِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ.**

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٤/١٣٧. **عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

---

١٣٦: أخرجه الدار قطني في السنن، ٥٢، الرقم/٢٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٤٥، الرقم/٢٠١ـ

١٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصّلاة، باب التمين في دخول المسجد وغيره، ١/١٦٥، الرقم/٤١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٤٧، الرقم/٢٥١٨٧، وأبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب في الانتعال، ٤/٧٠، الرقم/٤١٤٠، والنسائي في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب التيمن في الطهور، ١/٢٠٥، الرقم/٤٢١ـ

**۳/۱۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے وضو کیا اور بسم اللہ پڑھی تو اس کا سارا جسم پاک ہو گیا اور جس نے وضو کیا اور بسم اللہ نہ پڑھی تو صرف اعضاءِ وضو ہی پاک ہوئے۔

اِسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۴/۱۳۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے:** حضور نبی اکرم ﷺ حتی الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے، حتیٰ کہ وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے میں بھی۔

اِسے امام بخاری، احمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي تَخْلِيْلِ الْأَصَابِعِ وَاللِّحْيَةِ

**١٣٨/١. عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

**١٣٩/٢. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

---

١٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، ١٥٥/٣، الرقم/٧٨٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٨/١، الرقم/٨٤، وابن حبان في الصحيح، ٣٦٨/٣، الرقم/١٠٨٧، والحاكم في المستدرك، ٢٤٨/١، الرقم/٥٢٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٦/١، الرقم/٤٦٤۔

١٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في تخليل اللحية، ٤٦/١، الرقم/٣١ وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة و سننها، باب ما جاء في تخليل اللحية، ١٤٨/١، الرقم/٤٣٠، والدارمي في السنن، ١٩١/١، الرقم/٧٠٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٢٥/٦، الرقم/٦٢٥٣۔

www.MinhajBooks.com

## ﴿انگلیوں اور داڑھی کے خلال کا بیان﴾

**۱۳۸/۱۔ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ** فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وضو کے بارے میں بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کامل وضو کرو، انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو۔

اِسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**۱۳۹/۲۔ حضرت عثمان ﷺ سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کا خلال کیا کرتے تھے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**١٤٠/ ٣. عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

**١٤١/ ٤. عَنْ أَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ ﵁ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهُ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**١٤٢/ ٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﵄ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ، ثُمَّ شَبَكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهٖ مِنْ تَحْتِهَا.**

---

**١٤٠:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٢٩، الرقم/ ١٨٠٣٩، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب غسل الرجلين، ١/ ٣٧، الرقم/ ١٤٨ والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في تخليل الأصابع، ١/ ٥٧، الرقم/ ٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تخليل الأصابع، ١/ ١٥٢، الرقم/ ٤٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ٣٠٦، الرقم/ ٧٢٨ والبزار في المسند، ٨/ ٣٩٠، الرقم/ ٣٤٦٤۔

**١٤١:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب تخليل اللحية، ١/ ٣٦، الرقم/ ١٤٥ والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٥٤ الرقم/ ٢٥٠ وذكره ابن حزم في المحلى ٢/ ٣٤-٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٣٢٦، الرقم/ ٦٩٤٨۔

**١٤٢:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في ـــــ

**۳/۱۴۰۔ حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں** کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال فرمایا۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ **مذکورہ الفاظ** امام ترمذی کے ہیں اور وہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**۴/۱۴۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے لگاتے اور داڑھی مبارک میں اس کے ساتھ خلال فرماتے۔

اِسے امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۵/۱۴۲۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو دونوں مبارک رخساروں کو آہستہ آہستہ ملتے، پھر ریش مبارک کا نیچے کی طرف سے خلال فرماتے۔

.........

تخليل اللحية، ۱/۱٤۹، الرقم/٤۳۲، والدارقطني في السنن، ۱/۷٥، الرقم/۳٦۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/٥٥، الرقم/۲٥۲، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ۱/۱۰۸۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، وَاخْتَلَفُوا فِي عَدَالَتِهٖ، فَوَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ. وَقَالَ الْمُبَارَكْفُوْرِيُّ: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما هٰذَا صَحَّحَهُ ابْنُ السَّكَنِ وَضَعَّفَهٗ غَيْرُهٗ.

اِسے امام ابن ماجہ، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی نے کہا ہے: اس روایت میں عبد الواحد بن قیس تنہا ہیں اور ان کی عدالت کے حوالے سے ائمہ حدیث کا اختلاف ہے۔ یحیی بن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ مبارکپوری نے کہا ہے: (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کو ابن السکن نے صحیح کہا ہے اور اس کے سوا نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

# بَابٌ فِي فَضْلِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

**١٤٣ /١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﵁ قَالَ:** قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**١٤٤ /٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ ﵁ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ:** يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

---

**١٤٣:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، ١/٧١، الرقم/١٥٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وكماله، ١/٢٠٥، الرقم/٢٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٩، الرقم/٤١٨، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب المضمضة والاستنشاق، ١/٦٤، الرقم/٨٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٤، الرقم/١٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣٤٠، الرقم/١٠٥٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٤، رقم: ٣، والدارقطني في السنن، ١/٨٥، الرقم/٢٦٧، والبيهقيفي السنن الكبرى، ١/٤٨، الرقم/٢١٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/١٨٦، الرقم/٣٠٧١۔

**١٤٤:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التهجد، باب فضل الطهور ـــــ

## ﴿بعد از وضو دو رکعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

**۱/۱۴۳۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو میرے وضو جیسا وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲/۱۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نمازِ فجر کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ اُمید افزا عمل بتاؤ جو تم نے اسلام میں (داخل ہونے کے بعد) کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میرے خیال میں تو میرا امید افزا ایسا کوئی عمل نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی گھڑی (جب بھی) میں نے وضو کیا ہے تو اس کے ساتھ نماز ضرور پڑھی ہے جس کا پڑھنا میرے مقدر میں لکھا تھا۔

اِسے امام بخاری، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

---

......... بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء، ۱/۳۸٦، الرقم/۱۰۹۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۳۳، الرقم/۸۳۸٤، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۲۱۳، الرقم/۱۲۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۱٥/٥٦۰، الرقم/۷۰۸٥، وابن راهويه في المسند، ۱/۲۱۸، الرقم/۱۷٤۔

# بَابٌ فِي فَضْلِ الْكَلِمَاتِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

**١/١٤٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ:** قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ. فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ.

**وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ:** قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فُتِحَتْ لَهُ الثَّمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ

**١٤٥:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب فيما يقال بعد الوضوء، ١/٧٨، الرقم/٥٥، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب القول بعد الفراغ من الوضوء، ١/٩٢، الرقم/١٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقال بعد الوضوء ١/١٥٩، الرقم/٤٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١٩١، الرقم/٦٠٥، والطبراني في مسند الشاميين، ١/١١٥، الرقم/١٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٧٨، الرقم/٣٧٤ـ

# ﴿وضو کے بعد کے کلمات کی فضیلت کا بیان﴾

**۱۴۵/۱۔ حضرت عمر بن خطاب** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر یہ کلمات کہے **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيکَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ** (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں شامل فرما دے) تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔

اِسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوعوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: اس موضوع پر حضرت انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

**حضرت عمر** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا ہے: جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھا کر یہ کہا: **أَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ** تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں

أَيِّهَا شَاءَ.[١]

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

**٢/١٤٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ** ﷺ، **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. كُتِبَ فِي رَقٍّ، ثُمَّ طُبِعَ بِطَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.**

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

**٣/١٤٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ** ﷺ **قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **يَقُوْلُ: إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ فِي طُهُوْرِهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهِ فَلْيَشْهَدْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ.**

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

---

[١] أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥، الرقم/٩٩١٢، والدارمي في السنن، ١/١٩٦، الرقم/٧١٦، وأبويعلى في المسند، ١/٢١٣، الرقم/٢٤٩۔

**١٤٦:** أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥، الرقم/٩٩٠٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧٥٢، الرقم/٢٠٧٢، والطبراني في المعجم الأوسط،٢/١٢٣، الرقم/١٤٥٥۔

**١٤٧:** أخرجه الدارقطني في السنن، ١/٥١، الرقم/٢٢٨، والبيهقي في السنن ــــ

گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

اِسے امام نسائی، دارمی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**۲/۱۴۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے وضو کیا اور پھر یہ کلمات کہے: **سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ** (اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور ہر تعریف تیرے لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں تیری ہی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں) تو اسے کتاب میں لکھ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے جسے قیامت تک توڑا نہیں جائے گا (یعنی اس عمل کے ضائع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے)۔

اِسے امام نسائی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

**۳/۱۴۷۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کوئی طہارت (وضو) کرنے لگے تو بسم اللہ پڑھے، یہ اس کے سارے جسم کو پاک کردے گی اور جو بسم اللہ نہیں پڑھے گا تو اس کا صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر سے پانی گزرے گا اور جب وضو سے فارغ ہو تو **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** پڑھے، تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

اِسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

........ الكبرى، ١/٤٤، الرقم/١٩٩، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/٢٩٢۔

# بَابٌ فِي مُوجِبَاتِ الْوُضُوءِ وَنَوَاقِضِهِ

**١٤٨/١. عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**١٤٩/٢. عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ: أَلَا تَدْعُو اللهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

---

**١٤٨:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب لا تقبل صلاة بغير طهور، ١/٦٣، الرقم/١٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، ١/٢٠٤، الرقم/٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٨، الرقم/٨٠٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ١/١٦، الرقم/٦٠.

**١٤٩:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، ١/٢٠٤، الرقم/٢٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٩، الرقم/٤٧٠٠، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة عن رسول الله، باب ما جاء لا تقبل صلاة بغير طهور، ١/٥، الرقم/١، ←

## ﴿وضو کو واجب کرنے اور توڑنے والی چیزوں کا بیان﴾

**۱۴۸/۱۔ ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ** نے فرمایا ہے: اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جس کا وضو ٹوٹ جائے، یہاں تک کہ دوبارہ وضو کر لے۔ حضرموت کے ایک آدمی نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! حدث کیا ہے؟ فرمایا کہ ہوا کا آواز کے ساتھ یا بغیر آواز کے خارج ہو جانا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۱۴۹/۲۔ مصعب بن سعد کہتے ہیں:** جب ابن عامر بیمار ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کی عیادت کے لیے گئے، ابن عامر نے کہا: اے ابن عمر! کیا آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ بغیر طہارت (وضو) کے کوئی نماز نہیں ہوتی اور مال حرام سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا اور (خیال کرو کہ) تم بصرہ کے حاکم بھی رہ چکے ہو۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابو یعلیٰ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

......... وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور، ١/١٠٠، الرقم/٢٧٢، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٥، الرقم/٥٦٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٣١، الرقم/١٣٢٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٤٢، الرقم/١٨٧۔

www.MinhajBooks.com

**١٥٠/ ٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.**

**١٥١/ ٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَعْدِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.**

---

١٥٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب الحيض، باب الدليل على أن من تيقن الطهارة ثم شك في الحديث فله أن يصلي بطهارة تلك، ١/ ٢٧٦، الرقم/٣٦٢ (٩٩)، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤١٤، الرقم/٩٣٤٤، وأبوداود في السنن، كتاب الطهارة، باب إذا شك في الحدث، ١/ ٤٥، الرقم/١٧٧، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة عن رسول اللّٰه، باب ما جاء في الوضوء من الريح، ١/ ١٠٩، الرقم/٧٥، وأبو عوانة في المسند، ١/ ٢٢٤، الرقم/٧٤١، والدارمي في السنن، ١/ ١٩٨، الرقم/٧٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ١٦، الرقم/٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ١١٧، الرقم/٥٦٩۔

١٥١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٧١، الرقم/١٠٠٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء من ـــ

**۳/۱۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کسی شخص کے پیٹ میں گڑ بڑ ہو اور اس پر مشکل ہو جائے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا ہے یا نہیں تو اس وقت تک مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک کہ (ریح) کی آواز یا بو محسوس نہ ہو۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود، ترمذی، ابوعوانہ، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

**۴/۱۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: وضو صرف آواز کے آنے یا ہوا کے خارج ہونے سے بھی فرض ہو جاتا ہے۔

اِسے امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن الجعد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

......... الريح، ۱/۱۰۹، الرقم/۷٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب لا وضوء إلا من حدث، ۱/۱۷۲، الرقم/۵۱۵، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۱۸، الرقم/۲۷، وابن الجعد في المسند، ۱/۲٤۰، الرقم/۱۵۸۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۸۵، الرقم/٦۹۲۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۱۱۷، الرقم/۵٦۹۔

١٥٢/٥. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنَامُونَ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُنَ. قَالَ: قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ، قَالَ: إِي وَاللهِ!.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

١٥٣/٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِي حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيهِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٥٤/٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ، ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: قَالَ: كُنَّا نَخْفِقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

---

١٥٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوضوء، ١/٢٨٤، الرقم/٣٧٦(١٥)، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٧٧، الرقم١٣٩٧١، وأبويعلى في المسند، ٦/١٧، الرقم/٣٢٤٠۔

١٥٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوضوء، ١/٢٨٤، الرقم/٣٧٦ (١٢٦)، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٢٤، الرقم/٥٦٤٤۔

١٥٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب في وضوء من النوم، ـــ

**۵/۱۵۲۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (نماز عشاء کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے غیر ارادی طور پر بغیر ٹیک لگائے) سو جاتے، پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے، شعبہ کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے کہا تم نے اس حدیث کو خود حضرت انس سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! خدا کی قسم۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**۶/۱۵۳۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں** کہ عشاء کی نماز کی اقامت کہہ دی گئی تھی کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے، آپ ﷺ اس سے سرگوشی فرماتے رہے حتیٰ کہ کچھ لوگ (بیٹھے بیٹھے غیر ارادی طور پر) سو گئے، پھر انہوں نے نماز پڑھی۔

اِسے امام مسلم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۷/۱۵۴۔ حضرت انس ؓ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اتنی دیر تک عشاء کا انتظار کرتے کہ اُن کے سر جھک جاتے، پھر نماز پڑھتے اور دوبارہ وضو نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ہم عہد رسالت مآب ﷺ میں نیند سے جھولنے لگتے تھے۔ (مگر ان کے جسم حالت نشست میں قائم رہتے تھے۔)

اِسے امام ابو داود نے اسناد صحیح کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

........ ۵۱/۱، الرقم/۲۰۰، والبیهقي في السنن الکبری، ۱۱۹/۱، الرقم/۵۸۵ وابن المنذر في الأوسط، ۱۵۳/۱، ذکره وابن عبد البر في الاستذکار، ۵۱/۱، والشافعي في الأم/۱۲۔

**١٥٥/٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنَامُونَ ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُنَ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُوعَوَانَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ: وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ، فَرَآى أَكْثَرُهُمْ أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ إِذَا نَامَ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا حَتّٰى يَنَامَ مُضْطَجِعًا، وَبِهٖ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ، قَالَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا نَامَ حَتّٰى غُلِبَ عَلٰى عَقْلِهٖ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ، وَبِهٖ يَقُولُ إِسْحَاقُ: وقَالَ الشَّافِعِيُّ: مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَآى رُؤْيَا أَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهُ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

**١٥٦/٩. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوءُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

**١٥٥:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء من النوم، ١/١١٣، الرقم/٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٢٣، الرقم/١٣٩٨، وأبوعوانة في المسند، ١/٢٢٣، الرقم/٧٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٢٠، الرقم/٥٨٦۔

**١٥٦:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من استحيا فأمر غيره بالسؤال، ١/٦١، الرقم/١٣٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب المذي، ١/٢٤٧ الرقم/٣٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٠، الرقم/٦٠٦، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب في المذي، ١/٥٣، الرقم/٢٠٦، والنسائي في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب الوضوء من المذي، ١/٢١٤، الرقم/٤٣٦۔

**۸/۱۵۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (بیٹھے بیٹھے) سو جاتے پھر اٹھ کر وضو کیے بغیر نماز پڑھتے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابوعوانہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں کہ نیند سے بیداری پر وضو کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، اکثر کے نزدیک بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سونے والے پر وضو واجب نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام احمد کا یہی قول ہے، بعض علماء کہتے ہیں جب اتنا سوئے کہ عقل مغلوب ہو جائے تو وضو واجب ہو جاتا ہے۔ امام اسحاق کا یہی قول ہے، امام شافعی فرماتے ہیں اگر کوئی بیٹھا ہوا سو گیا پھر خواب دیکھا یا اونگھ کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو اس پر وضو واجب ہے۔

**۹/۱۵۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:** مجھے کثرت سے مذی نکلنے کی شکایت تھی تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں وضو واجب ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**١٥٧/ ١٠. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ: مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ. وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ والتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

قَالَ التِّرْمَذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الغُسْلُ، وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

**١٥٨/ ١١. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِذَا أَمْذَى الرَّجُلُ غَسَلَ الْحَشَفَةَ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ.**

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

**١٥٩/ ١٢. عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ**

---

**١٥٧:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٠٩، الرقم/ ٨٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في المني والمذي، ١/ ١٩٣، الرقم/ ١١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من المذي، ١/ ١٦٨، الرقم/ ٥٠٤، وأبويعلى في المسند، ١/ ٣٥٤، الرقم/ ٤٥٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٨٧، الرقم/ ٩٦٦ـ

**١٥٨:** أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/ ٦٠، الرقم/ ٢٥٢ـ

**١٥٩:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٣، الرقم/ ١٦٣٣٥، وابن ـــ

**۱۵۷/۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مذی کا حکم پوچھا تو** آپ ﷺ نے فرمایا: مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت مقداد بن اسود اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

اِسے امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابویعلی اور ابن اَبی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کئی طرق سے مروی ہے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل ہے۔ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کا یہی قول ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمھم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

**۱۵۸/۱۱۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں** کہ اگر کسی آدمی کی مذی خارج ہو تو وہ حشفہ (آلہ تناسل) کو دھوئے اور نماز کے لیے وضو کر لے۔

اِسے امام طحاوی نے روایت کیا ہے۔

**۱۵۹/۱۲۔ قیس بن طلق الحنفی نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے**

---

......... ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الرخصة في ذلك، ١/١٦٣، الرقم/٤٨٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٣٥، الرقم/٦٣٤۔

سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ: لَيْسَ فِيْهِ وُضُوْءٌ إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٦٠/ ١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَهْقَهَ أَعَادَ الْوُضُوْءَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

١٦١/ ١٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاة إِذْ أَقْبَلَ أَعْمٰى يُرِيْدُ الصَّلَاةَ، فَوَقَعَ فِي رَوِيَّةٍ، فَاسْتَضْحَكَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتّٰى قَهْقَهَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ عَنْ مَعْبَدٍ.

١٦٢/ ١٥. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ قَرْقَرَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

---

١٦٠: أخرجه الدار قطني في السنن، ١/ ١١٢، الرقم/ ٦٠١۔

١٦١: أخرجه أبو نعيم الأصبهاني في مسند أبى حنيفة، ١/ ٢٢٣، وأبو يوسف في كتاب الآثار، ١/ ٢٨، الرقم/ ١٣٥، والدار قطني في السنن، ١/ ١١٤، الرقم/ ٦١٢۔

١٦٢: أخرجه الدارقطني في السنن، ١/ ١١٢، الرقم/ ٦٠٢۔

شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں وضو لازم نہیں آتا کیونکہ وہ بھی تیرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

اِسے امام احمد، ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۱۶۰/۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے (نماز میں) قہقہہ لگایا تو وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے گا۔

اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**۱۶۱/۱۴۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ حالت نماز میں تھے کہ ایک نابینا شخص نماز پڑھنے کے لیے آیا، اور وہ کنوئیں میں گر گیا، پس بعض افراد اس پر ہنسے یہاں تک کہ قہقہے سنے گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: جس نے بھی تم میں سے قہقہہ لگایا وہ وضو اور نماز کا اِعادہ کرے۔

اِسے امام ابوحنیفہ نے جب کہ دارقطنی نے معبد سے روایت کیا ہے۔

**۱۶۲/۱۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے**، آپ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو نماز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے، وہ وضو اور نماز کا اعادہ کرے۔

اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**١٦٣/١٦. عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبَدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:** بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ إِذْ أَقْبَلَ أَعْمٰى يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَوَقَعَ فِي زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَهْقَهُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

**١٦٤/١٧. عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ:** أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

ذَكَرَهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَقَالَ: لَا خِلَافَ عَنْ مَالِكٍ فِي إِرْسَالِ هَذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ مُسْنَدًا مِنْ وَجْهٍ صَالِحٍ وَهُوَ كِتَابٌ مَشْهُوْرٌ عِنْدَ أَهْلِ السِّيَرِ مَعْرُوْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرِفَةً يَسْتَغْنِي بِهَا فِي شُهْرَتِهَا عَنِ الْإِسْنَادِ لِأَنَّهُ أَشْبَهَ الْمُتَوَاتِرَ فِي مَجِيْئِهِ لِتَلَقِّي النَّاسِ لَهُ بِالْقُبُوْلِ وَلَا يَصِحُّ عَلَيْهِمْ تَلَقِّي مَا لَا يَصِحُّ.

**١٦٥/١٨. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ:** كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا.

---

١٦٣: أخرجه الدارقطني في السنن، ١/١١٤، الرقم/٦١٢۔

١٦٤: أخرجه مالك في الموطأ، ١/١٩٩، الرقم/٤٦٩، والبيهقي في معرفة السنن والآثار ١/١٨٦، الرقم/١٠٦، واللالكائى في اعتقاد أهل السنة، ٢/٣٤٤، الرقم/٥٧٢، وذكره ابن عبد البر في التمهيد، ١٧/٣٩٦، والزرقاني في شرحه، ٢/١٠۔

١٦٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٣٤، الرقم/١١٢٣، ـــ

**۱۶/۱۶۳۔ حضرت معبد رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں،** آپ فرماتے ہیں کہ وہ حالت نماز میں تھے کہ ایک نابینا شخص نماز پڑھنے کے لیے آیا اور وہ گڑھے میں گر گیا جس پر چند افراد ہنسے یہاں تک کہ ان کے قہقہے نکل گئے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: جس نے بھی تم میں سے قہقہہ لگایا ہے وہ وضو اور نماز کا اعادہ کرے۔

اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**۱۷/۱۶۴۔ عبد اللہ بن ابو بکر بن حزم فرماتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کو خط میں لکھا تھا کہ قرآن مجید کو سوائے پاک شخص کے کوئی نہ چھوئے۔

اِسے امام مالک، دارمی، بیہقی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

اِسے ابن عبد البر نے بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے: امام مالک کا اس حدیث کے مرسل ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ اسے سندِ صالح سے روایت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اہل سیر کے نزدیک مشہور ہے اور اہل علم کے ہاں معروف کہ جو اپنی شہرت کے درجہ کے باعث اسناد کی ضرورت نہیں رکھتی کیونکہ یہ باعتبار روایت اور لوگوں کے ہاں مقبولیت کے باعث متواتر کے مشابہ ہے اور اس میں غیر صحیح کا قبول ہونا صحیح نہیں۔

**۱۸/۱۶۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:** رسول اللہ ﷺ ہمیں (ہماری) حالتِ جنابت کے سوا ہر حال میں قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے۔

---

......... والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الرجل يقرأ على كل حال ما لم يكن جنبيا، ١/٢٧٤، الرقم/١٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٩٩، الرقم/١١٠٧، وأبو يعلى في المسند، ١/٤٥٩، الرقم/٦٢٣۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ عَلِيٍّ ﷺ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَبِهٖ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ، قَالُوْا: يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ، وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ، وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

اِسے امام احمد، ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین بھی یہی کہتے ہیں کہ آدمی بے وضو بھی (زبانی) قرآن مجید پڑھ سکتا ہے، لیکن قرآن مجید میں (دیکھ کر) وضو کے بغیر نہیں پڑھ سکتا۔ سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق (اور امام اعظم ابو حنیفہ) کا یہی قول ہے۔

# بَابٌ فِي السِّوَاكِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهٖ

**١٦٦/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ.**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

**١٦٧/٢. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

---

١٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، ٣٠٣/١، الرقم/٨٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب السواك، ٢٢٠/١، الرقم/٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢٩/٢، الرقم/٩٥٤٤، والترمذي في السنن، كتاب أبواب الطهارة، باب ما جاء في السواك، ٣٤/١، الرقم/٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة و سننها، باب السواك، ١٠٥/١، الرقم/٢٨٧، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الرخصة في السواك بالعشي للصائم، ١٢/١، الرقم/٧، وابن حبان في الصحيح، ٣٥١/٣، الرقم/١٠٦٨۔

١٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب طول القيام في صلاة الليل، ٣٨٢/١، الرقم/١٠٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب السواك، ٢٢٠/١، الرقم/٢٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٢/٥، الرقم/٢٣٢٩٠، وأبوداود في السنن، كتاب ←

## ﴿مسواک اور اس کی فضیلت کا بیان﴾

**۱/۱٦٦۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اگر میں اپنی امت یا لوگوں پر مشقت شمار نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲/۱٦۷۔ حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دہن مبارک کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

......... الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل، ١/١٥، الرقم/٥٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، ١/١٠٥، الرقم/٢٨٦، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب السواك إذا قام من الليل، ١/٨، الرقم/٢۔

**٣/١٦٨. حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

**٤/١٦٩. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْعَوَانَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

**٥/١٧٠. عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ**

---

١٦٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، ١/٣٠٣، الرقم/٨٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٣، الرقم/١٢٤٨١، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الإكثار في السواك، ١/١١ الرقم/٦، وأبو يعلى في المسند، ٧/١٨٦، الرقم/٤١٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٥٧، الرقم/١٨١١، والدارمي في السنن، ١/١٨٤، الرقم/٦٨١، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣٤٧، الرقم/١٠٦٦۔

١٦٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب السواك، ١/٢٢٠، الرقم/٢٥٣(٤٣)، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩٢، الرقم/٢٥٦٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب في الرجل يستاك بسواك غيره، ١/١٣، الرقم/٥١، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب السواك في كل حين، ١/١٣، الرقم/٨، وأبوعوانة في المسند، ١/١٩٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٧٠، الرقم/١٣٤۔

١٧٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ــــ

**۳/۱۶۸۔ حضرت انس ﷺ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میں نے تمہیں کثرت کے ساتھ مسواک کا حکم دیا ہے۔

اِسے امام بخاری، احمد، ابن ابی شیبہ، دارمی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**۴/۱۶۹۔ حضرت شریح بیان کرتے ہیں** کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: مسواک فرماتے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود، نسائی، ابوعوانہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

**۵/۱۷۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: دس

.........
۲۲۳/۱، الرقم/۲٦۱ (٥٦)، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣٧/٦، الرقم/٢٥١٠٤، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب السواك من الفطرة، ١٤/١، الرقم/٥٣، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في تقليم الأظفار، ٩١/٥، الرقم/٢٧٥٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الفطرة، ١٠٧/١، الرقم/٢٩٣، وأبو يعلى في المسند، ١٤/٨، الرقم/٤٥١٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٤٧/١، الرقم/٨٨۔

www.MinhajBooks.com

الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ، قَالَ زَكَرِيَّاءُ: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ، زَادَ قُتَيْبَةُ، قَالَ وَكِيعٌ: انْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الاسْتِنْجَاءَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

**١٧١/٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ. قَالَ: فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ، لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا أُسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلٰى مَوْضِعِهِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

---

١٧١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١١٤، الرقم/١٧٠٧٣، الترمذي في السنن، كتاب الطهارة عن رسول الله، باب ما جاء في السواك، ١/٣٥، الرقم/٢٣، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب السواك، ١/١٢، الرقم/٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٥٥، الرقم/١٧٨٦، والبزار في المسند، ٩/٢٢٢، الرقم/٣٧٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٤٤، الرقم/٥٢٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٧، الرقم/١٥٥۔

چیزیں سنت ہیں، مونچھیں ترشوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن ترشوانا، جوڑوں کا دھونا، بغل اور زیر ناف بالوں کو صاف کرنا، استنجا کرنا، راوی دسویں سنت بیان کرنا بھول گیا لیکن اس کا خیال ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ، ابویعلی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۷/۶۔ حضرت زید بن جہنی ﷺ سے روایت ہے کہ** میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر میں اپنی امت پر بھاری نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو رات کی ایک تہائی تک دیر سے مؤخر کر دیتا، ابوسلمہ کہتے ہیں (اس کے بعد) حضرت زید بن خالد مسجد میں نماز پڑھنے آتے تو مسواک ان کے کان پر اس جگہ رکھی ہوتی جہاں کاتب قلم رکھتے ہیں، آپ ہر نماز کے لیے مسواک کرتے پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیتے۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ترمذی، ابن ابی شیبہ، بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**٧/١٧٢. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا جَاءَنِي جِبْرِيْلُ ﷺ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

**٨/١٧٣. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

**٩/١٧٤. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ.

---

١٧٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٣، الرقم/٢٢٣٢٣ والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٠، الرقم/٧٨٤٧

١٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٦٠، الرقم/٢٥٣١٢، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل، ١/١٥، الرقم/٥٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٩، الرقم/١٦٦؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٥٥، الرقم/١٧٩١۔

١٧٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٧، الرقم/٢٤٢٤٩، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الترغيب في السواك، ١/١٠، الرقم/٥، والدارمي في السنن، ١/١٨٤، الرقم/٦٨٤، ←

**۷/۱۷۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا ہے: میرے پاس جب بھی جبریل علیہ السلام آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کا کہا اور مجھے خدشہ ہونے لگا کہ میرے مسوڑھے زخمی ہو جائیں گے۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**۸/۱۷۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات یا دن میں خواب سے بیدار نہ ہوتے مگر وضو کرنے سے پہلے مسواک فرما لیا کرتے تھے۔

اِسے امام احمد، ابو داود، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۹/۱۷۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے**، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے کا ذریعہ اور رضائے الٰہی کے حصول کا سبب ہے۔

اِسے امام احمد، نسائی، دارمی، ابن حبان، ابن خزیمہ، طبرانی، ابن ابی شیبہ، شافعی، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

......... وأبويعلى في المسند، ٨/٥١، الرقم/٤٥٦٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣٤٨، الرقم/١٠٦٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٧٠، الرقم/١٣٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩١، الرقم/٢٧٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٥٦، الرقم/١٧٩٢، والشافعي المسند، ١/١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٤، الرقم/١٣٤۔

**١٠/١٧٥. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ، فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

**١١/١٧٦. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

---

١٧٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الطهارة باب غسل السواك ١/١٤، الرقم/٥٢ والبيهقي في السنن الكبرى ١/٣٩، الرقم/١٦٨۔

١٧٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٨، الرقم/١٥٨۔

**۱۰/۱۷۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:** حضور نبی اکرم ﷺ مسواک کرتے، پھر دھونے کے لیے مجھے عنایت فرما دیتے تھے، میں اسی سے مسواک کرنے لگتی پھر اسے دھو کر آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دیتی۔

اِسے امام ابو داود نے عمدہ سند کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۱۱/۱۷۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے اس کی فضیلت بغیر مسواک کے پڑھی گئی نماز پر ستر گناہ زیادہ ہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي الْغُسْلِ

## الْقُرْآن

(١) إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَO (البقرة، ٢/٢٢٢)

(٢) وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْاط. (النساء، ٤/٤٣)

(٣) وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاط. (المائدة، ٥/٦)

## الْحَدِيْث

**١/١٧٧. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعَرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

١٧٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، ١/٩٩، الرقم، ٢٤٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، ١/٢٥٣، الرقم/٣١٦، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب ذكر وضوء الجنب قبل الغسل، ١/١٣٤، الرقم/٢٤٧۔

# ﴿غسل کا بیان﴾

## اَلْقُرْآن

**(۱)** بے شک اللہ بہت توبہ کرنیوالوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہےo

**(۲)** اور نہ حالت جنابت میں (نماز کے قریب جاؤ) تا آنکہ تم غسل کرلو سوائے اسکے کہ تم سفر میں راستہ طے کر رہے ہو۔

**(۳)** اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ۔

## اَلْحَدِيْث

**۱۷۷/۱۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت شروع کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر نماز کے وضو کی مانند وضو کرتے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے، پھر ہاتھوں سے تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر بہایا کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/١٧٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا** ﵂، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَ هُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ، حَتّٰى إِذَا رَأٰى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

**٣/١٧٩. وَفِي رِوَايَةِ مَيْمُونَةَ** ﵂، قَالَت: أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلٰى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَ هُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

---

١٧٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الغسل، باب صفة غسل الجنابة، ١/٢٥٣، الرقم/٣١٦، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/١١٥، رقم/١٤٧، وأيضاً في السنن الكبرى، ١/١٧٣، الرقم/٧٩٠۔

١٧٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، ١/٢٥٤ الرقم/٣١٧، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذى يغتسل فيه، ١/١٣٧، ـــ

**۲/۱۷۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے، اس کے بعد نماز کے وضو جیسا وضو کرتے، پھر پانی لے کر انگلیوں کو بالوں کی جڑوں تک داخل فرماتے، پھر جب دیکھتے کہ سر صاف ہو گیا ہے تو تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے، پھر تمام بدن پر پانی ڈالتے اور پھر پاؤں دھو لیتے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

**۳/۱۷۹۔ (اُم المومنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے غسلِ جنابت کے لیے پانی رکھا، آپ ﷺ نے پہلے دونوں ہاتھ دو یا تین بار دھوئے، پھر برتن سے پانی لے کر بائیں ہاتھ سے طہارت کی، پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر خوب صاف کیا، پھر نماز کے لیے وضو کی طرح وضو کیا، پھر دونوں ہاتھوں سے چلو بھر کر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالا، پھر تمام بدن دھویا، پھر اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ جا کر پیروں کو دھویا، پھر میں آپ ﷺ کے لیے تولیہ لے کر آئی لیکن آپ ﷺ نے واپس کر دیا۔

اِسے امام مسلم، نسائی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

---

......... الرقم/۲۵۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۱۲۰، الرقم/۲۴۱، وابن حبان في الصحيح، ۳/۴۶۳، ۴۶۴، الرقم/۱۱۹۰، والطبراني في المعجم الكبير ۲۳/۴۲۳، الرقم/۱۰۲۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۱۷۳، الرقم/۷۸۵۔

**١٨٠/٤. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا، فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْوَادِيَاشِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ وَصَحَّحَهُ الْقُرْطُبِيُّ فِي شَرْحِهِ لِمُسْلِمٍ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.**

**١٨١/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ، وَأَنْقُوا الْبَشَرَ.**

**رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مَوْقُوْفًا.**

---

١٨٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٤، ١٠١، ١٣٣، الرقم/٧٢٧، ٧٩٤، ١١٢١، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الغسل من الجنابة، ١/٦٥، الرقم/٢٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تحت كل شعرة جنابة، ١/١٩٦، الرقم/٥٩٩، والدارمي في السنن، ١/٢١٠، الرقم/٧٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٩٦، الرقم/١٠٦٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٥، الرقم/١٧٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٢٠، الرقم/٧٠٣٤، وأيضا في المعجم الصغير، ٢/١٧٩، الرقم/٩٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٢٧، الرقم/١٠١٧۔

١٨١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الغسل من الجنابة، ١/٦٥، الرقم/٢٤٨، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء أن تحت كل شعرة جنابة، ١/١٧٨، الرقم/١٠٦، وابن ماجه في ــــ

**۴/۱۸۰۔ حضرت علی ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:** جس نے اپنے غسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بھی بغیر دھوئے چھوڑ دی تو اُسے آگ سے طرح طرح کا (یعنی شدید) عذاب دیا جائے گا۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ابن ماجہ، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابو داود اور ابن ماجہ کے ہیں۔ وادیاشی نے کہا ہے: اسے امام ابو داود نے بغیر ضعیف کہے روایت کیا اور امام قرطبی نے اپنی 'شرح صحیح مسلم' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ حافظ عسقلانی نے کہا ہے: اس کی سند صحیح ہے۔ امام مناوی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

**۵/۱۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:** بے شک ہر بال کے نیچے جنابت (یعنی پلیدی) ہے، لہٰذا ہر بال دھو لیا کرو اور جسم پوری طرح صاف کر لیا کرو۔

اس حدیث کو ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ اور عبدالرزاق نے جب کہ ابن ابی شیبہ نے موقوفا روایت کیا ہے۔

---

......... السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تحت كل شعرة جنابة، ١/١٩٦، الرقم/٥٩٧، والأزدي في مسند الربيع/٦٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٢٦٢، الرقم/١٠٠٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٩٥-٩٦، الرقم/١٠٦٥، ١٠٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٧٥، الرقم/٧٩٧، وأيضا في معرفة السنن والآثار، ١/٢٧٠، الرقم/٢٧٦، وابن تمّام الرازي في الفوائد، ١/٣٤١، الرقم/٨٦٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٨٧، وذكره ابن عبدالبر في التمهيد، ٢٢/٩٩۔

٦/١٨٢. **حَدَّثَنِي أَبُوْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا، قُلْتُ: وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: غُسْلُ الْجَنَابَةِ فَإِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعَرَةٍ جَنَابَةً.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

---

**١٨٢:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تحت كل شعرة جنابة، ١/١٩٦، الرقم/٥٩٨.

www.MinhajBooks.com

**۶/۱۸۲۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: پانچوں نمازیں جمعہ دوسرے جمعہ تک اور امانت کا ادا کرنا ان کے درمیانی عرصہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ میں نے عرض کیا: امانت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غسلِ جنابت، کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت (یعنی پلیدی) ہوتی ہے۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي التَّيَمُّمِ

## اَلْقُرْآن

(١) وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ط اِنَّ اللهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا○ (النساء، ٤/٤٣)

(٢) وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰـكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ (المائدة، ٥/٦)

## اَلْحَدِيْث

**١٨٣/١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

١٨٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التيمم، باب وقوله تعالى: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا، ١/١٢٨، الرقم/٣٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧٠، الرقم/٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٤، الرقم/١٤٣٠٣، والنسائي ــــ

# ﴿تیمّم کا بیان﴾

## اَلْقُرْآن

**(۱)** اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے لوٹے یا تم نے (اپنی) عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر تم پانی نہ پاسکو تو تم پاک مٹی سے تیمّم کر لو پس اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لیا کرو، بے شک اللہ معاف فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے o

**(۲)** اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔ پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ o

## اَلْحَدِيْث

**۱۸۳/۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: میرے لیے زمین کو سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے؛ لهٰذا میری امت کا ہر شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

........ في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب التيمم بالصعيد، ۱/۲۰۹، الرقم/۴۳۲، والدارمي في السنن، ۱/۳۷۴، الرقم/۱۳۸۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۳۰۸، الرقم/۶۳۹۸۔

www.MinhajBooks.com

**٢/١٨٤. وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ، جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**٣/١٨٥. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَآى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ. قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

١٨٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم/٥٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم/٣١٦٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢١٣، الرقم/٩٦٣، وأيضا في السنن الصغرى، ١/١٨٢، الرقم/٢٤٦۔

١٨٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التيمم، باب التيمم ضربة، ١/١٣٤، الرقم/٣٤١، وأيضا في كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، ١/١٣٠–١٣١، الرقم/٣٣٧، وأيضا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٠٨، الرقم/٣٣٧٨، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، ـــ

**۲/۱۸۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ہمیں (دیگر اُمتوں کے) لوگوں پر تین طرح سے فضیلت دی گئی ہے: ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند (سیدھی) بنا دی گئیں، ہمارے لیے تمام روئے زمین سجدہ گاہ بنا دی گئی اور پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کی مٹی (تیمّم کے لیے) ہماری خاطر پاک کرنے والی بنا دی گئی۔

اِسے امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۳/۱۸۵۔ حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ الگ بیٹھا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: اے فلاں، تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں جنبی ہو گیا ہوں اور مجھے پانی میسر نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر پاک مٹی (سے طہارت کا حصول) لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

........ ١/٤٧٥، الرقم/٦٨٢، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب التيمم بالصعيد، ١/١٧١، الرقم/٣٢١، وأيضاً في السنن الكبرى، ١/١٣٦، الرقم/٣١٠۔

٤/١٨٦. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما حِيْنَ تَيَمَّمُوا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ التُّرَابَ، وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرٰى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيْهِمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٥/١٨٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَالَ فِي كِتَابِهٖ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ ﴿فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

---

١٨٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب في التيمم ضربتين، ١/١٨٩، الرقم/٥٧١-

١٨٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في التيمم، ١/٢٧٢، الرقم/١٤٥-

www.MinhajBooks.com

**۱۸۶/۴۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے** کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تیمّم کیا اور آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا تو انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر ماریں اور مٹی ہاتھ میں نہ لی، پھر اپنے ہاتھوں کو ایک بار اپنے چہروں پر مل لیا، پھر دوبارہ اپنی ہتھیلیاں مٹی پر مار کر انہیں اپنی کلائیوں پر مل لیا۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۸۷/۵۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس** رضی اللہ عنہما سے تیمّم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: '(اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت) دھوؤ اور تیمّم کے بارے میں فرمایا: (چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو)'۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

# بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

**١٨٨/١. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ** رضي الله عنه**: قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ** صلى الله عليه وآله وسلم **فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

**١٨٩/٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** رضي الله عنه**، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ** صلى الله عليه وآله وسلم **يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ واللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

**١٩٠/٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** رضي الله عنه**: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ** صلى الله عليه وآله وسلم **مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ:**

---

١٨٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب إذا أدخل رجليه وهما طاهرتان، ١/٨٥، الرقم/٢٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب استحباب إطاعة الغرة والتحجيل في الوضوء، ١/٢٣٠، الرقم/٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٥١، الرقم/١٨٢٢١، والدارمي في السنن، ١/١٩٤، الرقم/٧١٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٩٦، الرقم/١٩١۔

١٨٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب كيف المسح، ١/٤١، الرقم/١٦١، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في المسح على الخفين ظاهرهما، ١/١٦٥، الرقم/٩٨۔

١٩٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٥٣، الرقم/١٨٢٤٥، ـــ

# ﴿موزوں پر مسح کا بیان﴾

**۱۸۸/۱۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر کے دوران حضور نبی اکرم** ﷺ کے ساتھ تھا۔ میں نے آپ ﷺ کے موزے اتارنے چاہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو کیونکہ پہنتے وقت میرے پاؤں پاک تھے(یعنی میں نے وضو کیا ہوا تھا) اور پھر ان پر مسح فرمایا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۱۸۹/۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم** ﷺ کو موزوں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔

اِسے امام ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ کی حدیث حسن ہے۔

**۱۹۰/۳۔ ایک روایت میں حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر**

---

......... وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ١/٤٠، الرقم/١٥٦، والحاكم في المستدرك، ١/٢٧٦، الرقم/٦٠٦، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١/٢٧١، الرقم/١٢٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٧٤، الرقم/٨٧٢۔

**يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَسِيتَ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهٰذَا أَمَرَنِي رَبِّي ﷻ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانُ عَلٰى إِخْرَاجِ طُرُقِ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ قَوْلَهُ ﷺ بِهٰذَا أَمَرَنِي رَبِّي وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

**١٩١/٤. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ واللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَغَيْرُهُمْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.**

---

**١٩١:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٢/٤، الرقم/١٨٢٣١، وأبو داود في السنن، كتاب الطهار ة، باب المسح على الجوربين، ٤١/١، الرقم/١٥٩، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في المسح على الجوربين والنعلين، ١٦٧/١، الرقم/٩٩، ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاءَ في المسح على الجور بين والنعلين، ١٨٥/١ الرقم/٥٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٧١/١، الرقم/١٩٧٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٨٣/١، الرقم/١٢٦٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦٧/٤، الرقم/١٣٣٨ وابن خزيمة في الصحيح، ٩٩/١، الرقم/١٩٨ـ

مسح فرمایا تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا آپ (پاؤں کو دھونا) بھول گئے ہیں؟ فرمایا: بلکہ تم بھول گئے ہو، مجھے میرے رب نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے اور اس کے حوالے سے سکوت اختیار کیا ہے اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ امام بخاری و مسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی موزوں پر مسح کی حدیث کے طرق کو بیان کرنے پر اتفاق کیا ہے، مگر حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کو کہ 'اس کا حکم مجھے میرے رب نے دیا ہے' روایت نہیں کیا، جبکہ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۴/۱۹۱۔ آپ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو کر کے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ترمذی، ابن ماجہ اور دیگر نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حسن صحیح ہے۔

**١٩٢/٥. وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ جَاءَ حَتّٰى تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى خُفِّهِ الْأَيْمَنِ وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى خُفِّهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ مَسَحَ أَعْلَاهُمَا مَسْحَةً وَاحِدَةً حَتّٰى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بِنَحْوِهِ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

**١٩٣/٦. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَسَنٌ.

**١٩٤/٧. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ.**

---

١٩٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٧٠، الرقم/١٩٥٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٩٢، الرقم/١٢٩١، وذكره العسقلاني في تلخيص الحبير، ١/١٦١.

١٩٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥٢، الرقم/٢٣٠٣١، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ١/٣٩، الرقم/١٥٥، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء فى الخف الأسود، ٥/١٢٤، الرقم/٢٨٢٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في المسح على الخفين، ١/١٨٢، الرقم/٥٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٨٢، الرقم/١٢٥٦.

**۵/۱۹۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب فرمایا، پھر تشریف لائے اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا، اپنا دایاں ہاتھ دائیں موزے پر اور بایاں ہاتھ بائیں موزے پر رکھا، پھر ان کے اوپر والے حصہ پر ایک مرتبہ مسح کیا یہاں تک کہ گویا میں موزوں پر آپ ﷺ کی مبارک انگلیاں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ حافظ عسقلانی کہتے ہیں کہ بیہقی نے حسن سے اور انہوں نے مغیرہ سے اس جیسی روایت بیان کی ہے مگر وہ منقطع ہے۔

**۶/۱۹۳۔ ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں** کہ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو سیاہ اور سادہ موزے تحفے میں بھیجے، آپ ﷺ نے انہیں پہنا، پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ، اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

**۷/۱۹۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:** اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصے کی نسبت نیچے والے حصے کا مسح کرنا بہتر ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے۔

---

١٩٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب كيف المسح، ١/٤٢، الرقم/١٦٢ والدارقطني في السنن، ١/١٤٠، الرقم/٧٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٩٢، الرقم/١٢٩٢ وأيضًا في السنن الصغرى، ١/١٠٨، الرقم/١٣٦۔

www.MinhajBooks.com

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**١٩٥/ ٨. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

**١٩٦/ ٩. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

**١٩٧/ ١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: هَلْ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ لَحِقَ بِالْجَيْشِ فَأَمَّهُمْ.**

---

**١٩٥:** أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب الطهارة و سننها، باب ما جاءِ فى المسح على الخفين، ١/١٨١، الرقم/٥٤٤، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٧٢، الرقم/١٤٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٧٨، الرقم/٦٤٠٦، وابن خزيمة فى الصحيح، ١/٣٥، الرقم/٦١۔

**١٩٦:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة، وسننها باب ما جاءِ في المسح على الخفين، ١/١٨٢، الرقم/٥٤٧۔

**١٩٧:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاءِ في المسح على الخفين، ١/١٨٢، الرقم/٥٤٨، والطبرانى في المعجم الأوسط، ٦/٢٦١، الرقم/٦٣٥٦ وأيضاً في مسند الشاميين، ٣/٢٩٧، الرقم/٢٣١٣، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٣٣، الرقم/٣٦٥٨۔

اسے امام ابو داود، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۸/۱۹۵۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو موزوں پر مسح فرمایا۔

اِسے امام ابن ماجہ، ابن حبان، طبرانی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

**۹/۱۹۶۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور ہمیں بھی مسح کرنے کا حکم فرمایا۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۰/۱۹۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں** کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا پانی ہے؟ پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا، اس کے بعد لشکر کے ساتھ مل گئے اور ان کی امامت فرمائی۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْيَعْلٰى.

١٩٨/ ١١. عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ، قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ ﵂ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلٰى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَتْ: عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٩٩/ ١٢. عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَـلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

---

١٩٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين، ١/ ٢٣٢، الرقم/ ٢٧٦(٨٥)، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٩٦، الرقم/ ٧٤٨، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمقيم، ١/ ٨٤، الرقم/ ١٢٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر، ١/ ١٨٣، الرقم/ ٥٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٢٧٥، الرقم/ ١٢٢٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٢٣٧، الرقم/ ٥١٩٠۔

١٩٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢١٣، الرقم/ ٢١٩٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح، ١/ ٤٠، الرقم/ ١٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/ ٨٣، الرقم/ ٣٧١٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/ ١٦٢، الرقم/ ١٣٣٣ وابن الجارود في المنتقى، ١/ ٣٢، الرقم/ ٨٦۔

اِسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**۱۱/۱۹۸۔ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں** کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں کی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مدت مقرر فرمائی ہے۔

اِسے امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**۱۲/۱۹۹۔** حضرت **خزیمہ بن ثابت** رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات ہے۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وأَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ بِإِسْنَادِهِ، قَالَ فِيهِ: وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا.

**٢٠٠/١٣. عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

**٢٠١/١٤. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَبِلَالٌ**

---

**٢٠٠:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، ١/١٥٩، الرقم/٩٦، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، ١/٨٣، الرقم/١٢٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من النوم، ١/١٦١، الرقم/٤٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٤/١٤٩، الرقم/١٣٢٠، وابن الجعد فى المسند، ١/٣٧٨، الرقم/٢٥٨٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٣١، الرقم/١٨٣١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/١٠٦، الرقم/٤٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٨٩، الرقم/١٢٧٨ـ

**٢٠١:** أخرجه النسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ١/٨١، الرقم/١٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٤/١٥٢، الرقم/١٣٢٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٩٣، الرقم/١٨٥، ــــ

امام ابو داود نے فرمایا ہے: اس حدیث کو منصور بن معتمر نے ابراہیم التیمی کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے: اگر ہم آپ ﷺ سے مزید عرض کرتے تو آپ ﷺ ہمیں مزید دن عطا فرما دیتے۔

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، طبرانی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**۲۰۰/۱۳۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:** جب ہم سفر میں ہوتے رسول اللہ ﷺ تین دن رات تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے، سوائے جنابت میں، لیکن پیشاب پاخانے اور نیند کی وجہ سے نہیں۔

اِسے امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**۲۰۱/۱۴۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ

---

......... والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٤٧، الرقم/٨٨٣١، والبيهقي في معرفة السنن والآثار، ١/٣٣٥، الرقم/٤١٢، وأيضاً في السنن الكبرى، ١/٢٧٤، الرقم/١٢١٨، والشافعي في المسند، ١/١٦۔

www.MinhajBooks.com

اَلْأَسْوَاف فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ أُسَامَةُ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا: مَا صَنَعَ؟ فَقَالَ بَلَالٌ: ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

٢٠٢/ ١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الطُّهُورُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٢٠٣/ ١٦. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

قَالَ الْمُعَلّٰى: فِي حَدِيثِهِ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَالنَّعْلَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

---

**٢٠٢:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر، ١/ ١٨٤، الرقم/ ٥٥٥۔

**٢٠٣:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في المسح على الجوربين والنعلين، ١/ ١٨٦، الرقم/ ٥٦٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٢٤، الرقم/ ١١٠٨، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١/ ٢٨٤، الرقم/ ١٢٦٣، و الطحاوى في شرح معاني الآثار، ١/ ١٢٦، الرقم/ ٥٩٣۔

اسواف میں داخل ہوئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد باہر تشریف لائے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر وضو فرمایا، اپنا منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور اپنے سر اور موزوں پر مسح فرمایا پھر نماز پڑھی۔

اِسے امام نسائی، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

**۲۰۲/۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: موزوں پر طہارت کیسے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں جب کہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**۲۰۳/۱۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

معلّٰی نے اپنی حدیث میں کہا کہ مجھے جوتوں کے علاوہ اور کسی چیز کا علم نہیں ہے۔

اِسے امام ابن ماجہ، طحاوی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٤/ ١٧. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا زَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مُنْذُ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ حَتّٰى لَحِقَ بِاللهِ ﷻ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٢٠٥/ ١٨. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

٢٠٦/ ١٩. عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ، لَا يَنْزِعُهُ مِنْ بَوْلٍ وَلَا نَوْمٍ وَلَا غَائِطٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٢٠٧/ ٢٠. عَنْ جَابِرٍ ﵁ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ يَتَوَضَّأُ يَغْسِلُ خُفَّيْهِ فَنَخَسَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: لَيْسَ هٰكَذَا السُّنَّةُ، أُمِرْنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

---

٢٠٤: أخرجه الدارقطني في السنن، ١/ ١٣٣، الرقم/ ٧٣٦۔

٢٠٥: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٩٦، الرقم/ ١٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٢٨١، الرقم/ ١٢٥١، والدارقطني في السنن، ١/ ١٣٩، الرقم/ ٧٧١۔

٢٠٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٥٤، الرقم/ ٨٣٤٨۔

٢٠٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٠، الرقم/ ١١٣٥۔

**۲۰۴/۱۷۔ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ سورۃ المائدۃ کے نزول سے لے کر تادم وصال (موزوں پر) مسح فرماتے رہے۔

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**۲۰۵/۱۸۔ حضرت ابو بکرہ بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور رات کے لیے رخصت دی ہے کہ جب وہ (پاؤں) دھونے کے بعد موزے پہن لے تو ان پر مسح کر لیا کرے۔

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**۲۰٦/۱۹۔ حضرت صفوان بن عسال ؓ سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمائی ہے۔ وہ پیشاب، نیند اور قضائے حاجت کے سبب انہیں نہیں اُتارے گا سوائے جنابت کے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**۲۰۷/۲۰۔ حضرت جابر ؓ سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ وضو کر رہا تھا اور اپنے موزوں کو دھو رہا تھا، آپ ﷺ نے اس کو اپنے پاؤں کے ذریعے ہلایا اور فرمایا کہ یہ سنت طریقہ نہیں، ہمیں موزوں پر اس طرح مسح کرنے کا حکم دیا گیا

هٰكَذَا، وَأَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى خُفَّيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

**عَنْ إِبْرَاهِيْمَ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ وَيَمْسَحُ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ.**[١]

رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ.

[١] أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١/٢٠٠، الرقم/٧٨١۔

ہے اور آپ ﷺ نے اپنے موزوں پر ہاتھ پھیرے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**حضرت ابراہیم فرماتے ہیں** کہ حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے موزوں اور جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

اس روایت کو امام عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔

# بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَبِيْرَةِ

٢٠٨/١. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ، فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهٖ، ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ: هَلْ تَجِدُوْنَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ؟ فَقَالُوا: مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللهُ، أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا؟ فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ، شَكَّ مُوسٰى عَلٰى جُرْحِهٖ خِرْقَةً، ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا، وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لِغَيْرِهٖ.

قَالَ الزَّيْلَعِيُّ: قَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ: هٰذَا الْحَدِيْثُ أَصَحُّ مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ مَعَ اخْتِلَافٍ فِي إِسْنَادِهٖ.

---

**٢٠٨:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب المجروح يتيمم، ٩٣/١، الرقم/٣٣٦، وابن ماجه في السنن عن ابن عباس ﵄، كتاب الطهارة وسننها، باب في المجروح تصيبه الجنابة فيخاف على نفسه إن اغتسل، ١٨٩/١، الرقم/٥٧٢، والدارمي في السنن، ٢١٠/١، الرقم/٥٧٢، والحاكم في المستدرك، ٢٧٠/١، الرقم/٥٨٥ والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٨/١، الرقم/١٠١٨، وذكره الزيلعي في نصب الراية، ١٨٧/١۔

# ﴿پٹی پر مسح کرنے کا بیان﴾

**۲۰۸/۱۔ حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے** کہ ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی کے سر میں پتھر آ لگا اور اس کا سر زخمی ہو گیا۔ پھر اُسے احتلام ہو گیا۔ اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا آپ کو میرے لیے تیمّم کی اجازت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک آپ کو تیمّم کی اجازت نہیں ہے کیونکہ آپ پانی کے استعمال پر قادر ہیں۔ پس اُس شخص نے غسل کیا اور وفات پا گیا۔ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ انہیں ہلاک کرے، انہوں نے اُسے قتل کر دیا۔ جب انہیں معلوم نہ تھا تو مسئلہ کیوں نہ پوچھا؟ کیونکہ بے خبری کا علاج پوچھنا ہے، پس اُس کے لیے کافی تھا کہ تیمّم کر لیتا اور اپنے زخم پر کپڑا نچوڑتا یا اس پر کپڑا باندھتا (ان الفاظ میں راوی) موسیٰ کو شک ہے اور پھر اس پر مسح کر لیتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے، اس کے علاوہ ابن ماجہ، دارمی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث **حسن لغیرہ** ہے۔

زیلعی کہتے ہیں: امام بیہقی نے ''**المعرفة**'' میں کہا ہے۔ یہ حدیث اختلافِ سند کے باوجود اس باب کی تمام مرویات سے صحیح ترین ہے۔

**٢/٢٠٩. عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵁ قَالَ: انْكَسَرَتْ إِحْدٰى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ.**

**رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ.**

**٣/٢١٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﵄ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ.**

**رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ.**

---

**٢٠٩:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب المسح على الجبائر، ١/٢١٥، الرقم/٦٥٧، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١/٢٢٨، الرقم/١٠٢٠، وأيضاً في معرفة السنن والآثار، ١/٣٠٠، الرقم/٣٤٣، والأزدي في مسند الربيع، ١/٦٢، الرقم/١٢٤۔

**٢١٠:** أخرجه الدارقطنى في السنن، ١/١٤٠، الرقم/٧٧٤۔

**۲/۲۰۹۔ حضرت علی ﷺ سے روایت ہے،** آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے پٹیوں پر مسح کرنے کا حکم فرمایا۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۳/۲۱۰۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ پٹیوں پر مسح فرماتے تھے۔

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

# اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۳۔ **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب**۔ بیروت، لبنان: دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٤۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰- ۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۵۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰- ۸۷۰ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٦۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیھقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإيمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ المدینہ المنورہ، المملكة العربية السعودية: مكتبة الدار،



www.MinhajBooks.com

١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء۔

١٠۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الصغریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

١١۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **معرفة السنن والآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (٢٠٩-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

١٣۔ **ابن تمام الرازی**، أبو القاسم تمام بن محمد الرازی (٣٣٠-٤١٤ھ)۔ **کتاب الفوائد**۔ الریاض، المملکة العربیة السعودیة: مکتبة الرشد، ١٤١٢ھ۔

١٤۔ **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی نیشاپوری (م ٣٠٧ھ)۔ **المنتقیٰ**. شیخوپورہ، پاکستان: المکتبة الاثریہ۔

١٥۔ **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (م ٣٠٧ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

١٦۔ **ابن الجعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید جوہری بغدادی (١٣٤-٢٣٠ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٧۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٨۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (١٨٦۔٢٨٣ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورة، المملکة العربیة السعودیة: مرکز خدمة السنہ والسیرة النبویہ، ١٤١٣ھ/ ١٩٩٢ء۔

١٩۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٢٠ ـ **ابن حجر عسقلانی**، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۳ء۔

٢١ ـ **ابن حجر عسقلانی**، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٢٢ ـ **ابن حجر عسقلانی**، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

٢٣ ـ **ابن حجر عسقلانی**، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

٢٤ ـ **ابن حجر عسقلانی**، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۷۹ھ۔

٢٥ ـ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ـ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲ـ۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

- بیروت، لبنان: دار المعرفة، بدون سنة الطبع۔

٢٦ ـ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ـ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲ـ۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۷۸ء۔

www.MinhajBooks.com

٢٧۔ **ابن حزم**، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاہری (۳۸۳-۴۵٦ھ/ ۹۹۳-۱۰٦۴ء)۔ **المحلی**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ، بدون سنۃ الطبع۔

٢٨۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٢٩۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٣٠۔ **حمیدی**، محمد بن فتوح (م ۴۸۸ھ)۔ **الجمع بین الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء۔

٣١۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

٣٢۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰٦-۳۸۵ھ/ ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸٦ھ/۱۹٦٦ء۔

٣٣۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸٦۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٣٤۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

٣٥۔ **ابن دقیق العید**، تقی الدین أبو الفتح محمد بن علی بن وہب بن مطیع القشیری (م۷۰۲ھ)۔ **الإلمام بأحادیث الأحکام**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم۔ + الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: دار المعراج الدولیۃ، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء۔

٣٦۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،

۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۳۷۔ **ابن رُشد**، ابو ولید محمد بن احمد بن محمد قرطبی (م ۵۹۵ھ)۔ **بداية المجتهد ونهاية المقتصد**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ الکلیات الازہریہ، ۱۹۷۴ء۔

۳۸۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۳۹۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۴۰۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح الزرقاني على موطأ الإمام مالك**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۴۱۔ **زیلعی**، ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (م۷۶۲ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر: دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۴۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۴۳۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **الأم**. بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۳۹۳ھ۔

۴۴۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

۴۵۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/

۷۶۲-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ، بدون السنۃ۔

٤٦۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۵ھ)۔ **نیل الأوطار من أحادیث سیّد الأخیار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔+ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۷۳ء۔

٤٧۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٤٨۔ **صیداوی**، ابو الحسین محمد بن احمد بن جمیع الصیداوی (۳۰۵-۴۰۲ھ)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: دار الایمان، ۱۴۰۵ھ۔

٤٩۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

٥٠۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

٥١۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٥٢۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٥٣۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

www.MinhajBooks.com

٥٤۔ **طحاوی،** ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

٥٥۔ **طیالسی،** ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٥٦۔ **عبد بن حمید،** ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٥٧۔ **عبد الرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٥٨۔ **عراقی،** ابو الفضل العراقی (م ۸۰٦ھ)۔ **المغني عن حمل الأسفار**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبہ طبریہ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

٥٩۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق۔ الشهير بـ: تاریخ ابن عساکر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

٦٠۔ **ابن عبد البر،** ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **الاستذکار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

٦١۔ **ابن عبد البر،** ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر النمری، (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد لما في الموطا من المعانی والأسانيد**۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ۱۳۸۷ھ۔

٦٢۔ **ابو عوانہ،** یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰- ۳۱٦ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٦٣۔ **عینی،** بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود

(٦٢٧-٨٥٥ھ/ ١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٦٤۔ **غسانی**، عبد اللہ بن یحیی بن ابی بکر الغسانی (م ٦٨٢ھ)۔ **تخريج الأحاديث الضعاف من سنن الدار قطني۔** الریاض، المملكة العربية السعودية: دار عالم الکتب، ١٤١١ھ۔

٦٥۔ **عظیم آبادی**، محمد شمس الحق العظیم آبادی۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ/ ١٩٩٥ء۔

٦٦۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ٤٥٤ھ/ ١٠٦٢ء)۔ **مسند الشهاب۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٦ء۔

٦٧۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔** بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٦٨۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ شرح أصول **اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔** الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، دار طیبہ، ١٤٠٢ھ۔

٦٩۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٧-٢٧٥ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٧٠۔ **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (٩٣- ١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

٧١۔ **مبارکپوری**، ابو العلاء محمد عبد الرحمان بن عبد الرحیم المبارکپوری (١٢٨٣- ١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧٢۔ **ابن المبارک**، عبد اللہ بن المبارک بن واضح (۱۱۸-۱۸۱ھ)۔ **المسند**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔

٧٣۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٧٤۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳- ۱۲۴۵ء)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٧٥۔ **ابن المنذر**، أبو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری (م ۳۱۹ھ)۔ **الأوسط**۔ دار الفلاح، ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء۔

٧٦۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٧٧۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٧٨۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵- ۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٧٩۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٨٠۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **مسند الإمام أبي حنیفۃ**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ

السعودیۃ، مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

۸۱۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۸۲۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **شرح النووي علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ھ۔

۸۳۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء) **شرح النووي علی صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۸۴۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۸۵۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۸۶۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۸۷۔ **ابو یوسف**، یعقوب بن ابراہیم (م۱۸۲ھ)۔ **کتاب الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۵۵ھ۔

# یادداشتیں

یادداشتیں

## یادداشتیں

# یادداشتیں

یادداشتیں

# یادداشتیں